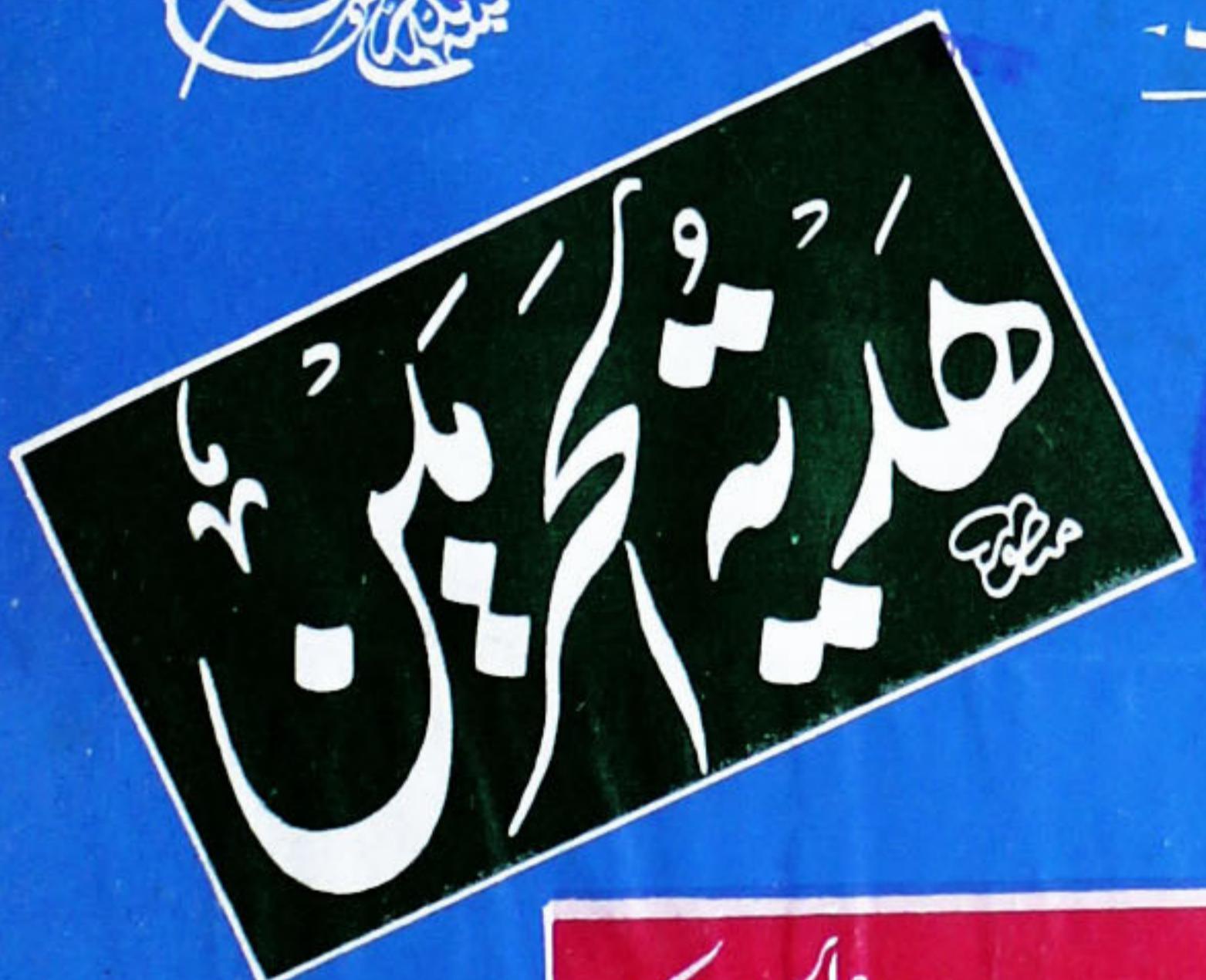


متقہہ مسائلِ المسنّت جنمیں خواہ زراع کھڑا کر دیا گی،  
پر کتاب و مسنّت کے دلائل کی مدل اور علماء عرب ہیں  
کی تصریح شدہ بیٹھاں کتاب۔

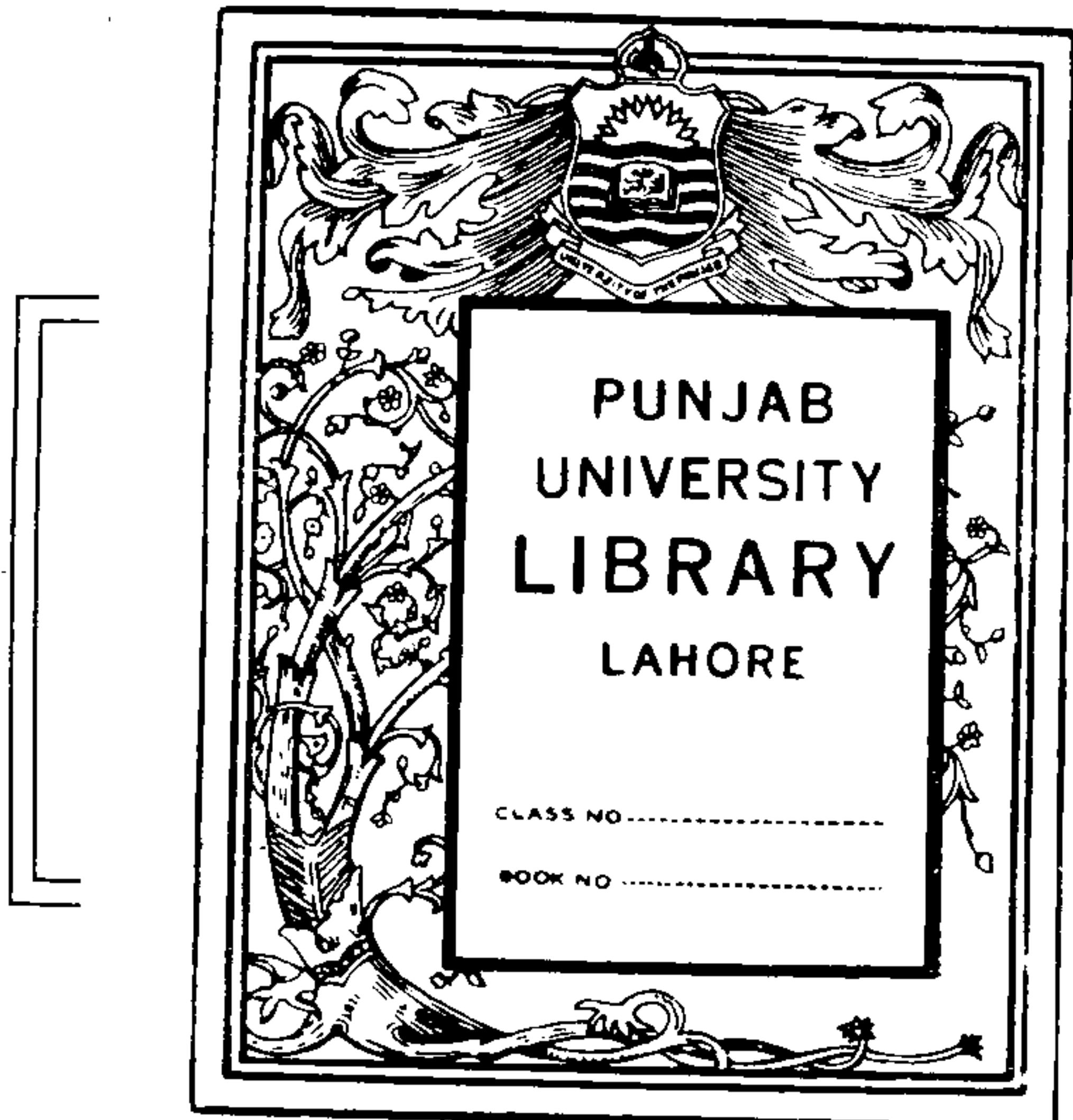


تأیین

جامع معقول و متفق مولانا علام حافظ ابوالرتضیٰ مسعود رشیدی  
حسنی دہلوی فتحداری رحمۃ اللہ علیہ

4097



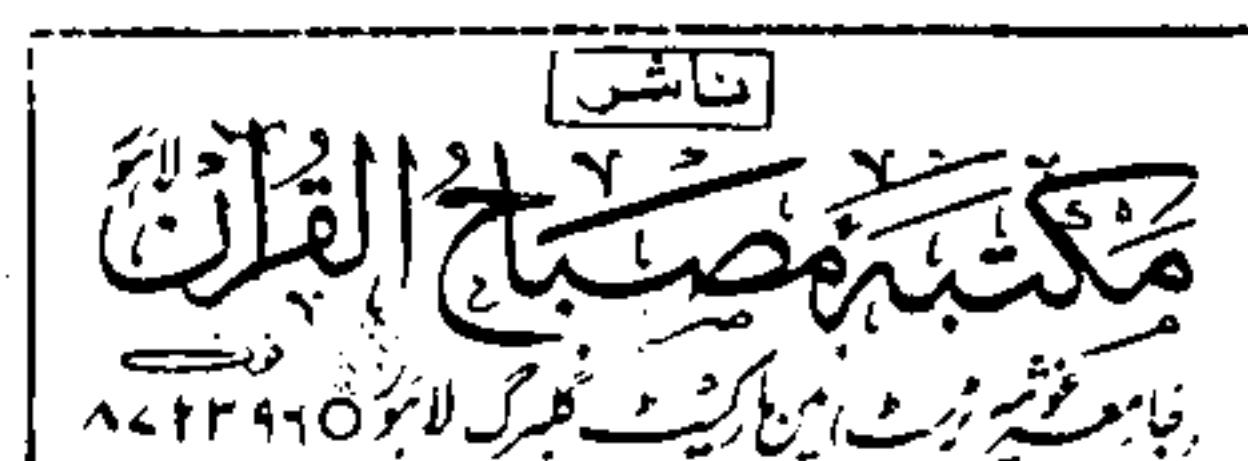


S-369- Punjab University Press 10.000 29-1-2003

منقوشہ سائلِ مفتت چنپیں خواہ زانع کھڑا کر دیا گی،  
پر کتاب و فتنت کے دلائل کردہ تل اور علماءِ حربہ  
کی تصدیق شدہ بیٹھاں کتاب۔



جامع معقول و مخقول ملما عبّار حافظ ابو ارشید محمد عبّار کرم  
محمد شہزادی دری رحمۃ اللہ علیہ



# لشکر و انگلیں

87374

۱۹۷۹

را فلم کو یہ کتاب جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کے اپنے کرم فرما حکیم صاحب کی لائبریری سے ملی۔ راقم ان کے تعاون کا شکر گزار ہے اور اس کی طباعت کی عین حیل کا انتساب محب علم دعوفان حضرت الحاج عبد الرشید فرشی۔ چھیف ائمہ (ریاضۃ) ستارہ خدمت چن کی خصوصی عنایات سے مکتبہ اس پیش کش کے قابل ہوا۔ پھر

① میال ذکا الرحمن صاحب ② الکاج میال جادید شفیع صاحب  
 ③ جناب الکاج نور محمد رحوم و مغنوہ ④ جناب حاجی محمد شیع خاں  
 ⑤ جناب محمد سروہ صاحب ⑥ جناب بریکیہ رب عبد القیوم صاحب  
 ⑦ الکاج میال محمد شرفی صاحب چیرین آفاق گروپ لاہور ⑧ الکاج محمد احمد خاں  
 ⑨ الکاج مکت حمت اللہ ⑩ الکاج حسین عید محمد ⑪ جناب سید محمد اشرف  
 علی صاحب جعفری جنبل سیری مرکزی تیم لہستان میلانہ دیگر مجلہ سرستیان کے اسماء گرامی سے جن کی سرپرستی راقم کے لئے باعث شرف ہے۔  
 دعا گو

مفتی غلام سرور قادری  
 مؤسس و مہتمم جامعہ غوثیہ یضویہ رہست میں مارکیٹ ٹکبرگ لاہور  
 و شیر و فاق شرعی مددالت و مکن مرکزی زکوہ کونسل پاکستان

۲۵-۲ ۱۹۸۸ء

# فہرست مضمون

صفحہ	مضمون میں	نمبر شمار
۵	حضر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اولین و آخرین کے علم کا ثبوت۔	۱۔
۱۱	اس بات کا ثبوت کہ حضر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔	۲۔
۱۳	کائنات کی ہر جز کا وجود حضر صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہے۔	۳۔
۱۵	حضر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت غلطی کا ثبوت۔	۴۔
۲۲	آپ کے قدم مبارک کی تاثیر۔	۵۔
۳۰	حضر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم بوت اور آپ کی نظیر و مثال کا ملک نہ ہونا۔	۶۔
۳۲	حضر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب چیز کی تعطیل و تحريم ضروری ہے۔	۷۔
۳۸	میلاد البنی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواز و ثبوت۔	۸۔
۴۵	نماز پیچانے کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد۔	۹۔
۴۶	اذان میں حضر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا۔	۱۰۔
۵۰	اہل قبور اور بزرگان دین سے مدد لینا حق ہے۔	۱۱۔
۵۴	ردضہ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے کا ثواب ہے۔	۱۲۔
۶۲	ایصال ثواب کی محفل۔	۱۳۔
۷۲	امم اربعہ (چاروں امم) مجتہدین کی تقید اور فضائل امام ابوحنیفہ۔	۱۴۔
۹۱	حق چاروں اماموں میں ہی مسخر ہے۔	۱۵۔
۹۴	کسی نے مجتہد کی تقید و پریمی جائز نہیں۔	۱۶۔
۱۰۸	تصدیقات علماء و فقہاء مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ (امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، وغیرہ)۔	۱۷۔

Marfat.com

**قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا مَنْ يَطْعَمُ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ**

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَهَابُ كُتُبَ مُسْتَطَابٍ مَرْجُ الشَّيْخِ وَالشَّابِ مُسْقُبٍ بِهِ

## **كُلُّ يَمِينٍ حَرَمَنْ**

مشتملة على مسائل الفقه والغريب والحكم الشرعي المتفق عليها في ثبوت  
على الأبيات تهذيل المحرمات وحجوة الدينية وعدد المخلوقات الكافية وآثر  
القديم والشذوذ في حصر المحرمات وبين كل شئ في مسلط النبوة وفضيلة  
المعلم بكل ما يتوهجه من تقبيل الأيمان عند قول المؤذن شهادة  
الحمد لله رب العالمين والحمد لله رب العالمين والحمد لله رب العالمين  
المقدس ذكره من أنواع المأكولية والملبوستية لاموات امة الحمد  
والمسفر الى رخصة النبوة والتقليد ملة الخفية من تاليفات عالى  
نحوين فاضل في نظير جامع معقول ومنقول حاوى فروع وأصول مولاانا  
ال الحاج الحافظ ابوالرشيد محمد عبد الحكيم دهلوى قادرى دام فیضانه  
سبط وتمید لاستاذ الأفاق حضره مولاانا دهادينا حاجى مولاى محمد قاسم  
وجه الحقدين عین المدقعين رکن المتكلمين الصوفيين سند المحدثين  
والمفترضين المتأخرین قدس الله سره العزیز ونظرا له وجهه العزیز

بیاعت کثرت شالقین با همای خیر خواه امت نبی کریم فاضی علی میان بن  
فاضی عبد اللطیف صاحب تاجر کتب مالک مطبع کربلی و سمعان کریم

**مَطْعَنٌ نَّاجِيٌّ كَرِيمٌ وَّاقِعٌ عَمَبِيٌّ حَلِیٌّ صَبَحٌ بَوْبِیٌّ**



الْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّبِّ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَرْسَلَ رَسُولًا قَبْرِيْشَرِيْنَ وَصَنَدِرَنَ مِنْ نَاسٍ  
 سب تعریفین اش کو جسے بھجا رسول نکو خوشیان نانے والے اور درانے والے تاکہ ہو کہ لوگوں کیلئے  
 عَلٰى اللّٰهِ الْمُجْحَدَةُ بَعْدَ الرَّسُولِ وَخَصَّ مِنْهُمْ حَجَّيْبَةُ مُحَمَّدٌ أَصْلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 الشَّرِيْرِ جَمْتَ بَعْدَ نَجْمَهُ رسُولُنَّکے اور خاص کیا انہیں سے جیب اپنے محمد صلی اللہ علیہ  
 وَالْهُ وَصَحْبَهِ وَسَلَّمَ بِالْهِدَايَةِ عَلٰى أَعْدَلِ الظُّرُقِ وَأَقْوَمِ السُّبُّلِ  
 دَأْلَهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ کو ساتھ راہ تبلانے کے بہت سیدھی راہوں اور مضبوط راہوں پر  
 وَأَقَامَ عَلٰى شَرَافَةِ نُبُوَّتِهِ شَوَّاهَدَ صَادِقَةَ عَادِلَةَ وَعَلٰى جَلَالِتِهِ  
 اور فاعِمِ کین او پر شرافت اور بزرگی نبوت اسکی کے گواہیان بھی اور سیدھی اور فاعیر کی او بزرگی  
 رِفِیْقِ رِسَالَتِهِ دَلَائِلُ فَاطِعَةَ كَامِلَةَ وَجَعَلَهَا وَسِيلَةً لِلْمُحْبِتِهِ  
 رسالت اسکی کے دلیلین یعنی کامل اور کیا اسکو وسیلہ طرف محبت اسکی کے  
 الْقِرْيَهِيْ أَصْلُ كُلِّ سَعَادَةٍ وَذِرْبِيعَةٍ إِلَى مُتَابِعَتِهِ الْقِرْيَهِيْ نَاسٌ  
 وہ محبت کرے وہ بڑا دن بختم نیکو اور بہترینکی اور وسیلہ طرف تا بعد از اسکی کے وہ تابداری کرو سردا  
 كُلِّ عِبَادَةٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّنَ وَصَارِلِ الْضَّالِّيِّ  
 نام عبادتوں کی اور در دال اللہ کا آن پر اور سب بیوں اور سب نیکوں پر

نهاي

**نِهَايَةَ مَا يَتَبَغِيْ أَنْ قَسَالَهُ الْمَأْثُلُونَ كُلَّا ذَكْرَهُ الْذَّاكُورُونَ**

نہایت اس چیز کا کہ لائیں ہے یہ کہ سوال کرے، سو سوال کرنے کے سب سے چیز کا ذکر کیا اسکو ذکر کرنے والوں نے

**وَكُلَّا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا أَمَّا**

اور یہ چیز کا کہ غافل ہوئے ذکر کے سے غفلت والے اور اسلام سلام بھیجا بہت بہت سے ہے پر

**بَعْدَ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الْمِسْكِينُ الْفَقِيرُ الْمُفْقِرُ إِلَى اللَّهِ الْكَرِيمِ مُحَمَّدَ**

بھیجے حمد و صلوات کے پس کہا ہے بندہ سکین فقر مرحوم طرف افسوس کریم کے ہو

**عَبْدُ الْحَكِيمِ يَوْزِينَ الْفَاضِلِ الْجَلِيلِ مَوْلَانَا مُحَمَّدُ عَبْدُ الرَّحْمَمِ أَغْرِقْنَا**

**عَبْدُ الْحَكِيمِ يَوْزِينَ الْفَاضِلِ الْجَلِيلِ مَوْلَانَا مُحَمَّدُ عَبْدُ الرَّحْمَمِ أَغْرِقْنَا**

**اللَّهُ فِي بِحَارِ رَأْضَالِهِ الْعُلُوِيِّ نَبَّا وَالِدَّهُلُوِيِّ مُوْطِنَا وَمِيلَادًا**

اللہ تعالیٰ نبی دیا افضل اپنے کے وہ علوی ہے از روئے زبے اور دہلوی از روئے وطن کے اور جا پہنچنے کے

**وَالْهِنْدِيِّ إِقْلِيمًا وَبِلَادًا وَالْمَجْدِيِّ دِيَنًا وَاسْلَامًا وَالْخَنْفِيِّ مَدْهَبًا**

اور هندی از روئے ولایت اور باد کے اور هنگری از روئے دین اور اسلام کے اور حنفی از روئے ذہب

**وَتَقْلِيدًا وَرَأْقِيَادًا وَالْقَادِرِيِّ سِلِيلَةً وَلَا رِشَادًا الْمُتَعَلِّمُ الْمُسْلِمُ**

اور علیہ اور القیاد کے اور قادری از روئے سلسلہ اور رشاد کے مسلم شاگرد

**لَا سَتَادِ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا أَنْقَى الْعُلَمَاءِ أَسْنَى الْفَضَلَاءِ**

اوستاذ مشرق اور منرب کی زمین کا پڑیزگار تر علاموں کا بزرگ نصفہ کا

**أَفْصَحُ الْفُصَحَاءِ أَبْلَغُ الْبُلْغَاءِ خَاتَمُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ رَأْسُ**

صحیح فصحا کا بیخ تر بلغا کا حاجی حمین شریفین کا سردار

**الْمَحْدُورِيَّنِ أَسَاسُ الْمُفْسِرِيَّنِ جَدِيدِيِّيِّ مُحَمَّدُ قَاسِمُ سَرَاجُ الدِّهْلَوَيِّ**

محمدین کے جنوبیاد مغربین کے نامیہے محمد قاسم سراج دہلوی کے

**أَبْرَدَ اللَّهُ مَضْجِعَةَ الشَّرِيفِ فَهَلْوَمُ وَسَالَةَ مَشْتَكَةَ عَلَى أَرْبَعَةِ عَشْرِ**

خانک کرنے اللہ اوسکی بزرگ خواجا، بزرگ پس پورا سارے مشتعل اور جودہ

**بَابًا الْبَابِ الْأَقْلُ فِي إِثْبَاتِ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ لِسَيِّدِ**  
**بَابَ کے باب پہلا نیج ثابت کرنے علم اولین اور آخرین کے داسطے جاپ سید**  
**الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَابُ الْتَّالِيُ فِي ثِبَوتِ الْحَيَاةِ**  
**المرسلین کے درود اللہ کا اپر اور سلام باب دوسرا نیج بیان ثابت کرنے حیات اور**  
**لِرَسُولِ الرَّاحَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَابُ الْثَالِثُ**  
**زندگی کیرو اسٹر رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب تیرا**  
**فِي ذِكْرِ مَا يَصِيلُ وَيَحْمِيُ مِنْ كِتْمِ الْعَدَمِ إِلَى الْوُجُودِ هُوَ بِوَاسِطَةِ**  
**نیج ذکر اس چیز کے کہ بخختی ہے اور آتی ہے پوشیدگی عدم اور نیتی سے طرف وجود ارادتی کے بین وہ بواسطہ**  
**نَبِيَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَابُ الْتَّارِيْخُ فِي ثِبَوتِ الشَّفَاعَةِ**  
**نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے باب چوتھا نیج ثابت کرنے شفاعت کے**  
**لِرَسُولِ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَابُ الْخَامِسُ فِي ثِبَوتِ**  
**واسطے رسول رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب پاکخوان نیج ثبوت**  
**اَثْرِ الْقَدَرِ لِنَبِيَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَابُ الْتَّارِسُ فِي**  
**شان اور نقش قدم واسطے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب چھٹا نیج**  
**بَيَانِ الْخَاتِمَيْهِ وَعَدَدِ الرَّنْظَيْرِ وَالْمِثَلِ فِي الْخَاتِمَيْهِ وَالْفَضَائِلِ فِي**  
**بیان خاتم النبیین ہونیکے اور بے نظریں اور بیمثال ہونے خفتر کے خاتمت اور فضل میں دریان**  
**سَائِرِ الْمُخْلُوقَاتِ لَا فَتَّيلُ الْمُخْلُوقَاتِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**تمام مخلوقات کے داسطے بزرگتر مخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے**  
**الْبَابُ السَّابِعُ فِي اِبْطَالِ مَنْعِ التَّعْظِيْمِ الشَّيْءِ الَّذِي هُوَ مَسْوُبٌ**  
**باب ساتواں نیج بیان امحل کرنے منع کرنے تعظیم اس چیز کے کہ وہ منسوب ہے**  
**إِلَى الْحَبُوبِ وَإِلَى الْعَرَبِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَابُ الْثَامِنُ**  
**مز محبوب خدا اور جنوب عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب اسٹران**

**فِي فَضْيَلَةِ ذِكْرِ الْمَوْلَدِ الشَّرِيفِ بَيْنَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
بیح فضیلت ذکر کرنے مولود شریف بنی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

**الْبَابِ الثَّالِثِ سَعْيٌ فِي ذِكْرِ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ مُتَصِّلًا بَعْدَ أَدَاءِ الصَّلَاةِ الْبَلَةِ**  
باب ثالث سعی ذکر کرنے کلہ طیبہ کے متصل بعد ادا کرنے نماز کے باب  
باب نوان بیح ذکر کرنے کلہ طیبہ کے متصل بعد ادا کرنے نماز کے باب

**الْعَاشِرُ فِي تَقْبِيلِ الْإِيمَانِ عِنْدَ إِسْتِمَاعِ قَوْلِ الْمُؤْذِنِ اشْهَدُ آنَّ**  
العاشر فی تقبیل الإيمان عند استماع قول المؤذن اشهد آنَّ  
رسان بیح چہ منے اور بوس دینے دوزن انگوشن کے وقت سننے قول حوزن کے اشہدان

**مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ الْبَابُ الْخَادِي عَشَرَ فِي الْإِسْتِهْدَادِ عَنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ**  
محمد رسول اللہ الباب الخادی عشر فی الاستہداد عن اہل القبور  
محمد رسول اللہ باب خادی عشر فی الاستہداد عن اہل القبور

باب گیارہون بیح بیان مرد چاہنے کے اہل قبر سے

**الْبَابُ الْثَّانِي عَشَرَ فِي الْعُرْفِ الَّذِي شَاعَ فِي دِيَارِ الْعَرَبِ وَالْجَهَنِ**  
الباب الثاني عشر فی العرف الی شاع فی دیار العرب و الجہن  
باب بارہون بیح بیان اسرعوف کے شایع اور پھیلا ہوا ہے ہکون عرب اور جہنم میں

**بَابُ الْقُوْمِ يَجْمِعُونَ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَصَدَّقُونَ مِنْ أَنْوَاعِ**  
باب قوم یاجمعون و یقرئون القرآن و یتصدقون من انواع  
ساختہ اس طریقے کے مترقوم جیسی ہوتی ہے اور پڑھتی ہے قرآن کو اور خیرات کرتے ہیں مرح طرح کے

**الْمَكُولَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ وَيَهْدُونَ تَوَابَةً لِمَوْتَاهُمُ الْبَابُ**  
المکولات و المشروبات و یهدون توابہ لموتاهم الباب  
کھاؤن اور پیون سے اور بھیتے ہیں توابہ کا دستے مردو اپنے کے باب

**الثَّالِثُ عَشَرَ فِي السَّفَرِ مِنَ الْبَعِيدِ إِلَى الْمَدِينَةِ الطَّيِّبَةِ لِرِيَاضَةِ**  
الثالث عشر فی السفر من البعید إلى المدينة الطیبہ لریاضۃ  
تیرھون بیح بیان من ذکر نیکے راہ درود دراز سے طرف مدینہ طیبہ کے دامجزیات

**دُوْضَلَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَابُ الْأَرْبَعُ عَشَرُ فِي تَقْلِيدِ**  
دوضله محمد صلی اللہ علیہ وسلم الباب الرابع عشر فی تقليد  
کرنے بنی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب چودھون بیح بیان تقليد کرنے

**الْأَئِمَّةُ الْأَرْبَعَةُ الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي إِثْبَاتِ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ**  
الائمه الاربعہ الباب الاول فی اثبات علم الاولین  
اہم اربعہ کے باب پہلا بیح ثابت کرنے علم اولین

**وَالْآخِرِينَ لِسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**  
والآخرين کے واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ  
اور آخرين کے واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَنْذَرَ رَبَّهُ الدُّنْيَا فَأَنَّا أَنْظَرْلَاهُ إِلَيْهَا وَمَا هُوَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹکا لئے سمجھا تھا کہ قدر کا طریقہ ہے پس اکی دنیا کو سڑھ کر خاف دنیا کر دھککے

**كَارِئٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ كَمَا أَنْظَرُ إِلَيْكُمْ فِي هَذَا رَوَاهُ الطَّهْرَانِيُّ**

ہونیوالے اسیں قیامت تک مانگے اسکے جیسا کہ دیکھتا ہوں طرف اس کی خدمت اپنے کے نعل کی پا اس پر کریمی نے

اور ذکر کیا اس موہب میں وَوَرَدَ فِي حَدِيثِ الْمِشْكَاةِ الَّذِي وَصَحَّ فِيهِ  
فَعَلِمَتْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَقَالَ أَبْنُ الْحَجَرِ الْمَنْكَرِ فِي شَرْحِ هَذِهِ  
الْحَدِيثِ فَعَلِمَتْ بِجَمِيعِ الْكَائِنَاتِ تَرْجِمَهُ اور وارد ہوا حدیث مشکوہ  
الشريف میں کہ جس میں واقع ہوا عملتِ الحدیث یعنی جانا میں نے جو کچھ کہ  
آسمان اور زمین میں ہے اور کہا ابن حجر علی نے اس حدیث کی شرح میں یہ کہ فرمایا  
حضرت نے جانا میں نے سب موجودات کو وَفِي الْمَوَاهِبِ عَنْ أَبِي ذِئْرٍ قَالَ أَبِي  
ذِئْرٍ لَقَدْ مَا تَرَكَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُحِبُّكُ  
الظَّالَمُونُ حَسَا حَيَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ إِلَّا ذَكَرَ مِنْهُ عَلَيْهَا وَلَا شَكَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
قَدْ أَطْلَعَهُ أَعْلَى أَزْيَادِهِ مِنْ ذَلِكَ وَأَلْقَى عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الْأَوَّلَينَ وَالآخِرَينَ  
ترجمہ اور نقل کیا موہب میں ابی ذر سے کہ کہا ابو ذرنے البہت تحقیق نہیں چھوڑا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ ہلا تھے پرندہ پروں اپنے کو آسمان میں مگر ذکر  
واریا حضرت نے اس سے از روئے علم اور جانے کے اور کچھ شک نہیں ہے اسی میں  
کہ مفتر اللہ برتر نے خبردار اور آگاہ کیا ہو حضرت کو اس سے بھی زیادہ ترا درافت  
کیا ہو حضرت کو علم اور میں اور آخرین کا وَفِي حَدِيثِ أَبِي ذِئْرٍ قَالَ الصَّحَافِيُّ  
فَامَرَ فِي نَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاتَّكَ ذَشِيشًا إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَمَةِ إِلَّا حَدَّثَنَا تَرْجِمَهُ اور نفع حدیث ابو داؤد کے ہے کہ کہا صحابی نے کہ  
کھوئے ہوئے دری میان، جماں سے ایک مارس ایشہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ چھٹی،

حضرت نے کوئی شے قیامت تک کی مگر بیان کردی ہمودی فی حدیث الترمذی  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
فِي يَدِهِ كِتَابًا بَيْنَ فَقَائِلَ أَنَّدَرَ رُؤْنَ مَا هَذَا بَنِ الْكِتَابَ إِنْ قُلْنَا لَا يَأْتِ  
رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخَبِّرَنَا فَقَالَ الَّذِي فِي يَدِي أَيْمَنِي هَذَا  
الْكِتَابُ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ أَبْنَائِهِمْ  
وَقَبَائِيلِهِمْ ثُرَّاجَمَلَ عَلَى اخْرِهِمْ فَلَا يَزَادُ فِيهِمْ وَلَا يَنْقُصُ فِيهِمْ ثُرَّ قَالَ  
الَّذِي فِي تِبَارِيٍ هَذَا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ  
أَبْنَائِهِمْ وَقَبَائِيلِهِمْ ثُرَّاجَمَلَ فِي اخْرِهِمْ فَلَا يَزَادُ وَلَا يَنْقُصُ فِيهِمْ آبَدَا  
رَوَاهُ التَّرمذِيُّ ترجمہ روایت کی عبد اللہ بن عمر سے ترمذی میں اس طرح کہ کہا  
نکلے اور تشریف لائے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھیں دنوں ماتھوں  
میں حضرت کے دکتا میں پھر فرمایا کیا جانتے ہو یہ کیا ہیں دو کتابیں کہا ہم نے  
یا رسول اللہ ہم کو معلوم نہیں ہاں مگر آپ اگر خبر دیں ہم کو پس ارشاد کیا حضرت نے  
جو میرے دست راست میں ہے یہ کتاب ہے طرف سے اللہ رب العالمین کے  
اس میں نام جنتیوں کے ہیں اور انکے باپ دادا در مقابل اور انکے کے پھر محل اور  
گوگور کھا احوال دوسروں انکے کا پس نہ زیادہ ہونگے انہیں اور نہ کم تکی پھر فرمایا  
جو کہ میرے دست چپ میں ہے یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں  
نام دوزخیوں کے اور انکے باپ دادا اور خویش اور قبیلوں کے ہیں پھر محل اور  
گوگور کھا احال دوسروں کا پس نہ زیادہ ہونگے انہیں اور نہ کم بھی تا آخر حدیث  
نقل کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور ذکر کیا حافظ سبوطی نے رسالہ خاص من  
عَرَضَ عَلَيْهِ مَا هُوَ كَائِنٌ فِي أَمْتَاهِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةِ تُرْجَمَهُ کھو لاگی  
حضرت پر جو کچھ کہ ہو نہیں والا ہے آپ کی امت میں قیام قیامت تک وَقَالَ خَاتِمُ

الْجَمِيدِ بْنُ ابْنِ الْحَجَرِ الْمَكِيِّ فِي تَرْجِحِ الْأَرْبَعَيْنَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمًا يَقْعُدُ بَعْدَهُ بِحَمْلَةٍ وَتَفْصِيلًا لِمَا أَصْحَحَ آيَةً كَشَفَ لَهُ عَمَّا يَكُونُ فِي آنَّ بَيْدَ خُلُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَنَازِلَهُمْ تَرْجِيمَهُ اور کہا  
عاتم الجمید بن ابن حجر المکی نے ترجیح الأربعین میں کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے  
اسکو جوچہ کہ داقع ہو نبوالا ہے بعد حضرت کے محل اور ضل کو اسواسٹے کہ صحیح ہو حکما  
البنت کھلا داسٹے جناب حضرت کے جوچہ کہ ہو وگا تا داخل ہونے جنتیوں کے اور دخیلوں کے  
اپنے اپنے مکانوں میں و قال الخَطِيبُ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي الْمَوَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ سُخْنَهُ  
عَلَيْهِ بِوَقْفِهِ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ يَدِيهِ وَسِمَاعِهِ وَكَلَامِهِ كَمَا فِي حَيْوَتِهِ إِذْ لَا فَرْقَ  
بَيْنَ حَيْوَتِهِ وَمَوْتِهِ لَا مُتَّهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِ وَنِيَّاتِهِمْ وَغَرَّ أَئِمَّهُ  
وَخَوَاطِرِهِمْ ترجمہ کہا خطیب قسطلانی نے موہب لذیہ میں کہ زیارت کرنے  
والے کو حضرت ساتھ مسخر ہونے علم اپنے کے کہ کھڑا ہے رو برو جانتے ہیں اور  
سننا اور کلام آپ کے اس طرح جیسا کہ تھے زندگی میں کیونکہ فرق نہیں زندگی اور وفات  
آپ کی میں ترجیح ملاحظہ کرنے کے اپنی امت کے اور دریافت کرنے میں احوالوں اول  
میتوں اور مقصدوں اور خواطر امت کے وَ فِي قَصِيْدَةِ الْبُرْدَةِ شعر

فَإِنْ مِنْ جُوْدَكَ الدُّنْيَا وَصَرَّتْهَا	وَمِنْ عُلُومِكَ عَلَوْ الْوَجْهِ وَالْقَلْمَ
وَحَصَلَ الْعِلْمُ الْوَسِيْعُ لِكَثِيرٍ مِنْ أُولِيَّ أَيَّادِ اللَّهِ تَعَالَى بِطُفْلٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبَيَّنَا أَوْلَى بِالْحُصُولِ كَمَا قَالَ الْعَلَمَةُ شِيخُ نُورُ الدِّينِ	
فِي بُهْجَةِ الْأَسْنَرِ اَرْتَرْجِمَهُ بِعِنْدِهِ كَہا صاحب فضیلہ بردهے قضیلہ میں اپنے پس تحقیق بعض جزو اور بخشش نیرے سے دنیا اور آخرت ہے اور عرض علمون تیرے کے علم لوح اور قلم کہے اور حاصل ہوا ہے علم و سیع بہت اولیا، اللہ کو بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تو نبی ہمارے اولی ہیں مانند حصول علم و سیع کے	

جیسا کہ نقل کیا علامہ شیخ نور الدین نے بہتہ الاسرار میں و نقل الامام الیافی عن تاج العارفین اپنی الوفاء فی الخلاصۃ المفاخرۃ قال لا یکونُ  
الشیخ شیخاً حتی یعْرِفَ مِنْ کَافِ إِلَى قَافِ فَقیلَ لَهُ مَا مِنْ کَافِ إِلَى  
قَافِ فَقَالَ يَطْلَعُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى جَمِيعِ مَا فِي الْكُوْنِ مِنْ ابْتِدَاءٍ خَلْقٍ  
یکنُ إِلَى مَقَامِ وَقَفِ بِهِمْ أَهْرَمَ مَسْؤُلُونَ دَائِيْضاً فِيهِ قَالَ الْغَوْثُ الْأَعْظَمُ  
أَنَا سَلَوبُ الْأَحْوَالِ وَعِزْرُهُ رَبِّيْ رَبُّ السُّعْدَاءِ وَالْأَشْقِيَاءِ يُعَرَّضُونَ  
عَلَى وَعِيْنِي فِي اللَّوْجِ الْمَحْفُوظِ دَائِنَاغَائِصُ فِي بِحَارِ عَلَوْهُ اللَّهُ تَعَالَى  
لَكِنَّ إِثْبَاتَ عِلْمِ الْغَيْبِ لَوْلَى مِنْ أَوْلَيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَمَنْبِيَّ مِنْ  
آنْبِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى بِنَفْسِهِ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ شَرِكٌ وَكُفْرٌ وَتَرْجِيمٌ بِعِنْيِ  
نقل کیا امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ تاج العارفین ابی الوفاء سے خلاصۃ المفاخر میں کہ  
کہا ہیں ہوتا شیخ شیخ کامل جب تک کہ جانے کاف سے قاف تک پس پوچھا گیا  
آنے کیا چیز ہے کاف سے قاف تک کہا کہ مطلع اور آگاہ کرنا ہے اسکو اللہ تعالیٰ  
تمام کئے پرجوہتی میں ہے ابتداء خلق سے یہاں تک کہ واقف ہوئے کہ مفتر  
وہ لوگ تمام پوچھے اور سوال کئے گئے اور بھی خلاصۃ المفاخر میں نقل کیا امام یافعی  
نے کہ کہا حضرت غوث الاعظم نے میں سلب کر دیا الاحوال کا ہون اور قسم ہے  
محکوم عزت رب اپنے کی مفتر زیک اور بذراہر کئے گئے مجھ پر اور انکھ میری لوح محفوظ  
میں ہے اور میں خوطر خوار پیر نے والا ہون سچ دریا علم اللہ تعالیٰ کے لکن باہت  
کرنا علم غیب کا واسطے کسی ولی کے اولیاء اللہ سے اور واسطے کسی نبی کے انبیاء و  
اللہ سے بناتے ہو وقت میں شرک اور کفر ہے وَقَالَ الْمُلَائِكَةُ عَلَى قَارِئِ فِي الْمَسْجِعِ  
الْأَزْهَرِ ذَكَرَ الْحَتَّافَيَةَ تَصْرِيْحًا بِالشَّكْفِيَّةِ بِإِعْتِيقَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِعِلْمِ الْغَيْبِ ترجمہ کہا ملا علی قاری نے مسح الازہر میں کہ ذکر کیا علماء

خفیہ نے صراحت ساتھ کفر کے ساتھ اعقاہ کرنے کے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ علم غیب کے وقاراں الامام الشفتازانی فی شرح العقاید العلیم بالغیب اسرو تقدیر دیہ سبحانہ و تعالیٰ لا سیئل لالیہ للعباد الا علماً مروءاً لا لها مار منه بطریق المجزرة والکرامۃ والارشاد فرمد جمہ اور کہا امام تفتازانی نے شرح عقاہ نسفی میں علم غیب یک مرہ کے بیگانہ ہے ساتھ اسکے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نہیں راہ طرف علم غیب کے بندوں کو سوا اثر کے ہاں مگر ساتھ معلوم کرنے اور دلمیں ڈالنے کے اللہ کبی طرف سے بطریق معجزے اور کرامت اور ارشاد کے وقاراں الامام التووی فی فتاویہ لا یعلم الغیب استقلالاً الا اللہ تعالیٰ امما الکرامات والمعجزات محصلہ بیاعلاً میا اللہ تعالیٰ لذتیباً و الا ولیاء ترجمہ اور کہا امام نووی نے فتاویٰ میں کہ نہیں ہے کوئی جانتا علم غیب کو مستقل بنا سوا اللہ کے ہاں مگر کرامات اور معجزات حاصل ہوئے ساتھ اعلام کرنے اللہ تعالیٰ کے انبیا اور ولیا کو و ماجاء فی الحدیث ای لا اعلم ما و راء جملہ و لا اعلم ما فی الغدیر الا اللہ تعالیٰ فہ اذ اکان قبیل حصول العلوم الوسیع و قال فی المواهیب ای لا اعلم الحدیث ذکرہ ابن الجوزی فی کتبہ بیغیر لساناً و لآن صحیح الجواب عنہ بیان نفی العلیم فی هذان على اصل الوسیع و هو آن علم الغیب متحقق بیان اللہ تعالیٰ و ماقع منه على ایمان نبی صحیح بالاہم والوحي او معنی لا اعلم ما و راء جداری یعنی بالاستقلال ترجمہ اور وہ جو آیا حدیث میں کہ فرمایا حضرت نے کہ میں نہیں جانتا ہوں جو چیز کہ یقیضے دیوار میری کے ہے اور نہیں جانتا میں کہ کیا مل کے دن ہو بیوالا ہے سوا اللہ کے پس پہنچا پہنچے حصول علم و سیع کے اور کہا مواہب میں کہ ای ای لا اعلم الحدیث ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے اپنی کتابوں میں بغیر اسناد کے اور

اگر صحیح بھی ہو جواب اس سے یہ ہے کہ البتہ نفی علم کی اس حدیث میں وارد ہے اصل وصع پر اور وہ یہ ہے کہ مقرر علم غیر ساختہ الشدای کے خاص ہے اور جو کہ صادر ہمیں ہے میں علم غیر کی باتیں بیرون کی زبان پر صحیح اور درست ہیں ساختہ الہام اور روحی کے یا یعنی لَا أَعْلَمُ مَا ذَرَعَ جَدَارِي کے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ ہمیں جانتا ہیں دیوار کے پیچے کی بات اور کل کے دن کی کہ کیا ہو گا یعنی نہات اور قل میں ہمیں جانتا گرئے خبر دینے اللہ تعالیٰ کے الیٰب الثانی فی بیان شوہر الحیوۃ لرسول الرّاحمہ  
 ﷺ صَلَّی اللّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَافِظُ السُّبُوْطُی فِی التَّنْویرِ إِنَّ الشَّبِیْہَ  
 صَلَّی اللّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَخَّنَ بِجَسِیدِهِ وَرُوْجُهِ وَإِنَّهُ يَتَصَرَّفُ وَيُسِيرُ فِی أَقْطَارِ  
 الْأَرْضِ وَفِی الْمَلَکُوتِ وَبِهِمْشَةِ الْتِقْوَیْہِ کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہِ وَلَمْ يُبَدِّلْ مِنْهُ  
 شَیْئاً وَأَيْضًا فِیہِ وَأَذِنَ لَہُمْ أَیْلَامَنِیَاءَ فِی الْخَرْدُوجِ مِنْ قُبُوْرِہِ وَہُمْ  
 وَالْتَّصَرُّفُ فِی الْمَلَکُوتِ الْعُلُوِّیِّ وَالْبِسْفُلِیِّ أَيْضًا قَالَ الْحَافِظُ السُّبُوْطُی  
 فِی الْإِنْتِبَاهِ إِلَى زَكِیَاءَ بِحَیوۃِ الْأَنْبیَاءِ إِنَّ حَیوۃَ الشَّبِیْہِ فِی قَبْرِہِ وَحَیوۃَ  
 سَائِرِ الْأَنْبیَاءِ مَعْلُومَةٌ عِنْدَ تَأْلِمَقَطْعِیَّہِ لِمَا قَاتَ مَعْنَدَ تَأْلِمَ  
 الْأَدِلَّۃُ الْقَطْعِیَّۃُ فِی ذَلِكَ وَتَوَاتَرَتْ بِہِ الْأَخْبَارُ مِنْہَا قَالَ رَسُولُ اللّهِ  
 صَلَّی اللّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْأَنْبیَاءُ أَحْيَاءُ فِی قُبُوْرِہِمْ وَيُصَلَّوْنَ وَقَالَ  
 رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَمَ اللّهُ عَلَیِ الْأَرْضِ إِنَّ تَأْكُلَ لَجَادَ  
 الْأَنْبیَاءَ تُرْجَمَہُ بَابُ دُوسِرِ بیان میں ثابت کرنے زندگی آنحضرت صَلَّی اللّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
 میں کہا حافظ سبوطی نے تجزیر میں کہ مقرر آنحضرت صَلَّی اللّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زندگی میں ساختہ  
 جوں احمد روح اپنی کے اور تصرف اور سیر کرتے ہیں کناروں زمین اور عالم ملکوت میں اور  
 آنحضرت ساختہ اُسی ہمیٹ اور شکل کے ہیں کہ جیسے تھے زندگی میں اول وفات سے  
 اور نہ پہلی اُن سے کوئی چیز اور بھی اسی کتاب میں ہے کہ اذن یا گلیا انبیا کو بخلنے کا

قبرون سے اپنی اور تصرف کرنا عالم علوی اور سفلی میں اور بھی گہا حافظ سیوطی نے  
امتیاہ میں البتہ جیات حضرت کی اپنی قبر میں اور حیات سب بیوئی معلوم ہے زدیک  
ہمارے معلوم ہر نا یقینی اسوا سطح کے فائم ہوئی زدیک ہمارے دلائل قطعیہ سے  
اسن باب میں اور وارد ہوئیں اب اب میں حدیثیں متوازن کہ انہیں سے ایک یہ ہے  
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیا زندہ ہیں اپنی قبرون میں اور نمازیں  
پڑھتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اللہ نے زین پڑھانابدن  
انبیا کا وَأَخْرَجَ أَبْيَهُنَّ فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَا وَالْأَصْبَهَانِ فِي التَّرْغِيبِ عَنْ  
آنِسٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى مِائَةٍ فِي يَوْمِ  
الْجَمْعَةِ وَكِيلَةً لِجَمْعَةٍ قَضَى اللَّهُ لَهُ مِائَةً حَاجَةً سَبْعِينَ مِنْ حَوَّاجِ  
الْأُخْرَى وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَّاجِ الدُّنْيَا ثُرَّ وَكُلَّ اللَّهُ بِذِلِّكَ مَلَكًا يَدْخُلُ  
عَلَى فِي قَبْرِي كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْكُمُ الْمَهْدَى يَا أَنَّ عَلَيْيِ بَعْدَ مَوْتِي كَعُلْمِي فِي  
حَيَاتِي ترجمہ روایت کیا یہی نے حیات الانبیا میں اور اصحابہ میں ترغیب میں  
انس غیر سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے پڑھا درود مجھ پردن جمعہ کے اور رات  
جمود کو سوبار روا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی حاجتیں تو ستر حاجتیں آخرت سے اور میں حاجتیں  
دنیا سے پھر منقر کیا اللہ نے ساتھ اس درود کے ایک ذشتہ کہ داخل ہوتا ہے میرے پر  
قبر میں جیسا کہ داخل ہونے تھا رے پر ہدیہ ہے اور تحفے بشیک علم میرا بعد وفات میری کے  
امیں ہے جیسا کہ علم میرا زندگی میں ہے وَأَخْرَجَ أَبُو نَعِيمَ فِي دَلَائِلِ النَّبُوَةِ عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ مُسَبِّبٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتِنِي وَمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ عَيْرِي وَمَا يَا تِي وَقْتَكَ  
صَلَاةً إِلَّا وَسَمِعْتُ الْأَذَانَ ترجمہ اور روایت کیا ابو نعیم نے دلائل النبوة میں  
سعید بن مسیب سے کہ کہا اسے تحقیق دیکھا میں نے اور حالانکہ تھا مسجد رسول اللہ  
میں سوامیرے کو لے دنہ آتا تھا کوئی وقت نماز کا لیکن میں رُستا تھا اذان کو

وَلَخُرْجَ فِي أَخْبَارِ الْمَدِينَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسَيْبٍ قَالَ لَهُ أَذَانٌ آتَمَعُ  
الْأَذَانَ وَالْإِقَامَةَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ  
الْخَرْفَاءِ حَتَّى عَادَ النَّاسُ تُرْجِمُهُ نَقْلًا كَيْا اخْبَارِ مَدِينَةِ مِنْ سَعِيدِ بْنِ مُسَيْبٍ سَعِيدِ  
كَيْا أَتَسْنَى هَيْثَةَ سَنَاتِهِ تَحْمَاهِ مِنْ أَذَانَ أَوْ تَكْبِيرَ كَيْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعِيدِ  
أَيَّامِ خَرْفَاءِ مِنْ زَمَانِ يَزِيدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ كَانَتْ حَافِظَةَ يَهُودَةَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ عَبْدِ رَبِّيْصَلِيْ عَلَى إِلَهِ  
بَلْغَنِيْ صَوْتَهُ حَيْثُ كَانَ هَذِهِ الْأَخْبَارُ دَالَّةً عَلَى حَيَاةِ النَّبِيِّ وَسَائِرِ  
الْأَنْبِيَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الشَّهَدَاءِ وَالْأَخْسَرِينَ الَّذِينَ قُتِلُوا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَا وَعِنْدَهُمْ يَرْدُونَ فَرَحْيَنَ بِمَا أَتَاهُمُ اللَّهُ  
مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبِشُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْخَفُوا إِذْ هُمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ  
وَلَا هُنْ بَخْرَنُونَ تُرْجِمُهُ نَهْمَانَ كَرَاءَ مُحَمَّدَ لَوْ كُونُ كُوْجُوكَ مَارِيَيَّ رَاهِ خَدَا مِنْ  
مُرْدَهِ بَلْ كَيْ لَوْ كَيْ زَنْدَهِ هَيْنَ اپَنِيَّ رَبَّ كَيْ زَوْدِيَّ رَوْزِيَّ دَيْ جَاتَتِيَّ هَيْنَ مِيْوُونَ  
بَهْشَتَسَ دَرَأَخَالِيَّكَهُ خَوْشَ اورَ خَرْمَ رَهْبَتَ هَيْنَ سَاتَهُ اُسَّ چَيْزَ كَيْ كَعْطَا كَيَا اشَرَنَ  
آنَكَوَ اپَنِيَّ فَضَلَّ سَهْلَ سَهْلَ اورَ خَوْشَيَ كَرَتَ هَيْنَ سَاتَهُ آنَكَهُ جَوَهَ ابْحَيَ مَلَهَ نَهْيَنَ هَيْنَ يَسَاتَهُ  
آنَكَهُ آنَكَهُ شَيْجَهَ سَهْلَ يَكَهُ كَيْ كَعْجَهُ خَوْفَ نَهْيَنَ اورَ رَوْكَهُ اورَ نَهْهَهُ غَنْمَانَکَ وَالْأَنْبِيَا وَ  
أَوْلَى بَدْلِكَ فَهُنْ أَسْعَلُ وَأَغْظَمُ وَقَلَّ ثَبِيْثَ الْأَوْقَدْ جَمِيعَ مَعَ الدِّبُوَةِ وَضَفَّ  
الشَّهَادَةِ فَيَدِيْ خَلْوَنَ فِي عَمُومِ لِفَظِ الْأَيَّةِ تُرْجِمُهُ اورَ نَبِيَا اولَى اورَ نَفْضَلَ  
هَيْنَ سَاتَهُ اسْ حِيَاتَ اورَ زَنْمَگَيَّ كَهُ اورَ وَهَ بَزَرَ كَتَ اورَ ہَرَبَےَ هَيْنَ سَاتَهُ زَبَرَبُوتَ كَهُ  
شَهَدَهَ اسَےَ اورَ کَنِیْ مِبِيونَ کَوْ مَقْرَبَ جَمِيعَ ہَوَا سَاتَهُ بُوتَ کَهُ وَضَفَ شَهَادَتَ کَا پِسَ تو  
وَخَلَ ہَوَےَ انبِيَا عَمُومَ آيَتَهُ مِنْ وَقَالَ الْفَرْجُ بَعْدَ فِي التَّذَكِرَةِ نَقْلًا عَنْ شَيْخِهِ  
الْمَوْتَ لَيْسَ بَعْدَ مَحْضٍ وَلَمَّا هُوَ اسْتِقَالَ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ وَيَدُلُّ عَلَى

دلیل کہ ان شہداء اور بعد قتلہم دمومہ تہم احیا وعند ربہم بیز زقون فریحین مبشرین وہی صفة الاحیاء فی الدُّنْيَا وَلَا ذَاکَانَ هذَا فی الشَّهَدَةِ فَالآنِیَا وَاحِدَةٌ وَأَوْلَیٰ بِذَلِكَ وَالْمُصْوَصُ لِلْعَلَمَاءِ فی حَیَاةِ الْآنِیَا كثیرة فلنکتیف بھذہ الفہرست ترجمہ اور کہا فرضی نے تذکرہ میں ایک نقل اپنے شیخ سے کہ موت نہیں ہے عدم محس لیئے بالکل بہت اور نابود ہونا اور اسواسط نہیں موت فقط مگر لذرا نا ایک حال سے دوسرے حال کو اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ متور شہد بعد قتل اور موت اپنی کے زندہ ہیں اپنے رب کے زندگی روزی و نئے جاتے ہیں خوشیان اور شادیاں کرتے ہیں اور یہ ہے صفت زمدون کی دنیا میں جبکہ ہو یہ بات حق میں شہدا کے پس نوبی احت او ر اولی ہیں ساتھ اس حیات کے اور روایات علماؤ نکی اسباب میں بہت ہیں مگر بسب طوالت کتاب کے اتنے ہی پر اتفاق کیا میں نے الباب الثالث فی مَا يَعْمَلُ وَبِجَهِيٍّ مِّنْ كُثُرِ العَدَمِ لِلْوُجُودِ فَهُوَ بِوِسَاطَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِیثِ الصَّحِیحِ إِنَّمَا أَنَا مُبَلِّغٌ وَإِنَّ اللَّهَ يُعْطِیْنِي إِنَّمَا أَنَا فَاسِمٌ وَإِنَّ اللَّهَ يُعْطِیْنِي ذَكْرَهُ كَمَا تَوَسَّطَ طَرِیْقَہ فی جامع الصَّفَیْرِ ترجمہ باب تبریز بیان میں اس چیز کے جو کچھ کہ پہنچتا ہے اور آتا ہے پوشیدگی عدم سے طرف سنتی کے پس وہ بواسطہ اور سیلہ بی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے جیسا کہ وارد ہوا حدیث صحیح میں کہ فرمایا ہمارے حضرت نے کہ میں پہنچانیو لا ہوں اور اسے دیے والا اور میں باٹھے والا ہوں اور اسے دا آمد بتا ہے ذکر کیا اسکو سبوطی نے جامع صعبیرین و قال ابن الججر المیکی فی تعریجہ علی الہمزة تیران الشیعی صلی اللہ علیہ وسلم ہو الخلیفۃ الاعظم عن اللہ تعالیٰ فی جمیع شیوونہ لآیتیں فی قسمہ الارزاق والعلوم والمعارف والطاعات و من تم قال فی الحدیث الصَّحِیحِ إِنَّمَا أَنَا فَاسِمٌ وَإِنَّ اللَّهَ يُعْطِیْنِی وَلَا جُلُّ هذَا عَدْ وَامِنْ خَصائِصِهِ اَنَّ

الحادي  
الثالث

أَعْطِيَ مَفَاتِحُ الْخَزَائِنَ قَالَ بَعْضُهُمُ أَىْ خَزَائِنُ الْجَنَانِ الْعُلُوِّ يَخْرُجُ لَهُمْ  
يُقْدَدُ وَمَا يُطْلَبُونَهُ لَذَّ وَآتَهُمْ كُلُّ مَا اظْهَرَ مِنْ رِزْقِ الْعَالَمِ فَإِنَّ اسْمَ  
الْإِلَهِ لَا يُعْطِيهِ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدٍ الرَّبِّ الْأَكْبَرِ سَيِّدِهِ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ فَلَا يَعْلَمُهَا  
إِلَّا هُوَ وَأَعْطَى هُذَا السَّيِّدُ الْكَوَافِرَ مَنْزِلَةً أَلَا خِصَاصٌ بِأَعْطَايِهِ تَعَالَى  
مَفَاتِحُ الْخَزَائِنَ تَرْجِمَهُ كَهَا بْنُ جَرَكَيْ نَسْخَهُ هَمْزَهُ لِبَنِي مِنْ كِمْرَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُبَّيْهُ بْرَسَےِ مِنْ اَشْكَى طَرْفَ سَبِّ اَمْوَالِ مِنْ خَصُوصَاتِ قِيمَتِ رِزْقِ مِنْ اَوْرَاعِهِمْ اَوْرَاعِ  
مَعَارِفِ اَوْ طَاعَاتِ مِنْ اَوْرَاسِي سَبِّبَ فَرَأَيَاهُ حَضْرَتُ نَمِنْ قِيمَتِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دِينِنَهُ وَالاَبَهُ اَوْ رَاسِيَا سَطَ شَارِكَيَا اَخْنُونَ نَهُ خَصَاصُ حَضْرَتُ سَعَهُ كَمُحَمَّدِ عَطَّامِي  
حَضْرَتُ كَوَلِيدُ اَوْ كَجِيَانَ خَرَازُونَ كَهَا بَعْضُونَ نَهُ خَرَانَ اَجَنَاسُ عَلَمَ کَنْ زَكَنَالِيَنَ اَنْکَهُ  
لَهُ مُوافِقٌ قَدْرُ اَرْمَازَهُ اَسْكَهُ کَجُوكَهُ طَلَبَ کَرَتَهُ مِنْ وَاسِطَهُ اَپَنَےِ پِسْ جُوكَچَهُ ظَاهِرُ  
هُوَرِزَقُ نَامِ جَهَانَ کَسَےِ پِسْ الْبَنَةِ اَسْمَهُ اَهْنِيْ نَهِنِ دِيَتَا اَسْكُو مَگَرْ سَانَهُ وَسِيلَهُ حَضْرَتُ  
کَهُوَ مُحَمَّدَهُنَیْ کَهُجَنَکَهُ مَاتَهُ مِنْ كَجِيَانَ خَرَانَ غَيْبَ کَهُنَیْ هِنَهُنَیْ جَانَتَا اَسْكُو سَوَا اللَّهُ  
تَعَالَى کَهُ اَوْ عَنَایَتُ کَیَا گَیَا اَوْ عَطَّارِيْ سَيِّدُ كَرِيمُ رَبِّهِ اَخْتَصَاصُ کَا سَانَهُ عَطَا کَرَنَ اَشَدَ تَعَالَى  
کَهُ كَجِيَانَ خَرَازُونَ کَیْ وَقَالَ فِي لُؤْلُؤَ الْمُطَهَّرِ بَيْنَ الْجَوَاهِرِ الْمُنْظَمِ اَنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ  
الْأَعْظَمِ الرَّبِّيْ جَعَلَ خَرَازَانَ كَرَامَهُ دَمَوَانَدَ نَعِيَهُ طَوْعَ يَدَيْهِ وَلَمَرَادَتِهِ يُعْطِيَ  
يَهَنَامَنَ کَيَشَاؤَ وَبِمَعْنَيِّ مَهَنَامَنَ کَيَشَاءُ وَالْعَالَمُ بِالصَّوَابِ هُوَ اللَّهُ تَرْجِمَهُ کَهَا لُؤْلُؤَ مُطَهَّرِ  
نَهُ بَيْنَ الْجَوَاهِرِ الْمُنْظَمِ مِنْ کَهُبَشِکَهُ حَضْرَتُ خَلِيفَةُ اللَّهِ تَعَالَى کَهُ عَظِيمُ الشَّانِ مِنْ کَهُ لَهُ اَشَدُ  
نَهُ خَرَانَ کَرَمَ اَپَنَےِ کَهُ اَوْ خَوَانَ نَعِمَتُونَ اَپَنَےِ کَهُ فَرَانَبِرَدارَ اَتَهُونَ اَسْكَهُ کَهُ اَوْ رَادَهُ  
اَسْكَهُ کَهُ دِيَتِلَهُ اَسِيَنَ سَعَهُ جَسْكُو چَاهَهُ اَوْ نَهِنِ دِيَتَا اُنَّ مِنْ سَعَهُ جَسْكُو چَاهَهُ  
اَوْ رَادَهُ خَوبَ جَانَنَهُ وَالاَبَهُ الْبَابُ الرَّابِعُ فِي ثِبَوتِ التَّفَاعُلَةِ لِرَسُولِ  
الْوَاحِدَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ الدُّنْيَا بِوَعْدِ اللَّهِ تَعَالَى

فِي الْمَدَارِكِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَكُوْنَ يُعْطِيكَ رَبِّكَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ  
الْتَّوَابِ وَمَقَامِ الشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهِ لِكَ فَتَرَضَى وَلَمَّا نَزَّلَتْ قَالَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ إِذَا الْأَرْضُ قَطَارٌ وَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ تُرْجِمَهُ بَابُ چوہتا  
یعنی بیان ثابت کرنے شفاعت رسول راحت محصلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ وعدہ  
اللہ تعالیٰ کے دنیا میں تفسیر مدارک میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکسوف الایہ  
اور البتہ جلدی دیگا بجھ کو رب تیرا آخرت میں تواب اور مقام شفاعت اور سوا اسکے  
درجات پس خوش اور راضی ہو گا تو اور جبکہ یہ آیت نازل ہوئی فرمایا نبی علیہ السلام  
نے کہ میں ہرگز نہ راضی ہوں گا اور حالانکہ ایک امتی بھی میرا وزن میں ہو وائیضاً فیہ  
قولہ تعالیٰ عَسَى أَنْ يَعْثَلَكَ رَبُّكَ مَقَاماً لَّهُمْ دَا وَهُوَ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ  
عِنْدَ الْجَهَنَّمِ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ وَهُوَ مَقَامٌ يُعْطَى لِوَاءُ الْجَنَّزِ  
اور بھی ایک ہے قول خدا کا عَسَى أَنْ يَعْثَلَكَ الْخَيْرَ بِقَرِيبٍ ہے یہ کہ اٹھاوے  
تجھکو قیامت کے دن رب تیرا اے محمد مقام محمودہ میں اور وہ مقام شفاعت ہے  
زدیک جمہور کے اور اپر احادیث اور اخبار دالہ میں اور مقام محمودہ مقام ہے  
کہ جسمیں عطا کیا جائیں گا ہمارے حضرت کو حبند الوارا حمد و قال فی تفسیر البیضاوی  
عَسَى أَنْ يَعْثَلَكَ رَبُّكَ مَقَاماً لَّهُمْ دَا أَنَّهُ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ لِمَا رَدَى  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ علیہ السلام قَالَ هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعَ فِيهِ الْأُمَّةِ  
وَلَا شُعَارٌ هُوَ تَعَالَى بِالنَّاسِ يَحْمَدُونَهُ لِيَقِيمَهُ فِيهِ وَمَا ذَلِكَ الْمَقَامُ الشَّفَاعَةِ  
ترجمہ اور کہا تفسیر بیضاوی میں تخت اسی آیت کے عَسَى أَنْ يَعْثَلَكَ الْمَقَامُ الشَّفَاعَةِ  
تحتیق مقام محمودہ مقام شفاعت ہے اسواس طے کہ روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے کہ منقر فرمایا نبی علیہ السلام نے کوہ مقام وہ ہے کہ جسمیں شفاعت کروں گا میں اپنی مت  
کی اور بسب آگاہ کرنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُسکے کہ لوگ حمد اور نماکر بن گئے اُسکی

بسبب قیام حضرت کے اُس جامن اور نہیں وہ جاگر مقام شفاعت فی حدیث  
 المَوَاهِبُ فَيَا تُونْ مُحَمَّدًا أَقْيُودُنَّ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ هَكَذَا فِي شُرُحِ الْسُّلَيْمَرِ  
 وَ فِي فَتحِ الْبَارِيِّ يَجْلِسُ عَلَى الْكُرْسِيِّ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى وَ فَضْلُ  
 الْحَضْرَةِ فِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ مُسْلَكُهُ لِذَاتِهِ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ الْأَدَمَ دُلْدِلْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ فِي الْحَدِيثِ الْأُخْرَى  
 أَنَّا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرَجَّحَهُ خلاصہ یہ ہے کہ جناب رسالت مآب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو باعزاً ذرا کام نہام بلکہ اون شفاعت کا نہاد کی طرف سے  
 دیا جائیگا اور روبرو اللہ تعالیٰ کے کرسی پر حضرت تشریف فرمائون گے اور فضیلت  
 انحضرت کی قیامت کے دن مسلم لذاتہ ہے چنانچہ فرمایا آنحضرت نے میں  
 سردار اولادِ کم کا ہون روز قیامت میں اور حدیث دوسری میں فرمایا میں  
 سردار لوگوں کا ہون قیامت کے دن وَ فِي جَامِعِ الصَّغِيرِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَزُبُوْمِنْ بِهِ لَزِيْكُنْ مِنْ أَهْلِهَا  
 ترجیحہ اور جامع صغیر میں ہے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری  
 دن قیامت کے حق ہے جو نہ یقین لا یا سانحہ اسکے نہوں کا اہل شفاعت سے  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَّ رَبِّيْ خَيْرَ نِيْ بَيْنَ أَنْ  
 يَدْخُلَ نِصْفَ أَمْتَيْ وَ فِي لَفْظِ ثَلَثَيْ أَمْتَيْ أَلْجَتَهَ بِغَيْرِ حِسَابٍ  
 وَ لَا عَذَابٌ وَ بَيْنَ شَفَاعَةِ لِأَمْتَيْ فَأَخْتَرُ شَفَاعَةَ قَالَ هِيَ لِكُلِّ  
 مُسْلِمٍ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ  
 مِنْ أَمْتَيْ وَ لِأَهْلِ الْعَظَاءِ وَ أَهْلِ الدَّمَاءِ ذَكْرُهُمَا التِّرْمِيدِيُّ وَابْنُ  
 مَاجَةَ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنِ هَرْقَيْ وَالْقِطْبَرَانِيُّ وَالْحَارِمِ وَ ترجیحہ فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر دبئے اختیاراتِ میرے احتمال درمیان

داخل کرنے امت میری کے جنت میں آدمی اور نجاح ایک لفظ کے ہے درمیان دو تہائی امت کے میری جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے اور درمیان شفاعت امت میری کے پس میں نے تو شفاعت اختیار کی اور حدیث میں ہے کہ کہا حضرت نے یہ ہر مسلمان کے واسطے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری واسطے اہل کبائر کے میری امت سے اور واسطے اہل عظام نہ کے اور اہل دما کے ذکر کیا دونوں حدیثوں کو ترجمہ اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور زہقی اور طبرانی اور حاکم نے اور یہ حدیثین منقول ہیں کتاب بدor السافرہ امام سیوطی کے سے اخراج البزار والقطبی رفیع الوضط وابونعیم پسند صحیح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشفع لامتنی حتیٰ بینا دی رَبِّنِي تبارک و تعالیٰ رضیت یا مُحَمَّدٌ فَاقُولُ آیٰ رَبِّ رَضِیَتْ قَالَ رَأَیْتُ مَا تَعْمَلُ أَمْتِی بَعْدِ دِیٰ فَأَخْتَرْتُ لَهُ الشَّفَاعَةَ ذِكْرَهُ الطَّبَرَیٰ ذیق مترجمہ نقل کیا بزاں نے اور طبرانی نے او سط میں اور ابو نعیم نے سانحہ سند صحیح کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کرو نگا میں اپنی امت کی اتنے تک کہ پکار یگارب میرا راضی ہوا تو یا محمد پس میں کہو نگا اے رب میرے راضی ہوا میں اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے جو پچھر کہ عمل کرے گی امت میری بعد میرے پس اختیار کی میں نے تو انکے لئے شفاعت ذکر کیا اسکو طبرانی نے وَفِی الْمُسْلِمِ اَنَّ الشَّفَاعَةَ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَلَاقَوْلَهُ تَعَالَیٰ فِی ابْرَاهِیْمَ رَبِّ اَنَّ هُنَّ اَضَلَّلَنَّ كثیراً تَنَّ النَّاسَ قَنْ تَبَعَّنَ فَإِنَّهُ مَبِينٌ وَفِی عَنِیْسَیٰ اَنْ تَعَذَّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبَادُكَ الْآیَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِمْ فَقَالَ اَمْتِی اَمْتِی وَبَکَیْ

وَزَادَ فِي رُدْجَ الْبَيَانِ لَمَّا نَزَّلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَجْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَا لِيَلَّةَ وَكَانَ بِهَا يَقُولُ وَهَا يَجِدُ تَرْفَاقًا لِأَمْتَقِيْ  
أَمْتَقِيْ يَارَبِّ فَبِكِ فَنَزَّلَ جَبْرِيلٌ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَقِرُّكُوكَ السَّلَامُ وَ  
قَالَ مَا يُنْكِيْكَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ يَحْبِرُ تَمِيلَ إِذْ هَبَ لِيَ الْمُحَمَّدَ  
فَقُلْ أَنَّا سَنُرْضِيْكَ فِي أَمْتِكَ وَلَا نَسُوكَ وَقَالَ أَلِإِمَامُ التَّوَوِيْ فِي  
شَرْحِ الْمُسْلِمِ هَذَا الْحَدِيْثُ مُشْتَمِلٌ عَلَى آنْوَاعٍ مِنَ الْفَوَائِدِ مِنْهَا كَمَا  
شَفَقَةُ الشَّيْءِ عَلَى أُمَّتِهِ وَأَعْتَنَاهُ بِمَصَاصِ الْجَهَنَّمِ وَأَهْتَمَاهُ بِأَمْرِهِمْ وَمِنْهَا  
الْبَشَارَةُ الْعَظِيمَةُ لِهَذِهِ الْأَمْمَةِ زَادَهَا اللَّهُ بِمَا دَعَهَا اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْلِهِ  
سَنُرْضِيْكَ فِي أَمْتِكَ وَلَا نَسُوكَ وَهَذَا مِنْ أَرْجَاءِ الْأَحَادِيْثِ لِهَذِهِ  
الْأَمْمَةِ وَمِنْهَا إِسْتِخَابَ وَقْعَ الْيَدَيْنِ فِي الدَّعَاءِ وَمِنْهَا بَيَانُ عَظِيمِ  
مَنْزِلَةِ الشَّيْءِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى وَعَظِيمُ لَطْفِهِ بُهْخَانَةُ وَتَعَالَى بِهِ  
تُرْجِمَهُ صَحِيحُ مُسْلِمِ مِنْ هے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی آیت جو کہ حق میں  
اُتری ابراہیم علیہ السلام کے دَبَّ إِنَّهُمْ الْغَيْبُنَ اے رب میرے ان بتوں  
نے مگر اکیا بہنوں کو لوگوں سے لپس جو کوئی کرے پیروی میری پس تحقیق وہ  
میرے سے ہے اور فرمایا حق میں علیی علیہ السلام کے ان تُعَذِّبُهُمُ الْآیَۃ  
یعنی اگر عذاب کر لیا تو انکو پس مفرودہ تیرے بندے ہیں اگر خشنودے تو انکو  
پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا پس اُٹھا با حضرت نے مانسون اپنے کو  
اور فرمایا امتنی اور زدے اور اُس سے پچھر زیادہ لکھا تفسیر وحی البیان  
میں اس طرح کہ جبکہ نازل ہوئی یہ آیت تماہ شب بیدار ہے حضرت ساتھ  
پڑھنے اس آیت کے اور بھی بیٹھنے تھے اور بھی کھڑے ہوتے تھے اور بھی  
سجدہ کرتے تھے ساتھ قرأت اس آیت کے اور فرمایا امتنی امتنی یارب

اور روزے پھر نازل ہوئے جب تک اسکی طرف سے اور کہا اللہ نقل لے لے  
آپ کو سلام ارتضا فرمایا ہے اور کہتا ہے کس چیز نے آپ کو روایا پھر حضرت  
نے خبر دی اوسکو معاملہ اپنے سے اور جب تک اس نے حضرت سے سنکر عرض کی  
بنا پر میں پھر کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کو جا محمدؐ کی طرف اور کہو  
میں قریب ہے کہ راضی کروں گا بخوبی کو امت کے حق میں اور ناراضی کروں گا اور  
کہا امام زادہ نے شرح مسلم میں یہ حدیث مشتمل ہے اور پرچند اقسام کے  
فائدے سے اول یہ کہ بیان ہے یہ نہایت شفقت حضرت کی اپنی امت پر  
اور بندوبست اونکی مصلحت اور کامونکا دوسرا یہ بشارت بڑی ہے اس  
امت کے لئے لیسبب اُس چیز کے کو وعده کیا اللہ تعالیٰ نے ساختہ قول  
اپنے کے کہ راضی کروں گا میں بخوبی امت کے حق میں اور ناخوش نہ کروں گا  
یہ بڑی امید کی حدیثون میں سے ہے اس امت کے لئے تمیرا یہ کہ مستحب  
ہوا ماتھہ اٹھانا وقت دعا کے برابر ہے کہ اپنے لئے ہو یا غیر کے یا زمانوں  
کے لئے یا ماردوں کے چوتھا فائدہ یہ کہ بیان ہے بڑائی مرتبہ کا حضرت کے  
نزدیک اللہ کے اوزر یا وہ تر لطف خدا کا ساختہ حضرت کے وَفِي الْوَاهِبِ  
مِنْ دَارِ قُطْنِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الرَّجُلُ أَنَا  
شَرَّائِرُ أَمَّتِي فَقَالُوا كَيْفَ أَنْتَ لِخَيَارِهَا فَقَالَ أَخْيَارُهَا يَدُ خُلُونَ  
الْجَنَّةَ بِأَغْمَالِهِمْ وَأَمَا أَشْوَارُهُمْ فَيَدُ خُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي وَفِي  
الْجَمَعِ الصَّغِيرِ شَفَاعَتِي لَا هُنْ لِأَهْلِ الدُّنْوَبِ مِنْ أَمَّتِي وَإِنْ زَنَّا  
وَإِنْ سَرَقَ وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ فِي الْفِقْهِ الْأَكْبَرِ شَفَاعَةُ  
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٌ لِلْمُؤْمِنِينَ الْمُذْنِبِينَ وَلَا هُنْ أَهْلُ الْكَبَائِرِ مِنْهُمْ  
الْمُسْتَوْجِبُونَ لِلْعِقَابِ وَإِيْضًا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي رِسَالَةِ الْوَصِيَّةِ

متفاہمہ

شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ حَقٌّ لِكُلِّ مَنْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ  
 كَبِيرٍ فَتُرْجَمَهُ تَقْلِيْكَيَا مُواهِبُ مِنْ دَارِ قَطْنَى سَعَى كَمْ فَرِمَ يَارَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّلَ خَوْبَ اِجْحَا آدَمِيَّا هُونَبِينَ وَاسْطَلَ شَرِيْوَنَ اِمْتَ اِپْنِي  
 کَے پس کہا انھوں نے کیونکر آپ ہیں وَاسْطَلَ بَهْرِیْنَ اِمْتَ اِپْنِي کے پس  
 کہا حضرت نے اپچھے لوگ داخل ہونگے جنت میں سانخدا اعمال اپنے کے  
 اور بد لوگ داخل ہونگے جنت میں سانخدا شفاعت میری کے اور جامع لہسغیر  
 میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری وَاسْطَلَ  
 گنہگاروں کے ہے میری اِمْتَ سے اگر چڑزنا کیا اور اگر چچوری کی ہو  
 اور کہا امام ابوحنیفہ نے فقہ اکبر میں شفاعت بنی ہمارے محمد کی وَاسْطَلَ  
 موسین گنہگاروں اور وَاسْطَلَ گناہ کبیرہ کرنے والوں کے انہیں سے جو کہ  
 لائق اور مستوجب غذاب کے ہے اور بھی کہا امام ابوحنیفہ نے رسالہ صلیت  
 میں شفاعت محمد کی حق ہے وَاسْطَلَ هر کسی کے جو کہ ہو اہل جنت سے اور  
 اگرچہ ہو صاحب کبیرہ وَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ فَارِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ الْأَزْهَرِ  
 إِنَّ هَذِهِ الشَّفَاعَةُ لَيْسَتْ مُخْتَصَّةً بِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ هَذِهِ  
 الْأُمَّةِ فَإِنَّهُ بِالنِّسْيَةِ إِلَى الْجَمِيعِ الْأُمَّةِ كَاشِفُ الْغُمَّةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ  
 ترجمہ کہا ملاعلیٰ فاری نے مسح الاذہر میں تحقیق یہ شفاعت حضرت کی  
 نہیں خاص مختص سانخدا صاحب گناہ کبیرہ کے اس اِمْتَ سے بلکہ تحقیق  
 وہ یہ نسبت تمام سب امتوں کے کاشف الغمہ اور نبی الرحمة ہے وَفِي  
 التَّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْذَ خُلَّنَ  
 لِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ سَمِعُونَ الْفَائِلُهُمْ أَسْتَوْجِبُوا النَّازَ الْجَنَّةَ  
 يَعْلَمُ حَسَابٌ فَالشَّفَاعَةُ لَنْ يَبْلُغَنَا يَكُونُ بِالْأَذْلِيِّ بَلْ شَفَاعَةُ

جَمِيعُ الشُّفَاعَةِ تَحْتَ شَفَاعَةِ نَبِيِّنَا كَمَا قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ فِي  
شَفَاعَةِ السَّقَامِ إِنَّ شَفَاعَةَ جَمِيعِ الشُّفَاعَةِ تَحْتَ شَفَاعَةِ نَبِيِّنَا وَكُلُّ  
نَبِيٍّ يَتَبَلِّغُ أَحْكَامَ الشُّرُعِيَّةِ نَاسِبٌ لِنَبِيِّنَا الْمُحَمَّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَنَبِيِّنَا الْمُحَمَّدَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَمَا ذَكَرَ الْحَافِظُ الشَّيْعُوْدِيُّ فِي  
الْمَوَاهِبِ عَنْهُ إِنَّ جَمِيعَ الشَّرَائِعَةِ هِيَ شَرَائِعُ النَّبِيِّ وَبُعِثَتْ  
بِهَا الْأَنْبِيَاءُ الْمَسَابِقَةُ كَالنَّبِيَّاَبَةِ عَنْهُ لَا تَهُنَّ نَبِيٌّ وَادَمُ بَيْنَ الرَّفْجِ  
وَالْجَسَدِ إِذْ ذَكَرَ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بُعِثَتْ إِلَيْ  
النَّاسِ كَآتَهُ فَجَعَلَهُ مَبْعُوثًا إِلَى الْخَلْقِ كُلُّهُمْ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى  
أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ تُرْجَمَهُ كَمَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْمُبَتَّةَ  
وَأَخْلَى هُنْكَرَجَتْ مِنْ حَضْرَتِ عَطَانَ كَيْ شَفَاعَتْ سَتْرَ هَرَارَ آدَمِيَّ بَيْ  
حَسَابِ جُوكَرَ سَبَبَ وَهُنَّ دَوْرَخَ كَيْ پِسْ تَوْشَفَاعَتْ وَاسْطَےِ بَنِي ہَارَےَ كَيْ  
اوَلَیْ ہُولَیْ بَلَکَهُ شَفَاعَتْ كُلُّ شَفَعِيُونَ كَيْ نَيْچَےِ شَفَاعَتْ ہَارَےِ بَنِيَّ کَيْ ہَے  
جِیسا کَہ کہا امام سبکی نے شفاذ السقام میں کہ مقرر شفاعت سب شفعا کی تحت  
شفاعت بَنِی ہَارَےَ کَے ہے اور سب بَنِی ساتھہ پہنچانے احکام شریعت  
کَے نَاسِبَ ہِیْنَ ہَارَےِ بَنِیَّ کَے اور ہَارَےِ بَنِیِّ محمدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِیِّ  
الْأَنْبِيَاِ مِنْ جِیسا کَہ نَقْلَ کیا موَاهِبِ مِنْ حافظ سبیو طی نے امام سبکی سے کَہ  
مقرر کل شریعتین پہلی وہ شریعتین بَنِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَیْ ہِیْنَ کَہ بھجی گئی  
ساتھ اُنکے الگھے انْبِیَا بِطَرِیقِ نیابت کے حضرت کی طرف سے اسواسے  
کہ مقرر حضرت بَنِی تَھے او سوقت ہِیْنَ کَہ ابھی آدم تَھے درمیان روح اور  
بدن کے اسی سبب سے یہ بَنِیِّ الْأَنْبِيَاِ ہِیْنَ جِیسا کَہ فرمایا علیِّ السَّلَامَ نَے  
بیجا گپا مِنْ طرف تمام لوگوں کے پس کیا حضرت کو مبعوث طرف تمام

۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰

خلقت کے آدم سے لیکر قیام قیامت تک وَفِي الْجَوَاهِرِ الْعُقْدَيْنِ  
 أَرْبَعَةٌ نَفَرٌ أَنَّ الْهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْكَرِيمُ لِذِرْيَتِي وَالْحَبْتُ لِهُمْ  
 يُقْلِبُ وَلِسَانٍ وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَاجِهُمْ وَالشَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُورِهِمْ وَأَيْضًا  
 فِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْغَضَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ  
 بَيْتِي هُنْ حَرَمَ شَفَاعَيِي تُرْجَمَهُ جواہر عقدین میں ہے کہ کہا حضرت نے چار  
 شخص ہیں کہ میں واسطے اونکے شفیع ہوں دن قیامت کے ایک تو تعظیم  
 کرنے والا میری اولاد کا اور دوسرا محب اونکا ساتھ دل اور زبان کے اور  
 تیسرا حاجت روائی کرنے والا انگلی اور چوتھا کوشش کرنے والا کامون میں  
 اونکے وقت بیکیسی کے اور بھی اس کتاب میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے غصے میں ڈالا کسیکو اہل بیت میرے  
 سے پس تحقیق محروم ہوا شفاعت میری سے اور جامع صغیر میں ہے  
 شَفَاعَيِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُبَاخِ إِلَّا مِنْ سَبَّ اَصْحَابِي تُرْجَمَهُ فما يَا حَضْرَتَ  
 شفاعت میری دن قیامت کے مباح اور حق ہے مگر واسطے اسکے کہ جس نے  
 گالی دی اصحاب میرے کو فِي الْفَقْحِ الْبَارِي جَاءَتِ الْأَحَادِيْثُ فِي  
 إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ الْحَمْدَلِيَّةِ مُتَوَاتِرَةً تُرْجَمَهُ فتح الباری میں ہے کہ وارد  
 ہوئی حدیثین بیج باب ثبوت شفاعت محمد پر کے متواتر و قال الامام  
 التَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ الْمُسْلِمِ وَقَدْ جَاءَتِ الْإِشَارَاتُ الَّتِي بَلَغَتْ بِنَجْمُونِ عَصَمَ  
 الْتَّوَاثِرُ وَصِحَّةُ الشَّفَاعَةِ فِي الْآخِرَةِ لِكُلِّ ذِيْنِ الْمُؤْمِنِينَ وَاجْمَعَ السَّلَفُ  
 الصَّالِحُوْ وَمِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ تَلَكِيْهَا تُرْجَمَهُ کہا امام نزوی  
 نے شرح مسلم میں اور تحقیق وارد ہوئی حدیثین اور آثار تباہہ متواتر  
 حاصلہ صحت شفاعت خبرت کے آخرت میں واسطے گنہگاروں مونین کے او

اتفاق اور اجماع کیا سلف صالح نے اور اون لوگوں نے جو بیچھے اون کے ہوئے  
اہمیت سے اور پر شفاعت حضرت کے وفی فتاویٰ عالمگیریہ و لا  
یجوز الصلوٰۃ خلف مَنْ يُنِکِرُ شَفَاعَةَ السَّبِیلِ ترجمہ فتاویٰ عالمگیری  
میں ہے کہ نہیں جائز نہیں بیچھے اوس شخص کے جو منکر ہے شفاعت کا بھی صلی  
الله علیہ وسلم کی الیسا باتیا مس فی ثبوت اثر القد مِنْہُنَّہُنَّا  
محمد صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمَوَاهِبِ مَا خَصَّ بِیْ بِشَنْیٌ فَیْ  
الْمَعْجَزَاتِ وَالْكَرَامَاتِ إِلَّا وَلَنِدَنَّا كَمَا قَضَوْا عَلَیْہِ وَقَالَ شیخ السیوطی  
فِی آنُوْذِجَ اللَّبِیْبِ وَرَزِینُ صَاحِبُ الصِّحَّاءِ فِی خَصَائِصِہِ کَانَ اِذَا  
وَطَلَیْ عَلَیْ الصَّخْرَةِ اَشَرَّ فِیْهَا وَحَرَرَ فَاضْلُلَ المِرْزاْجَانُ الْبَرَکَیْنُ فِی نَظَرِ  
الدُّرِّ وَالْمِرْجاْنِ لَا وَطَلَیْ عَلَیْ الصَّخْرَةِ إِلَّا وَأَشَرَّ فِیْهَا ترجمہ باب  
پانچواں ثبوت معجزہ نقش قدم بنی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میں کہا  
مواہب میں خاص نہیں کیا گیا کوئی بنی سانتھ کسی چیز کے معجزات سے اور کرایا  
سے مگر وہ ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے جیسا کہ لکھا اوس پر علماء  
نے کہا شیخ جمال الدین سیوطی اوتا ذ صاحب بیرہ شامی نے انوادیج البیب  
فی خصالص عجیب میں اور رزین صاحب صحاب نے خصالص میں کہ جو قوت  
چلتے تھے حضرت پتھر پر نقش اور شان ہوتا تھا اوس میں اور لکھا فاضل مرا  
جان برکی نے نظم الدڑ میں ہمیں چلتے تھے حضرت سنگ پر مگر اثر ہوتا تھا  
اوسمیں وفی موادر دا لامتوار ححافظ عبید اللہ الد مشقی الحنفی  
وَأَمَّا سُبْحَرَةُ أَثْرٍ قَدَ مِنْهُ شَفَاعَةً عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَدْ بَلَغَتْ عِنْدِي  
صَبْلَغَ الشُّهْرَةَ لَعَلَّ الْمُتَكَبِّرَ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى كُتُبِ التَّبَرِیِّ ترجمہ موادر المانو  
حافظ عبد اللہ مشقی حنفی کے میں ہے کہ معجزہ نقش قدم حضرت بنی صلی اللہ

البخاری  
الٹہرانی

علیہ وسلم کا پتھر پہنچانے والا دیکھ میرے ساتھ شہرت کے شاید منکرے نہیں دیکھا  
 کتب سیر کو قالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَاحِبُ الْخَلَالِ عَنْ قَاسِيْرِ  
 الْقِرْطَبِيِّ إِنَّ مُجْزَةَ أَثْرٍ قَدْ مَيَهُ عَلَى الصَّخْرَةِ مُجْزَةٌ بَاهِرَةٌ قَدْ أَتَبَهَ  
 الْمُحَقِّقُونَ فِي تَصَارِيفِهِمْ مِنَ التَّقَاتِ وَمَا تَكَلَّمَ بَعْضُ الْجَمَلَةِ  
 الْأَعْوَرِ الْمُتَفَاضِلِ عَلَى عَدَدِ السَّنَدِ هُذِهِ الْمُجْزَةُ فَهُوَ مِنْ فَرَطِ  
 جَهَنَّمِهِ وَعَدَدُهُ مِمَّا رَسَّتْهُ بِرِوَايَاتِ الْمُحَمَّدِ ثَنِينَ الْمَاهِرِينَ لِلِّذَايَاتِ  
 وَالْآيَاتِ تُرْجِمُهُ كَمَا حَدَّدَ العَزِيزُ صَاحِبُ الْخَلَالِ نَسَقَ قَاسِيْرَ قِرْطَبِيَّ  
 کے مقرر مججزہ نقش قد مون حضرت کا پتھر پر مججزہ ظاہر ہے تحقیق ثابت کیا  
 اوسکو محققین نے تصانیف اپنی میں ثقات سے اور بحثے کلام کی اور اغتر فصل  
 یعنی جاہلوں کی حشمون سے عدم سند اس مججزہ باہرہ پر پس وہ سبب نبی  
 زیادتی جھل کا ہے اور ناواقفی ساتھ آیات اور روایات محدثین ماہرین کے  
 وَفِي الْمَوْلِدِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ وَمِنْ آيَاتِهِ الْبَيِّنَاتِ وَمُعْجَزَاتِ الْبَاهِرَاتِ  
 إِنْ شِقَاقَ الْقَمَرِ وَكَلَّةُ الْجَمَرِ وَحَنِينُ الْجَذْعِ وَسَلَامُ الْغَرَّالَةِ وَكَانَ  
 مَشْتَى لَا يُرَى ظِلْهُ وَلَا يُؤْتُرُ فِي الرَّمَلِ نَعْلَمُهُ وَلَا نَعْلَمُ الصَّخْرَةَ وَهُنْ  
 أَقْدَمُهُ وَعَنْهُ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ قَالَ أَبُو عَيْمَانُ الْحَافِظُ لَمَّا دَخَلَ  
 رَسُولُ اللَّهِ فِي الْغَارِ مَا لَرَأَمَهُ إِلَى الْجَبَلِ لِيَحْقِيَ شَخْصَهُ عَنْهُ حَرَّ  
 فَأَلَّا نَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْجَبَلَ حَتَّى أَدْخَلَ رَأْسَهُ وَاسْتَرَاحَ إِلَى الصَّخْرَةِ  
 مِنْ جَبَلٍ فَلَوْنَ لَكَ حَتَّى أَتَرَ فِيهِ بِذِرَاعِهِ وَسَاعِدِهِ وَذُلِكَ مَشْهُورٌ  
 يَقْصُدُهُ الْحَاجُ وَرِوَنَةُ وَصَارَتْ صَخْرَةُ بَيْتِ الْمُقْدَسِ كَمَدِيْنَةَ  
 الْعُجَيْنِ فَرَبَطَ بِهَا دَابَّتَهُ وَالنَّاسُ يَلْتَمِسُونَ بِذِلِكَ الْمَوْضِعِ  
 الشَّرْكَ إِلَى الْمَيْوَدِ تُرْجِمُهُ اور در میان مولود ابی جوزی کے ہے اور

آیات بیانات اور مساجد حضرت کے سے ہے دوبارہ ہونا چاہندہ کا اور بات کرنی پڑھ کی اور رونماز خست کا اور سلام کرنا ہرن کا اور جب چلتے تھے حضرت نہ دیکھا جاتا تھا سایہ آپ کا اور ریت میں اثر نہ ہوتا تھا لعلمین کا اور زم ہوتا تھا سخت پتھر نیچے قدموں آپ کے اور این جزوی سے کتاب الوفاء میں ہے کہ کہا ابو نعیم حافظ نے جبکہ داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں مائل کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو طرف پہاڑ کے تاکہ چھپا وین صورت شخص اپنے کو اون سے پس زم کر دیا خدا نے پہاڑ کو یہاں تک کہ داخل کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو اور آرام کیا چاہا طرف پتھر پہاڑ کے پس زم ہوا پتھر واسطے حضرت کے یہاں تک کہ نشان ہوا اوس میں حضرت کی کہنی اور کلامی کا اور یہ مشہور ہے کہ قصد زیارت کا کرتے ہیں اور سکا حاجی لوگ اور دیکھتے ہیں اوسکو اور ہو گیا پتھر بیت المقدس کا مثل خیر آئٹھ کے پس باندھا ساتھ اوسکے برابر کو حضرت کی شب معراج میں اور لوگ آجتنک تلاش کرتے ہیں اوس مقام نیک کو تبرک جان کر اور زیارت کرتے ہیں قال اللہ علیہ بُرْهَانُ الدِّينِ الْحَدِيثُ فِي أَنْسَانِ الْعَيْوَنِ فَقَدْ أَثَرَ فِي صَخْرَةِ بَيْتِ الْمُقْدَسِ كَلِيلَةً الْأَسْرُى وَإِنَّ ذَلِكَ الْأَثَرَ مَوْجُودًا لِآنَ تَرْجِمَه کہا علی برہان الدین محدث نے انسان العيون میں پس تحقیق اثر اور نشان ہوا صخرہ بیت المقدس میں شب معراج کو اور یہ اثر اب تک موجود ہے قال صاحب فتح المتعال قد رأیت بمصر المحروسة بتربة السلطان المرحوم أبي النصر محمود فيه أثر وقد مريقاً آنَّهُ أَثَرٌ قَدَّ مِنْهُ الْمَيِّتِ وَالْمَيِّتُ يَرِي وَرُونَهُ تَرْجِمَه کہا صاحب فتح المتعال نے بلاشک دیکھا میں نے مصر میں اور پرتریت سلطان مرحوم ابی نصر محمود کے

ایک پتھر کو کہ اسمیں تھانشان اور قش ایک قدم کا کہتے ہیں اسکو لوگ قدم  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ زیارت کرتے ہیں اسکی وکتب ابو الشجاع البیهقی  
المایکی تحت تفسیر الایۃ و آنحضرت و ام من مقام ابراہیم مصلی فی  
تفسیر دیر المکون ظهر اثر قد میہ فیہ کما ظهر فی الحجین هدی  
میحر ظاهر اثی بھا الخلیل بعنایۃ اللہ تعالیٰ و حسن توفیقہ  
ولاء طاقۃ لاحد من البشر ان یا فی علیہا الامان اختصہ اللہ  
تعالیٰ بالذوبہ و اماماً اتی به حبیبہ محمد و ہو آبلغ و اعلیٰ صنہ  
لأنہ ظهر اثر قد می الخلیل ابراہیم علی الحجر مرہ واحده حافیا  
غیر ناعل و قد ظهر اثر قد می حبیبہ علیہ مرہ بعد آخری  
ناعلہ و غیر ناعل بل اثر حافر بغلتہ ایضاً فکما اثر قد می خلیلہ  
تعالیٰ علی الحجر کہ نمح و لہ یضم حجل من آیدی الکفار فکذا اثر قد میہ  
حین رکب البراق لیلۃ المیزان ترجمہ کھا ابو شجاع بنی مالکی نے پیچے  
تفسیر آیت و آنحضرت و ام من مقام ابراہیم مصلی کے تفسیر دیر المکون  
میں ہے کہ ظاہر ہو ان قش قدموں ابراہیم کا اسمیں جیسا کہ ظاہر ہو حبیبہ میں  
پس یہ معجزہ ظاہر لا یا اوسکو خلیل ساتھ غایبت اللہ تعالیٰ کے اور ساتھ نیکی  
توفیق اوسکی کے اور نہیں طاقت کسی کو بشر سے کہ لا اور اسے اس معجزے کو مگر  
جس کسی کو خاص کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ بہوت کے اور اسے پرمعجزہ لائے  
جبیب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس وہ ابلغ اور اعلیٰ ہے اس سے اسواسے  
ظاہر ہوا اثر دونوں قدم حضرت ابراہیم کا اور پتھر کے ایکبار برہنہ پا اور ظاہر  
ہوا اثر قدموں آنحضرت کا پتھر پر بار بار ساتھ جوئے کے اور برہنہ پا کے بھی  
بلکہ اثر اور نشان ہوا سُم خچ حضرت کا پتھر پر بھی اور جیسا کہ اثر دو قدموں خلیل

الله کا پتھر نہ مٹا اور نہ مضمحل ہوا کفارون کے ہاتھوں ایسا ہی نقش قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبکہ سوار ہوئے براق پر شب معرج میں قال  
ابو بکر احمد بن العباس البخنی المحدث فی تفسیر عمان فی معانی  
القرآن تحت قولہ تعالیٰ فیہ آیات بیتات مقام ابراهیم و قوله  
تعالیٰ فیہ آیٰ فی الہیت آیات بیتات آیٰ علماء و اضحیات  
مقام ابراهیم ہو الجر الصلب و ظهر فیہ اثر القدر الذی قام  
علیہ ابراهیم عند بناء الہیت او عند عسل امر عزة اسماعیل رأس  
ابراهیم او حین نادی الناس بالحج و زان و هم الواہم ان الجر  
الصلب صار تحت قدم ابراهیم ملیتا کا لجین والطین فی  
وجه افضلیتہ محمد مع آن افضلیتہ على جمیع النبیین والمرسلین  
بل على تمام المخلوقات ثابتة بالاتفاق قلت ان تلك الحجرة  
تحت قد منیتنا بل تحت ذرعه وساعده و ايضا ثابتة بالدلائل  
الباهرات والحج الفاہرات كما نصہ الکلام في تصانیفہم مثل  
امام أبي سلیمان احمد بن محمد بن ابراهیم الخطائی و محمد بن  
المکتی و اسحاق ابن ابراهیم و معاویۃ ابن صالح و الشعلی  
والظر طویل و البیهقی و ابو نعیم و الحاری و امام ابی حنفیه  
فی قصیدہ تہ ولما در ابراهیم الخی و شرف الدین ابو عبد الله  
فاضل صاحب قصیدۃ الہمیۃ و شیخ عبد الرحمن الصفوری  
فی کتاب زہرۃ شعر هذالذی ان مشی فی الرمل لا اثر  
یُری له ویری فی الصحراء الجبل و غیرہم رحم اللہ علیہم وکما  
حققتہ العلامۃ الاعظیم میں علماء الزمان مؤلسنا فرید الدین

الشَّهِيدُ الْوَاعِظُ الْجَامِعُ الدِّهْلَوِيُّ فِي سَيِفِ الْمَسْكُولِ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ أَثَرَ  
قَدْرِ الرَّسُولِ فِي رَدِّ دَلِيلِ الْمُحْكَمِ فِي نَفْيِ أَثَرِ الْقَدْرِ لِمَنْ زَرَ الحُسَنَينِ  
تَرَجمَهُ كَهَا بُو بَكْرُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبَّاسٍ مُنْجِي مُحَدَّثٍ لِتَفْسِيرِ عَمَانَ فِي مَعْنَى الْقُرْآنِ  
مِنْ نَحْيَ قَوْلِ خَدَافِيَّهُ أَيَّاتٌ بَيْنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فِيهِ  
أَيُّ فِي الْبَيْتِ بِعْنَةِ بَيْتِ اللَّهِ مِنْ نَشَانِيَانَ هِنْ رُوشُنْ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ اِيْكَ  
پَتَّھَرَ بِهِ سُختُ اَوْ رَأْسِيَنْ ظَاهِرُهُوَالْقَشْ قَدْمُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ کَاجْبَدَکَھَرَے  
ہوئے اِبْرَاهِيمَ او پَسْرَدَقَتْ بَلَنَے بَيْتُ اللَّهِ کَے یا وَقْتَ دَھُونَے بِیویِ سَعِيلَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ کَی سَرَابِرَاهِيمَ کَوْیا جَسْوَقَتْ آوازِ دِی اِبْرَاهِيمَ نَے وَاسْطَے حَجَّ کَے  
اوْرَأَگَرْ وَهَمْ کَرَے کَوْنِیُّ وَهَمْ کَرَنَے دَالَّا کَپَتَّھَرَ سُختُ نَحْيَ قَدْمُ اِبْرَاهِيمَ کَے ہو گِیَا  
زَرْمُ شَلْ خَمِيرَکَے پِسْ کَیا فَضِيلَتْ ہوئی اَنْخَرَضَتْ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَی باِجَود  
اَسْکَنَ کَرْ فَضِيلَتْ حَضَرَتْ کَی سَبْ مَبِيونَ پَر اوْرَسَلَوَنَ پَر بلکَہ سَبْ مَخْلُوقَاتْ پَر ثَابَتْ  
ہے باِلتَّفَاقِ کَہتا ہوں مِنْ کَزَرْمُ ہو نَا پَتَّھَرَ کَانْجَے قَدْمُ ہارے حَضَرَتَکَے  
بلکَہ نَحْيَ کَہنَی اَوْرَکَلَافِی کَے اَنْخَرَضَتْ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَے ثَابَتْ ہے سَاتَھِ  
وَلِیلَوَنَ رُوشُنَ اوْرَلِیلَوَنَ عَالِبَ کَے جِیسا کَہ لَکُھَا عَلِیَاءَ کَا مِیں نَے اپنِی اپنِی  
تَصَانِیفَ مِنْ مَانِدَ اَمَامَ ابِی سَلَیمانَ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ خَطَائِیَ کَے اوْرَ  
مُحَمَّدَ بْنَ الْكَلِی اَوْرَ اَسَحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ اوْرَ مَعَاوِيَہَ بْنَ صَالِحَ اوْرَ عَلَیْبَیَ اَوْرَ طَرَطَوَیِ  
اوْرَ زَیْنَبَیَّقَیِ اَوْرَ اَبُو عَیْمَمَ اوْرَ نَحَارِی اَوْرَ اَمَامَ اَعْظَمَ اَبُو حَنِیْفَہَ کَوْنِیَ نَے قَصِیدَہ اپنِی  
مِنْ اَوْرَ اَمَامَ اِبْرَاهِيمَ خَنِیِ اَوْرَ شَرْفَ الدِّینِ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَاضِلَ صَاحِبِ قَصِیدَہ  
اَمَمِینَ سَے ایک شِعرَیَہ ہے شَعْرٌ هَذَا الَّذِي إِنْ مَشَنَ فِي الرَّمَلِ لَا اَنْ  
لَوْنَ لَهُ وَلَوْنَ فِي الصَّخْرَ وَالْجَبَلِ یعنی وہ نَبِیَ ہے اگر چِلَّتا تَھَارِیتَ مِنْ

نہیں اثر دیکھا جاتا تھا واسطے اوس کے اور دیکھا جاتا تھا نجی پتھر اور پیارڈ کے اور سوائیں کے رحمت کرے اللہ تعالیٰ ان سب پر اور جیسا کہ ہمارے زمانے کے علماء نے ثابت کیا کہ نہیں سے مولانا فرید الدین مرحوم شہید واعظ مسجد جامع دہلی نے سيف المسلط علی من انکرا اثر قدم الرسول میں جو کہ روزین دلیل المحکم نقی نفی اثر القدم کے ہے جو کہ تالیف ذریحیں کا ہے اور مولوی کریم اللہ صاحب محدث نے اپنے رسائل میں اور مولوی فضل رسول اور مولوی حسن الزمان صاحب قول المستحسن نے اور مولوی عبد الرحمن صاحب اور مولانا حاجی قاسم مرحوم وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف میں اثبات نقش قدم کیا ہے بلکہ ثبوت نقش قدم شریف جوں میں ہے بوجہ احسن ثابت کیا ہے اور کہا حافظ شیرازی نے بیت بزرگ میں کہ نشانِ کعب پائے تو بود سالمہ سجدہ صاحب نظر ان خواہ بود و اشد اعلم بالصواب الیاب السادس فی الخاتمیۃ وَعَدَ مِنَ النَّظِیرِ  
 فِی الْخَاتُمِیَةِ وَالْفَضَائِلِ فِی سَائِرِ الْمَخْلُوقَاتِ لَا فَضْلَ لِلْمَخْلُوقَاتِ  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ  
 النَّبِيِّينَ وَفِی الْحَدِیثِ الْقَدِیْرِ جَعَلْتُكَ اَوَّلَ النَّبِیِّینَ وَآخِرُهُمْ بَعْثَاً  
 سَرَّدَاهُ الْبَرَازِزُ ترجمہ باب چھٹا نجی بیان خاتم النبیین اور زیستی میں خاتمیت  
 میں اور فضائل میں نجی تمام مخلوقات کے واسطے بزرگتر مخلوقات محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین یعنی  
 لکن محمد رسول اللہ کا ہے اور خاتم انبیاء ہے اور حدیث قدسی میں ہے کیا تھے کوئی  
 اے محمد اول انبیا کا اور آخر انبیا کا از روئے بعثت کے یعنی رسول کر کر سبے بعد  
 بھیجا روا بیت کیا اوسکو براز نے اور ذکر کیا امام سیوطی نے اتمام الدرایہ میں  
 قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي بَعْدِي تَرْجِيمَهُ یعنی

البراء  
الدلاع

فَرِمَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَنَ كُوئیْ بُنْيٰ بَعْدَ مِيرَے اور درہ بیان تفسیر روح البیان کے نقل کیا ہے یہ المہدیین سے جو کہ ایمان لا یاساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس واجب ہے یہ کہ ایمان لا دے ساتھ او سکے کہ مقرر آنحضرت رسول ہمارے اور خاتم الانبیا اور رسول ہیں پس جبکہ ایمان لا یا کہ حضرت رسول ہیں اور نہ ایمان لا یا اوس پر کہ خاتم الرسل ہیں نہ ہو گادہ مون اور کہا اشیاء النظائر میں جبکہ نرجا ناکہ محمد آخر الانبیا ہیں پس نہیں ہے وہ مسلم اور منوی میں ہے

## بیت

بِهِ رَأَيْنَ خَاتَمَ شَدَّهُ أَسْتَ اَوْ كَجْوَدٍ مُّثْلِ اُونَّ بُودَوَنَّ خَوَابِرَ بُودَ  
وَ فِي الْمُسْلِمِ حُكْمُهُ فِي التَّبَيُّونَ وَ كِذَبُهُ لِلَّهِ تَعَالَى مَحَالٌ وَ الْمَحَالُ لَيْسَ  
تَحْتَ الْقُدْرَةِ كَمَا فِي الْعَقَائِدِ الْحَافِظِيَّةِ وَ لَا يُوْصَفُ لِلَّهِ تَعَالَى بِالْقُدْرَةِ  
عَلَى الظُّلُمِ وَ السُّفْهِ وَ الْكِذْبِ لِأَنَّ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ مَحَالٌ وَ الْمَحَالُ لَا  
يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ فَهَذِهِ الْأَشْيَاءُ وَ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ وَ كُلُّ  
لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ لَا يُوْصَفُ بِهِ اَللَّهُ تَعَالَى كَمَا فِي شَرْحِ  
الْعَقَائِدِ الْجَلَالِيَّةِ وَ وَعْدُ اَللَّهِ لَيْسَ يَخْلُو فِي كَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ اَللَّهَ لَا  
يَخْلُفُ اِلْيَعَادَ فَلَوْ كَانَ فِي اِسْرَارِهِ الْاَنْزِلَ نَبِيٌّ اَخْرُمَا يَقُولُ اَللَّهُ تَعَالَى  
عَلَى الْاِطْلَاقِ اِنَّهُ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ بَلْ يَكْفِي عَلَى قَوْلِهِ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ  
اَللَّهُ فَعَطَ وَ الَّذِي لَيْسَ فِي اِسْرَارِهِ الْاَزْلِيَّةِ فَوَخَارِجٌ عَنْ تَحْتِ  
الْقُدْرَةِ كَمَا جَاءَ فِي الْجَلَالِيِّ إِنَّ اَللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ اَقِيمٌ شَاءَهُ قَدِيرٌ  
فَالَّذِي لَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مَشِيشَةٌ اَللَّهُ تَعَالَى خَارِجٌ عَنْ عُمُوقِ الْاِيَّةِ  
ترجمہ صحیح مسلم میں ہے کہ فرمایا حضرت نے ختم کرنے کے ساتھ میرے نبی اور  
کذب اللہ کا محال ہے اور محال نہیں ہے تخت قدرت کے جیسا کہ ہے عقائد

حافظیہ میں ہے کہ موصوف نہیں ہوتا اللہ ساتھ قدرت کے ظلم اور بیوقوفی جھوٹ پر اس طے کہ مقرر ہر چیز میں حال ہیں اور حال نہیں داخل تھت قدرت کے پس یہ چیز میں نہیں داخل تھت قدرت کے اور جو چیز میں نہیں داخل تھت قدرت کے نہ موصوف ہو گا اللہ ساتھ اوسکے جیسا کہ شرح عقائد جلالیہ میں ہے اور وعدہ اللہ کا خلاف نہیں ماند قول اللہ تعالیٰ کے ایق اللہ لا یخْلِفُ الْمِيعَادَ بیشک اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ کو پس اگر ہوتا ارادہ ازل میں نبی دوسرے کا نہ فرماتا اللہ تعالیٰ مطلقاً خاتم الانبیاء بلکہ کفایت کرتا قول اپنے پیر محمد رسول اللہ فقط اور جو کہ اوسکے ارادہ ازل میں نہیں وہ خارج ہے تھت قدرت سے جیسا کہ آیا تفسیر جلالیہ میں ان اللہ علی کل شئیٰ قدیر ای شاءه قدیر مقرر اللہ ہر چیز پر کہ جا ہے اسکو ازل میں قادر ہے پس جو شے کہ نہیں متعلق ہوئی ساتھ اوسکے مشیت ایزدی وہ خارج ہے عموم آبیت سے وَقَالَ الْمَكَّةُ عَلَى قَارِئِي فِي الْمَسْجِعِ الْأَزْهَرِ خَصَّ قَوْلَهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَعْلَمُ مَا شَاءَ لِيَخْرُجَ مِنْهُ ذَاتُهُ وَصِنَاعَتُهُ وَمَا لَهُ يَشَاءُ مِنْ مَخْلُوقَاتِهِ وَمَا لَكُونَ مِنَ الْحَالِ وَقُوَّةُهُ فِي كَائِنَاتِهِ وَالْحَاصلُ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ تَعْلَقَتْ بِهِ مَشِیَّتُهُ تَعْلَقَتْ بِهِ قُدرَتُهُ وَالْأَفْلَأُ يُقَاتَلُ هُوَ قَادِرٌ عَلَى الْحَالِ لِعَدَمِ وَقُوَّتِهِ وَلَنْ وَرِكِذْ بِهِ وَلَا يُقَاتَلُ غَيْرُ قَادِرٍ عَلَيْهِ تَعْطِيَّتُهُ الْأَدِیَّهُ مَعَ رَبِّهِ وَهُنَّا دَلِيلٌ أَخْرُو عَلَى كُونِ الْأَلْيَةِ خَاصَّةً بِمَا ذُكِرَ وَهُوَ إِنَّ الشَّيْءَ فِي مَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ يَعْنِي الْمَوْجُودُ كُلُّهُ فِي الْعَقِيدَةِ الْحَافِظِيَّةِ وَالْمَعْدُودُ مُرْكَبٌ بِمَرْكَبٍ كَمَا أَنَّهُ لَمْ يَسْتَعِي وَبِهِذَا يَلْزَمُ جَوَازُ الْأَطْلاقِ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى لِأَنَّ مَوْجُودِيَّهُ ثَابِتَهُ عِنْدَ الْكُلِّ فَعِنْدَ



## باب السابع

ترجمہ جسے اور حدیث قدسی میں ہے اگر ہوتا محدث صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا ہر کتاب میں روایت اپنی کو نقل کیا اس حدیث کو حاکم نے واپس فایدہ ماناخلت خلقاً اکثر مُعَلَّى مِنْكَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ اللَّهُ نَبِيًّا وَأَهْلَهَا إِلَّا عَرَفَهُمْ كَرَأْتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِي وَلَوْلَا كَمَالَخَلَقْتُ اللَّهُ نَبِيًّا رَوَاهُ أَبْنَ عَسَكِرٍ فَتَبَثَّتَ أَنَّ نَظِيرَ الْحَضْرَةِ فِي الْحَقِيقَةِ الْخَارِقَيَّةِ وَالْفَضَّاءِ ثُلَّ تَحَالٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ترجمہ اور بھی حدیث قدسی میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا میں نے کسی کو مخلوقات سے بزرگ تر زدیک اپنے بھسے اور البتہ تھیں پیدا کیا دنیا اور جو کچھ کہ اسیں ہے تو کہ پہچانیں وہ اور علوم کراؤں اونکو زرگی اور مرتبہ تیرا جو کہ زدیک ہے اور اگر نہ ہوتا تو نہ پیدا کرنا میں دنیا کو روایت کیا اوسکا بن عساکر نے پس ثابت ہوا کہ بلاشک و شریہ نظریہ اور مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نیجہ حقیقت خاتمیت اور فضیلت کے مخلوقات میں محال ہے اور کہا مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے شعر

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ	مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُورَ الْقَمَرِ
لَا يَمْكُنُ النَّمَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ،	بَعْدَ أَرْخَذَ بُرُوزَكَ تُؤْتَى قِصَّةُ حُنْقَرِ

والله اعلم بالصواب **باب السابع** فی ابطال منع تعظیم الاشياء  
التي هي منسوبة إلى المحبوب عز العرب محمد صلی الله علیہ وسلم  
منسوبة قطعیة أو ظنیة كالعنامة والشعر والنعلين وغير ذلك  
ترجمہ باب ساتوان نیج باطل اور درکرنے قول مانع تعظیم اون چیزوں کی جو کہ مسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسوب قطعی ہو یا ظنی مثل پڑھی اور عامہ یا موئے مبارک یا نعلین شرفین اور سوا اس کے قال الملا  
عَلَى فَارِيٍ فِي الْمَسْجِدِ الْأَذْهَرِ مَنْ قَالَ لِغُلُوْيٍ عَلَوْ یَا بِالإِسْتِخْفَافِ

فَقَدْ كُفِرَ لَا تُقْتَلُ تُوَبَّتْهُ وَلَا عُذْرَهُ وَإِنْ دَعَى سَهْوًا أَوْ غَلَطًا مِنْ حُجَّهِ  
 کہا ملاعل قاری نے بسح مسح الا زہر کے جنے کہا علوی کو علویا دا اسٹے سبکی کے  
 پس تھیتیں وہ کافر ہوا اور نہ مقبول ہو گی تو بہ اوسکی اور نہ عذر اوسکا اور اگرچہ  
 پیکارا ہو بھول چوکے وَفِي رِدِ الْمُخْتَارِ أَيْمَارَ حُبْلِ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَذَبَهُ أَوْ عَابَهُ أَوْ تَنَقَّسَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ  
 تَعَالَى وَبِأَنَّتِ مِنْهُ اِمْرَأَتُهُ وَإِنْ تَابَ فِيهَا وَلَا تُقْتَلُ تُرْجِمَهُ وَالْمُخْتَار  
 شرح در المختار میں ہے کسی نے گالی دی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو یا جھلا یا یا عیب پڑا یا لقصان پڑا حضرت میں پس بلاشک منفر وہ کافر ہوا  
 ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جدا ہو گئی اوس سے عورت اوسکی اور اگر تو بہ کی  
 اونے پس بہتر ہے ورنہ قتل کیا جاوے وَفِي الشِّفَاعَةِ لِلْفَتَاضِ عَيْاضٍ  
 إِنْ شَانَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ النَّقْصَلَهُ صَرَاحَهُ أَوْ  
 كِنَابَهُ أَوْ شَامَرَهُ فَهُوَ كَافِرٌ وَحُكْمُهُ عِنْدَ الْأَئِمَّهِ الْقَتْلُ وَمَنْ  
 سَدَّ فِي كُفَّرٍ هُوَ أَوْ عَذَّبَ بِهِ كُفَّرٍ وَكَانَ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ الْمُتَّاخِرِينَ  
 وَالْمُحْدِثِينَ مِثْلُ إِمَامِ رَأْيِيْ بَكْرِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ وَالْحَافِظِ أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 وَحَطِيبِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْزُوقِ التَّلْسَانِيِّ وَأَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ الرَّشِيدِ الْفَهْوِيِّ وَأَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرِ وَابْنِ الرَّبِيعِ  
 وَابْنِ الْبَرَاءِ وَأَبْنِ إِسْحَاقِ وَمَالِكِ ابْنِ الْمَوْخَلِ وَابْنِ عَسَارِ كِرْدَا ابْنِ  
 أَبِي الْخَسَائِلِ وَأَبِي الْحَارِكِ وَابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَرْكَشِيِّ وَبَذْرِ قَارُوفُتِيِّ  
 وَالْحَافِظِ التَّخَادِيِّ وَالْحَافِظِ الْعِرَاقِيِّ وَالشِّيْخِ يُوسُفِ الْمَالِكِيِّ  
 وَالْحَافِظِ وَغَيْرِهِمْ نَعْلَهُ الشَّرِيفُ وَمِنْهُمْ مَنْ يُنْقَشُ وَيُصَوَّرُ  
 عَلَى الْقِرْطَاسِ صُورَةَ التَّعْلِيلِ الْمُبَارَكِ مُوَافِقًا الْعَرْضِ وَالظُّولِ

لَتَعْلِمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَضْعُونَ عِنْدَهُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنْهُ  
الْبَرَكَاتِ وَيَحْصُلُونَ الْفَوَائِدَ مِنْهُ وَلَا تَقْصَرْ أَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ  
عَلَيْهِمْ بِإِلَى سُخْرِيَّةِ الدَّلِيلِ عَلَيْهِ مَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا  
هُوَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ حَسَنٌ وَالرَّسَائِلُ فِي هَذَا الْبَابِ  
كَثِيرَةٌ مِنْ أَكَابِرِ الْعُلَمَاءِ كَعِيدِ الْحَقِّ الْمِهْلَوِيِّ وَمَوْلَانَا مُحَمَّد  
بَاقرٌ أَكَادِهِ هَشْتَ بِهِ شَهْتَ وَأَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ الْجَنْدِيِّ أَمَّا قَبْلِهِ  
هُذِهِ التَّارِيْخِيَّةِ جَائِزٌ بِنِيَّةِ التَّبَرِيِّ كَمَا جَاءَ فِي فَسْحَةِ الْمُعَالِمِ قَالَ  
مَذْهَبِيْ كَثِيرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ حُصُونُ صَاحِبِيْنَ الْمَالِكِيَّةِ  
فِي مَا وَرَدَ بِهِ الشَّرِيعَةِ كَتَبِيْلِ حَجَرِ الْأَسْوَدِ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ أَعْتَدَ  
تَقْبِيْلًا مَذَكُونَ الشَّرِيعَةَ عَلَى قَصْدِ التَّبَرِيِّ وَأَيْدِيِ الصَّالِحِيْنَ وَ  
أَرْجُلِيْمَ فَهُوَ حَسَنٌ وَجَمِودٌ وَأَيْضًا فِيهِ أَخْبَرَنِيُّ الْحَافِظُ أَبُو سَعِيدِ  
ابْنِ الْعَدَدِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كَلَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلِ فِي حُرْزِ عَقْدِ نَفِيرٍ  
عَلَيْهِ خَطَّابٌ لِابْنِ نَاصِيٍّ وَغَيْرِهِ مِنَ الْحُفَاظَةِ أَنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ ابْنَ  
حَنْبَلَ سُئِلَ عَنْ تَقْبِيْلِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ بَرِّهِ  
فَقَالَ لَا يَأْسَ بِذِلِكَ وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ غَسَلَ قَمِيْضَ  
الشَّافِعِيَّ وَشَرَبَ الْمَاءَ الَّذِي غَسَلَهُ بِهِ وَقَالَ الْجِبُرُ الطَّبرِيُّ لَمْ يُكُنْ أَنَّ  
يُسْتَنْبِطَ مِنْ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَلَا سِلَامًا مَرَّ الْأَرْكَانَ جَوَازُ تَقْبِيْلِ  
الشَّبِيْعِ الَّذِي فِيهِ تَعْظِيْمٌ لِلَّهِ تَعَالَى تَرْجِيمَهُ شَفَاءُ قَاضِي عِيَاضِ مِنْ هَذِهِ  
الْكَلِيلِ دِيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوْيَانِقُصْ بَرَادِ اَطَامِرِيَا اِشارَهُ يَا كَنَا يَوْهَ كَافِرِ  
ہے اور حکم اوس کانزدیک امر کے قتل ہے اور جسے شک کیا اور کے کفرین و دھبی  
کافر ہے اور تھے پاس بعض علمائے اکابر متأخرین اور محدثین میں مثل امام

ابی بکر بن عربی اور حافظ ابی عبد اللہ شاذ خطيب الخطبا، ابن عبد اللہ بن مزرون  
 تمسانی اور ابی عبد اللہ بن رشید فہری اور ابی عبد اللہ محمد ابن جابر اور ابن نعیم  
 اور ابن بڑا اور ابی اسحاق اور مالک ابن مطل اور ابن عساکر اور ابن حصال  
 اور ابی الحاکم اور ابن عبد الملک المکشی اور بدر فاروقی اور حافظ سخاوی اور  
 حافظ عراقی اور شیخ یوسف مالکی اور حافظ شیعو طی وغیرہ کہ پاپوش مبارک  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلکہ بعضے ان اکابرین سے نفثہ اور تصویر  
 بناتے کاغذ پر نعل شریف کا موافق عرض اور طول نعل آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے اور رکھتے تھے اپنے پاس اور اس سے برکات اور فوائد حاصل کیا  
 کرتے تھے اور کسی نے طعن نہ کیا اپنے علماء سے بلکہ نیک اور محسن جانا اوسکو  
 اور اس پر دلیل یہ ہے کہ آیا حدیث میں مَا زَادَهُ الْمُؤْمِنُونَ الحدیث  
 جسکو دیکھا مومنون نے نیک پس وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک بھی  
 نیک ہے اور رسالے اس باب میں بہت ہیں اکابر علماء سے جیسا کہ شیخ  
 عبد الحق محدث دہلوی نے بیان کیا شرح سفر السعادت میں اور مولوی محمد باقر  
 آگاہ ہشت بہشت نے اور ابو جعفر احمد ابن عبد الجبیر نے اور قیسیل اور بوسہ ان  
 نقشوں کا جائز ہے جیسا کہ آیا فتح المتعال میں کہ کہا مذہب اکثر علماء مذاہب رلیجہ کا  
 شخص ہماں الکبیر سے تیج اوس چیز کے کہ وارد ہوئی شرع سانحہ اوسکے مانند بوسہ  
 حجر اسود کے اور کہا عراقی نے مگر حوض منام کا نون متبرک کا بقصد تبرک اور  
 ہاتھوں صلیحا اور پیروں صلحاء کا پس وہ نیک اور اچھا ہے اور بھی فتح المتعال  
 میں ہے کہ خردی مجھکو حافظ ابو سعید ابن العلانے کہ کہا دیکھا میں نے کلام احمد  
 ابن حنبل کے لیکب جز قدیم میں کہ اس پر خط تھا ابن ناصر وغیرہ کا حظاظ سے کتھقین امام  
 احمد ابن حنبل سے پوچھا بوسہ دینے کو قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منبر کو حضرت کے

فرما یا کچھ مفضلۃ نہیں ہے اور کہا صحیح سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے بہت

کے بوسہ برخاک مردان زنی	بمردمی کہ پیش آمد تروشنی
کسانیکہ زین طوطیا غا فلشد	ہمانا کہ بد شیدہ چشم دلشد

اور تحقیق روایت ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے وصولیاً کر رہا امام شافعی رحمہ اللہ کا  
اور پانی پیا دھون کا اور کہا محب طبری نے مکن ہے استنباط اور اخراج کرنا  
بوسرہ حجر سود سے اور ارکان سے جواز بوسرہ اوس چیز کا کہ جسیں تعظیم ہے  
اللہ تعالیٰ کے واسطے فقط الباب الثامن فی فضیلۃ المولد الشریف  
*لَنِبَیَّتَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِي مِعْرَاجِ الْمُسْلِمِینَ عَنْ أَبْنِ عَبَّارِیْسِ*  
*بْنِ عَمَدَ الْمُطَلِّبِ قَالَ كُنْتُ مَوَاحِدًا لَأَبِی لَهَبٍ وَمُصَاحِبًا لَهُ فَلَمَّا مَاتَ وَقَدْ أَخْبَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا أَحْبَرَ فَحَزَنْتُ عَلَيْهِ وَهَمَنَّتِي أَمْرٌ فَسَأَلْتُ اللَّهَ حَوْلَ أَنْ يُرَيَنِي إِبَاهُ فِي الْمَنَارِ قَالَ فَرَأَيْتُ نَارًا تَلْتَهِبُ فَسَأَلْتُهُ مِنْ حَالِهِ فَقَالَ ذَهَبَتِي إِلَى النَّارِ فِي الْعَذَابِ فَلَا يُخَفِّفُ عَنِي الْعَذَابِ إِلَّا لِيَلْهَمَ الْإِثْنَيْنِ مِنْ كُلِّ الْكَيَالِيْنَ وَالْأَيَّامِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ الْعَذَابَ عَنِي قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ فَقَالَ وُلِدَ فِي تِلْكَ الْبَيْلَةِ مُحَمَّدٌ وَجَاءَ تَعِیْنَ أَمَةَ فَبَشَّرَنِي بِوِلَادَتِهِ فَفَرَحَتْ لِمَوْلَدِهِ وَأَعْتَقْتُهَا فَرْجَانًا ثَمَانِيْنَ اللَّهُ يَأْنِ رَفَعَ عَنِي الْعَذَابَ فِي كُلِّ لَيْلَةِ الْإِثْنَيْنِ لِذَلِكَ تَرْجِمَهُ مرحاج اسلامیین میں ہے کہ  
کہا عباس بن عبد المطلب نے کہ تھامیں بھائی ابی لهب کا اور یار اوس کا پس  
جب مر گیا وہ اور تحقیق خبر دی اللہ تعالیٰ نے اوس سے جو کہ خبر دی پس غلکیں ہوا  
میں اوس پر اور رنج میں دالا مجھکو اوسکے کام نے پس سوال کیا میں نے اللہ تعالیٰ  
سے اس بات کا کہ دلکھا وے اللہ مجھکو اوسکے تین خواب میں کہا حضرت عباس نے  
نے پھر دیکھا اگل کہ شغلہ مار رہی ہے پس پوچھا میں نے اوسکو حال اسکے کے سے*

البخاری  
العنون

پس کہا اونے گیا میں طرف عذاب نار کے پس نہیں بلکہ ہوتا مجھ سے عذاب  
 مگر شب دو شنبہ کو تمام راقون اور دونوں سے پس مقرر احتباہے عذاب میرے  
 سے کہا میں نے یہ کیونکر اور کیا سبب ہے پس کہا پیدا ہوئے اوس شب میں  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آئی میرے پاس لونڈی اور بشارت دی مجھ کو  
 ساتھ ولادت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس خوش ہوا میں بسبب پیدا ہونے  
 اوسکے کے اور آزاد کیا میں نے اوسکو واسطے خوشی کے پس ثواب دیا ممحکو  
 اللہ نے بسبب خوشی مولود حضرت کے ساتھ اوحہانے میرے پر سے عذاب  
 کو ہر شب دو شنبہ میں اسی طرح ذکر کیا فاضل شمس الدین النصاری نے  
 منہاج میں اور شیخ نے ماشیۃ بالسنۃ میں کہا کہ قال ابن الجوزی فیاذَا کانَ  
 هذَا أَبُو لَهَبَ الْكَافِرُ الَّذِي نَزَّلَ الْقُرْآنَ بِذَمِّهِ جُوزِيٌّ فِي النَّارِ  
 يُفَرِّحَةً لَيْلَةً مَوْلُودِ النَّبِيِّ فَأَحَدَّ حَالَ الْمُسْلِمِ الْمُوَحَّدِ مِنْ أَمْتَهِ يَسِيرُ  
 بِمَوْلِدِهِ وَيَبْذِلُ مَا اتَّصَلَ لِلَّهِ قُدْرَتُهُ فِي مُحَبَّتِهِ لِعُمْرِي إِنَّمَا يَكُونُ  
 جَزَاءُهُ مِنَ اللَّهِ الْكَوْنِ إِنَّ يَدَهُ تَذَلَّلُ بِغَضِيلِهِ الْعَمِيمِ جَنَاتُ النَّعِيمِ  
 وَلَا زَالَ أَهْلُ الْإِسْلَامٍ مُخْتَلِفُونَ الشَّهْرَ مَوْلِدُهُ وَيَعْلَمُونَ الْوَلَادَمُ  
 وَيَتَصَدَّقُونَ فِي لَيَالِيهِ أَنْوَاعَ التَّصَدُّقَاتِ وَيَظْهَرُونَ السُّرُورَ  
 وَيَرِيدُونَ فِي الْمُهَرَّاتِ وَيَعْتَنُونَ بِقَرَاءَتِ مَوْلِدِهِ الْكَنْبِيمُ وَيَظْهَرُ  
 عَلَيْهِمْ مِنْ يَرْكَاتِهِمْ كُلَّ فَضْلٍ عَمِيمٍ وَمَا جُرِبَ مِنْ حَوَاصِهِ أَمَانٌ فِي  
 ذَلِكَ الْعَامِ وَبُشِّرَى عَلَيْهِ بِكَثِيلِ الْبَغْيَةِ وَالْمَرَاءِ فَوَحِمَ اللَّهُ  
 امْرَأٌ إِلَّا خَذَ لَيَالِي شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكَ أَعْيَادًا لَمْ يَكُونْ أَشَدُ  
 عِلَّةً عَلَى مَنْ فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَعِنَادٌ مُترجمہ کہا ابن جوزی نے پس  
 جسکہ ہے ابو لہب کا فرجیکی مذمت میں نازل ہوا قرآن سجات دیا گیا اگلے میں

بسبب خوشی کرنے رات پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کیا حال مسلمان موحد کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشی کرتا ہے ساتھ مولود اوسکے کے اور خرچ کرتا ہے موافق قدرت اپنی کے نفع محبت اوسکی کے قسم مجھکو عمر اپنی کی کہ ہوئے جزا اوسکی اللہ کریم کی طرف سے یہ کہ داخل کرے اوسکو اپنے فضل عام کے ساتھ جنات النعیم میں اور ہمیشہ اہل اسلام جمع ہوتے ہیں ہمیں مولود حضرت میں اور کرتے ہیں دلیلے اور دعوتین اور تصدق کرتے ہیں راتونین اوسکی طرح طرح کے تصدقات اور نجیبات اور ظاہر کرتے ہیں خوشی اور زیادتی کرتے ہیں نیکیوں میں اور امید اور قصد رکھتے ہیں ساتھ پڑھنے مولود حضرت رسول کریم کے اور ظاہر ہوتی ہیں ان پر برکتیں اونکی ہر فضل عام سے اور بخوبی کیا گیا خاص مولود شریف سے امان اس برس میں اور مبارکی اور بشارت عاجله ہے ساتھ حاصل کرنے مراد اور مقصودون کے پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اوس آدمی پر کہ اختیار کی رات میں شہر مولود حضرت کی عید میں تو کہ ہوئے سخت علت اوس پر جسکے دل میں مرض اور عناد ہے وَقَالَ فِي التَّنْوِيرِ فِي مَوْلُودِ الْبَشِيرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَجْدِثُ ذَاتَ يَوْمِهِ فِي بَيْتِهِ وَقَاعِدٌ وَلَا دَيْتَهُ بِفَوْرِ نَيْسَابُورِ وَيَحْمَدُ فُنَّ وَإِذَا جَاءَهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَكُنْ شَفَاعَتِي تُرْجِمَه نیج تنویر فی مولود البشیر کے ہے منقول ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تھے ابن عباس فی بیان کرتے ایک دن اپنے گھر میں حالات ولادت انجمند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تھی اور محمد کرتی تھی کہ ناگاہ گذر حضرت کا اوس جگہ ہوا فرمایا واجب ہوئی مجھ شفاعت تھماری وَفِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ مَرَّ مَعَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى بَيْتِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ يُعْلَمُ وَقَاتَعَ لِلَّادَتِهِ لَا بَنَائِشُهُ دَعَشِيرَ تِهِ وَ  
يَقُولُ هَذَا الْيَوْمُ هَذَا الْيَوْمُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى فَتْحٌ عَلَيْكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ تَرْجِيمَهُ إِلَى الدِّرَوَا  
صَحَابِي رضي الله عنه سے روایت ہے کہ کہتے ہیں گیا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں عامر انصاریؓ کے کو وہ سکھار ہاتھا و قائم ولادت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیٹوں کو اور کنبے کو اور کہتا تھا کہ یہ دن ہے یہ دن ہے  
پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافر مایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر لے ائمہ  
تعالیٰ نے اور پر تیرے دروازے رحمت کے اور واسطہ تمہارے ملائکہ استغفار کرتے  
ہیں اور مولا ناشاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نے تفسیر عزیزی میں تفسیر راضحی میں  
کوئی معنی لکھی ہے اور ایک معنی یون لکھا ہے صفحہ ۳۸ اور سطر ۱۲ چھا پاکلکستہ  
سے بعضی مفسروں چینیں لفتہ اندکہ مراد راضحی روز ولادت پیغمبر است  
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحتہ وسلم و مراد از شب مراج است یعنی قسم کھانا ہوں  
میں روز ولادت تیرے کی اور قسم کھانا ہونیں شب مراج کی تیرے اے محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم اور تفسیر روح البیان میں تحت آیت مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ  
یَا أَيُّهُمْ مِنْ بَعْدِي أَسْهُهُ أَهْدَدُ كے لکھا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم نے خود احوال عجائب جو کہ والدہ آپکی نے وقت حمل حضرت کے ملاحظ  
فرمائے ہیں زبان مبارک سے بیان فرمائے اور بشارت میں دینی ہر بیویوں کی  
آدم سے پیکر عیسیٰ تک اپنی امت کو حضرت کے مولود کی خوب لکھی ہیں اور  
تفسیر کریم کے اول جلد میں تحت تفسیر مالکیت یوہ مالک دین کے امام فخر رازی  
لکھا ہے کہ فرمایا حضرت نے میری ولادت ہوئی زمانے میں با دشاہ عادل  
کے پس جبکہ ذکر مولود اور انعقاد مجلس قرآن اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے

جو منکر ہوا سے گویا منکر قرآن اور حدیث کا ہوا اور بلکہ اجماع ہے اس پر علماء  
ہستہ اور سندھ اور علماء عرب کا اور خصوصاً اہل حرمین اور علماء اور مفتیان مذاہب  
اربعہ کا چنانچہ استفتہ اس باب میں کئی آپکے اور جو جو علماء مذاہب اربعے  
محوزہ ہیں انعقاد مجلس مولود کے نام اونکے یہ ہیں حضرت شیخ الفقہاء والحمدین  
تاج العلماء والعارفین شیخ محمدی الدین عبدالقدار جیلانی اور امام المحدثین ابوالفرح  
ابن حجزی فقیہ ضبلی اور ابوالخطاب غمزدن دحییہ کلبی اور ابن حذکان محمد  
شافعی اور حکامہ قسطلاني شارح صحیح بخاری اور شیخ القراء حافظ ابن الجزری  
اور محمد بن علی دمشقی اور حافظ ابوالخیر سمنادی اور حافظ عماد الدین ابن کثیر  
اور علامہ طغڑیل صاحب المنظر اور امام نوی شافعی شارح صحیح مسلم اور حافظ  
ابو شامہ اور شاد نوی اور شیخ ابوالحسن اور ابوالحجاج اور ابن محمد نعماں اور ابو  
موسیٰ ترمذی اور حافظ شمس الدین، ناصر الدین دمشقی اور جلال الدین سیف  
الحجاج اور یوسف بن علی شامي اور امام بن بطاح اور امام مخلص کتابی اور امام  
علامہ طہییر الدین اور شیخ نصیر الدین اور شیخ عمر بن الملاج اور امام صدر الدین بن  
غم شافعی اور حافظ ابن حجر صاحب المولد الكبير اور حافظ دمشقی اور جلال الدین  
سیوطی اور شارح ابن ماجہ اور امام محقق ابوذر عزیز الہیسین اور شیخ ابن ابو حجر  
ہاشمی اور احمد بن محمد مدینی المشہور بالغشانی اور امام برزنجی اور شیخ عبد الحق محدث  
دہلوی اور شاعر علی قاری کہ یہ بزرگوار رکنِ کمین دین متنین خاتم النبیین و حامل  
حدیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں اقوال ان بزرگواروں کے مستند  
مانعین بھی ہیں ان سب کو مرتب بدعت ضلالت کا قول اور فعل اجاننا اور  
مولودِ تشریف کو تشبیہ ساتھ جنم کنہیہ کے دینی خالی مسود ادب سے اور سورۃ  
سے از دیک اہل انصاف کے نہیں ہے وَنَقَلَ فِي أَسْنَادِ الْأَثْجَارِ عَنْ

بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَتَهُ رَأَيَ التَّقِيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي  
 هَذِهِ الْمَوَالِيدِ الَّتِي يَصْنَعُهَا النَّاسُ وَيَجْتَمِعُونَ لَهَا وَيَفْرَحُونَ  
 بِهَا وَيُنْفِقُونَ فِيهَا إِلَّا مُوَالَ دَيْرَ وَنَهَارَ مِنْ مَصَالِحِ الْأَعْمَالِ فَقَالَ  
 الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَحَ بِنَا فَرَحْنَا بِهِ وَالْمُحِبُّ مَعَ مُحِبِّهِ  
 ترجمہ اور نقل کیا اس ادارہ اشجار میں بعض علمائے کے مقرر دیکھا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس کھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا  
 فرماتے ہیں آپ مولودوں میں کہ لوگ کرتے ہیں اوسکو اور جمع ہوتے ہیں اسکے  
 واسطے مولود کے پڑھنے اور سننے کے اور خوشی کرتے ہیں ساتھ سنبھلے مولود  
 کے اور خرچ کرتے ہیں اسیں مال اور جنتے ہیں اسکو نیک عملوں سے پس  
 فرمایا حضرت نے جو خوشی کرتا ہے ساتھ ہمارے ہم خوش ہوتے ہیں ساتھ  
 اوسکے اور دوست ہوتا ہے ساتھ دوست اپنے کے مگر مقرر کرنا عرس کے  
 دن کا برابر اوسکے ہے کہ کہا صاحب مجموع الروایات نے إِذَا أَرَادَ أَنْ  
 يَتَخَذَ الْوَلِيمَةَ تَجْهَدَ بِإِذْرَالِهِ يَوْمِ مَوْتِهِ وَيَجْتَهَاطِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي نَقْلَ  
 وَرَحْمَهُ فِيهَا إِلَّا أَرْدَاهَ الْمَوْتَىٰ يَا نُونَ فِي أَيَّامِ الْأَغْرَاسِ فِي كُلِّ عَامٍ  
 فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ يَنْبَغِي أَنْ تَيْطَعَمَ الطَّعَامَ وَيَشْرِبَ  
 الشَّرَابَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَإِنَّهُ بِذَلِكَ يَفْرَحُ وَرَحْمَهُ وَإِنَّ فِي نَاثِيرِ  
 بَلِيقًا هكذا انْقِلَ مِنْ خَزَانَةِ الْجَلَدِ لِي وَجْهُمُ الْجَوَامِعِ عَنْ جَلَوِ الدِّينِ  
 الشَّيْوُطِنِ ترجمہ جکہ ارادہ کرے ولیمہ اور کھانا کھلانے کا اللہ کے واسطے  
 پر نیت ایصال ثواب واسطے روح بیت کے کوشش کرے ساتھ دریافت کرنے  
 والے استقال اور مر نے بیت کے اور اختیاط کرے اور ساعت میں کہ جس میں  
 روح نے اوسکی نقل کی اس واسطے کے مقرر ارادہ جسیں مردوں کی آتی ہیں دن

 نفحہ  
الآمرات

عرسون کے ہر درس میں اوسی جگہ میں اوسی ساعت میں پس لائق تر ہے یہ کہ  
کھلاڑے کھانا اور پلاوے پانی اُسی ساعت میں اسواس طے کر مقرر ساختہ اُسکے  
خوش ہوتی ہے روح اوسکی اور مقرر اسیں تاثیر بہت ہے اور اسی طرح نقل کیا  
گیا خزانہ جلالی اور جمیع ابجوا مع سے اور ماشیۃ بالستہ میں ہے و قد ذکر بعض  
*المُتَّابِخُونَ مِنْ مَشَايِخِ الْمَغْرِبِ الْيَوْمَ الَّذِي وَصَلَوَافِيهِ إِلَى جَنَابِ  
الْعِزَّةِ وَحَطَّا عَلَى الْقُدُّسِ يُوْجِنِي فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالْكَرَامَةِ  
وَالنُّورِ الْنِّيَّةُ أَكْثَرُهُوَا وَفَرُّ مِنْ سَائِرِ الْأَيَّامِ ترجمہ اور تحقیق ذکر کیا بعض  
تاخرین مشائخ مغرب سے وہ روز کہ جس میں وصل ہوئے وہ طرف جانب  
عزت اور خطاہ اور مقامات قدس کے امید ہوتی ہے اسیں خیر و برکت اور  
کرامت اور نورانیت سے اکثر اور زیادہ تر سب نون سے واماۃ القیام عند  
ذکر ولادۃ الشیعی فی قراءۃ المولود الشریف تعظیمہ الله امرو لا شک  
فی استحسانہ ولا ستحما به وندبہ کما قال امام البرزنجی فی مولید  
الشیعی قد اسخشن القیام عند ذکر مولید الشریف آئیہ ذورہ لائیہ  
وسروریہ فطوبی میں کان تعظیمہ غایہ هر ایمہ و مرہ ماہ ترجمہ اور  
اسے پر قیام ذکر ولادت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قرات مولد شریف  
کے واسطے تعظیم حضرت کے ایک امر ہے کہ نہیں شک نیچ محسن اور مستحب اور  
مندوب ہونے میں اوسکے جیسا کہ ذکر کیا اور کہا امام بزر بھی نے درمیان  
عقیدۃ ابجواہر فی مولد الشیعی الاطہر میں کہ تحقیق محسن دکھا ہے قیام کو  
وقت ذکر مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اامون صاحب روایت  
اور رویہ نے پس خوشی اُسکے لئے ہو کہ تعظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مقصد  
اوہ مراد اوسکی اور کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے اچیار العلوم میں جملہ کھڑا ہو کوئی*

ذکر  
لہ و قرآن  
ذکر ولادت  
نی صلح  
و

وَجَد صادقٌ مِنْ يَا اخْتِيَارَ سَبَقَ بِغَيْرِ اظْهَارِ وَجْدَكَ اُدْرِكْرِي هُوَ دَوْرَ وَاسْطَائِكَ جَمَاعَتٍ لِسِنِ ضَرُورَتِهِ مِنْ افْقَاتِهِ اُوْزَفَتِهِ مُفْتَيَانَ مُذَاهِبَ اَرْبَعَهُ كَسْكَنَأَيْهَ مُحَظَّرَ سَبَقَ زَادَ اَشْتَرِفَ اَعْظَمَهَا نَسْجَ جَوَازَ قِيَامَكَ وَقَتَ ذَكْرَ وَلَادَتِ آخْضَرَتِكَ كَبَهْتَ تَحْرِيرَهُ هُوَيْ هَيْنَ لِكِينَ لِسَبَبِ طَوَالَتِ كِتابَكَ كَهْ نَهِيْنَ لَكَهْ هَيْنَ جَبَكَوْ مُنْظُورَهُ هُوَكِيَّهَا تَوْسَالَهُ اَحْسَنَ الْكَلَامَ فِي جَوَازِ مُخْفَلِ مُولَدَ وَالْقِيَامَ كَوْ جَوَكَهُ تَالِيفَ مُولَانَا اَحْسَنَ اَشْعَارِي پُورِي كَاهِيَهُ مُلاَخَطَهُ كَرَهُ مَرْنَامَ اَوْنَ عَلَمَاءَكَهُ مُعَظَّرَهُ كَهُجَنُونَ كَهُ مُواهِيْرَ اَوْ سِپَهِيْنَ تَحْرِيرَهُ كَهُ جَاتَهُ، مِنْ عَثَانَ حَسَنَ دِيَاطِي شَافِعِي عَبْدَ اَشَدِيْنَ مُحَمَّدَ اَخْنَفِي مُفْتَيَ الْمَكَّةِ الْمَكَّرَمَهُ حَسَنَ بْنَ اَبْرَاهِيمَ مُفْتَيَ الْمَالَكِيَيْهُ بَكَهُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكَرَ اَرْمَيْسَ مُفْتَيَ الشَّافِعِيَيْهُ بَكَهُ مُحَمَّدَ بْنَ حَسَنَ بِحَسَنِيَيْهِ اَخْنَابَلَهُ فِي الْمَكَّةِ الْمَشْرُقَهُ عَبْدَ اَشَدِيْنَ الْمَرْحُومَ عَبْدَ الرَّحْمَنَ سَرَاجَ الْمَفْسُرِ وَالْمَحْدُثِ بِمَسْجِدِ اَحْرَامَ خَلَاصَهُ اَوْنَ عَلَمَاءَكَهُ تَحْرِيرَهُ كَاهِيَهُ كَهُ طَهَرَهُ اَهُونَهُ وَقَتَ ذَكْرَ پِيدَائِشَ آخْضَرَتِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهُ اِيْسَا اَمَرَهُ كَهُ كَچَهْ شَكَهُ نَهِيْنَ اوْكَهُ مُسْتَخِنَ اَوْ رَتَحَبَهُ هُونَهُ مِنْ طَيِّبَهُ اَوْسَ كَهُ فَاعِلَهُ کوْ ثَوَابَهُ سَهَهُ بَهْتَ اَوْ درَجَهُ بِرَا الْبَابِ التَّاسِعَ

وَقَيْ ذِكْرِ الْكَلِمَهُ الطَّيِّبَهُ مُتَصِّلًا بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلَاةِ فِي عَمَدَهُ اَلْأَبْرَارِ وَقَتَادَهُ سَمَرْقَنْدَهُ وَقَيْ شَرْحَ نَوَادِرِ الْبُرْهَانِيِّ فِي بَابِ الْاَذْكَارِ مُسْتَهْلِكَعَنْ عَمَرَهُ ذِئْنَهُ يَقُولُ بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلَاةِ مُتَصِّلًا وَكَلِمَهُ الطَّيِّبَهُ قَالَ اِذَا يَقُولُ بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلَاةِ مُتَصِّلًا وَمَرَهُ يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَهُ وَذِمَّهُ ثَانِيَهُ اَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى ثَوَابَ الْاَنْدِيَاءِ وَبِرَهُ ثَانِيَهُ اَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى ثَوَابَ الْمَلَائِكَهُ تَرْجِمَهُ بَابُ نَوَانَ بِيَانِهِ ذَكْرَ كَهُ طَبِيبَهُ كَهُ مُتَصِّلَ بَعْدَ كَاهِزَهُ عَمَدَهُ الْاَبْرَارِ مِنْ هُنَّ اَوْ زَقَادَهُ سَمَرْقَنْدَهُ اَوْ شَرْحَ نَوَادِرِ الْبُرْهَانِيِّ مِنْ دَرْمِيَانَ بَابُ الْاَذْكَارَ كَهُ سَوَالَ کِيَا گِيَا حَمْرَضِيَيْهُ اَللَّهُ عَزَّهُ سَهَهُ اَوْسَ خَصَهُ سَهَهُ جَوَكَهُ طَرْحَهُ،

بعد نماز کے متصل کلمہ طیب کو کہا اسے جبکہ کہتا ہے بعد نماز کے متصل ایک بار بخشتا ہے اللہ تعالیٰ گناہ اوسکے اور ساتھ دوبار کے دیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ ثواب انبیا کا اور ساتھ تیری بار کے دیتا ہے ثواب اوسکو ملائکہ کا اور شرح شمال بیہقی میں ہے وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ بَعْدَ أَدَاءِ الصَّلَاةِ مُتَصَلِّداً كَانَ لَهُ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْفِسْنَةِ وَفِيهِ أَيْضًا فِي هَذَا الْبَابِ أَفْضَلُ الذِّكْرِ وَهُوَ كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ وَيَمْدُثُ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى يَا خُذْ كُلَّ عُضُوٍّ مِنْهُ حَظًا هَكَذَا فِي كَنزِ الْعُبَادِ تَقْدُّمَ عَنْ شِيخِ الْإِسْلَامِ تُرْجِمَهُ اور تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جسے کہا بعد نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو حاصل ہوئی اوسکو فضل عبادت ہزار برس سے اور اوسی کتاب کے اُسی باب میں ہے کہ افضل الذکر کلمہ شہادت ہے اور یہی ساتھ پڑھنے کلمہ طیبہ کے آواز اپنی کو اتنی کو حاصل کرے اس سے ہر اعراض حلاالت اور مرزا اسی طرح کنز العباد میں نقل کیا شیخ الاسلام صدر الحق والدين سے اور خوب تحقیق سے لکھا اوسکو شیخ محمد تھانوی نے دلائل الاذکار میں بیٹ

درستیح مکان نیمز فکرت خالی	درستیح زمان نیمز فکرت نیافل
----------------------------	-----------------------------

البد  
العقل

الباب العاشر فی تَقْدِيلِ الْأَبْهَامَيْنِ عِنْدَ مِنَاعَ قُولُ الْمُؤْدِنِ اشہدُ أَنَّ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَّ الْمَأْفُظَ شَمَسُ الدِّينِ أَبُو الْخَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ وَجِيدٍ الدِّينِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الشَّافِعِيِّ فِي الْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ حَدِيثٌ صَحِحُ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ أَمْلَقِي السَّيَّابَيْنِ بَعْدَ تَقْدِيلِهِمَا عِنْدَ مِنَاعَ قُولُ الْمُؤْدِنِ اشہدُ أَنَّ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ مَعَ قُولُ اشہدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ رَضِيَتُ بِاللَّهِ بِأَوْبَارِ الْإِسْلَامِ دِينِنَا وَمُحَمَّدٌ نَبِيُّا ذَكْرُهُ الدَّلِيلِ فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بِالْعِصْدِ يُقْرَأُ أَنَّهُ الْمَنَاسِعَ قُولُ الْمُؤْدِنِ

اشہدُ انَّ مُحَمَّداً رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا وَقْبَلَ بِبَاطِنِ الْمِلَّةِ السَّيِّئَتِينَ  
 وَمَسْعَ عَيْنِيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ مِثْلُ مَا فَعَلَ خَلِيلِيْ  
 فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ تُرْجِمَه بَابِ دِسوَانَ ذِكْرِ مِنْ انگوٹھوں چومنے  
 کے وقت سنئے قولِ مُوذن کے اشہدُ انَّ مُحَمَّداً رَسُولَ اللَّهِ کَمَا حَفِظَ شَرِيفُ  
 الدِّینِ ابُو الْخَیْرِ مُحَمَّدُ بنِ وجِیْہ الدِّینِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَخَاوِیِ شافعی نے مقاصدِ حسنۃ میں  
 حدیث مسحِ دونوں انگوٹھوں کے ساتھ پاٹن درنوں انگشت شہادت کے  
 بعد چومنے اونکے کے وقت سنئے قولِ مُوذن کے اشہدُ انَّ مُحَمَّداً رَسُولَ اللَّهِ  
 کے ساتھ قول اشہدُ انَّ مُحَمَّداً اَعْبُدُهُ وَرَسُولَهُ رَضِيَتْ بِاَنْتَ رَبِّيْ  
 بِالْاِسْلَامِ يَنَّا وَنَحْمَدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْا ذِكْرِ کیا اسکو دلمی  
 نے فردوس میں حدیث ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ مفترِ جب اونے سنا  
 قولِ مُوذن کا اشہدُ انَّ مُحَمَّداً رَسُولَ اللَّهِ کہایا اور چو ما درنوں پر یونکو انگشت  
 شہادت کی او زلگا یا درنوں انگھوں کو پس فرمایا اصلی اللہ علیہ وسلم نے جو کرہ گا  
 مثل کرنے خیل میرے کے پس تحقیق حال ہوئی واسطے اسکے شفاعت میری  
 وَقَدْ نَقِيلَ عَنْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ الْمُؤْلَفَةِ لِحَافِظِ الْإِمَامِ شَهْرَدَارِ الْحَافِظِ  
 شَهْرَدَارِ الْدَّلِیْلِیِّ لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبْلَ  
 ظُفَرَیْ اِبْهَامَیْهِ عِنْدَ سَمَاعِ اشہدُ انَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ فِي الْأَذَانِ  
 أَنَّا قَائِدُهُ وَمُدْخِلُهُ فِي صُفُوفِ الْجَنَّةِ تُرْجِمَه اور منتقل ہے مسند  
 فردوس تالیف حافظ امام شہزادار بن شہروزہ دلمی نے کہ مفتر فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چھے درنوں ناخن انگوٹھوں اپنے کو وقت  
 سنئے اشہدُ انَّ مُحَمَّداً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اذان میں بیجا بیوالا اور دخل کر جو  
 ہوں اوسکو نیچے صنون جنت کے فی جُنُلِ الْأَحَادِیْثِ اَنَّ رَهْبَوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِي عَشَرِ الْمُحْرَمِ عِنْدَ الْأَسْطُوَانِ حَذَّاءَ أَبْيَ بَكْرٌ  
فَقَامَ بِلَدَنْ فَأَذَنَ فَلَمَّا بَلَغَ أَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ فُقْتَلَ أَبُو بَكْرٌ  
ظَفَرَى إِبْهَامِيُّهُ وَوَضَعَهُمَا عَلَى عَيْنِيهِ وَقَالَ قَرْهَةُ عَيْنِيْ بِكْ يَارَهُولُ  
اللَّهُو فَلَتَ افْرَغْ بِلَدَنْ مِنَ الْأَذَانِ تَوَجَّهَ الشَّيْءُ إِلَى أَبْي بَكْرٌ فَتَالَ مَنْ  
فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَتْ يَا أَبْيَا بَكْرٌ غَفَرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ حَدِيْهَا وَقَدِيمَهَا وَعَدَهَا  
وَخَطَاهَا تَرْجِمَهُ اور کہا سچ جمل الاحادیث کے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم داخل ہوئے مسجد میں عشرہ محرم الحرام میں نزدیک ستون مسجد کے  
 مقابل ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پس کھڑے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ پس اذان  
دی بلال نے پس جبکہ پہنچا بلال اشہد ان محمد رسول اللہ کو پس بوس ریا ابکر  
رضی اللہ عنہ نے دونوں ناخون انگوٹھوں اپنوں کو اور لگایا ان دونوں کو  
اپر دونوں انگوٹھوں اپنی کے اور کہا قرہ عینی بک یار رسول اللہ علیہ وسلم جبکہ  
فراغت پائی بلال نے اذان سے توجہ فرمائی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف  
ابی بکر کے پس کہا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کے مانند او کے کہ کیا تو نے  
یا ابی بکر بخشیگا اللہ گناہ او کے نے اور پرانے اور جانے اور انجلانے وغیری  
کِتَابُ الْأَحَادِيْثُ الْقُدُسَيَّةُ رَوَى أَنَّ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَأْتَى إِلَى  
لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَأَوْحَى اللَّهُ  
تَعَالَى إِلَيْهِ هُوَ مِنْ صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِي أَخِرِ الزَّمَانِ فَأَنْظَهَهُ اللَّهُ تَعَالَى  
لَهُ صُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَفَاءِ ظَفَرَى إِبْهَامِيَّهُ  
عَلَى عَيْنِيهِ فَصَارَ أَضْلاً لِدُرْيَتِهِ فَلَمَّا أَخْبَرَ حِبْرِ شِيلُ الْيَى صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ لِيْسَيِّ فِي  
الْأَذَانِ فَقَبَلَ ظَفَرَى إِبْهَامِيَّهُ وَسَمِعَ عَلَى عَيْنِيهِ لَمْ يَعْمَمْ أَبْدَأْهَكَذَا

ذکرہ الفعلی الحدیث فی کتاب قصص الانبیاء ترجمہ کتاب احادیث قدسیہ میں ہے کہ روایت کی گئی ہے کہ مقرر آدم علیہ السلام مشاق ہوئے واسطے دیدار لقاء محدث صلی اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ تھے جنت میں پس دھی کی اللہ تعالیٰ نے طرف آدم کے کہ وہ تیرے صلب سے بے اوزٹا ہر ہوگا آخر زمانے میں پس نہ ہر کیا اللہ تعالیٰ نے واسطے آدم علیہ السلام کے صورت محدث صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان صفائی ناخون دونوں انگوٹھوں آدم علیہ السلام کے پس پھریا دون انگوٹھوں انگوٹھوں اپنی پر پس ہوا یہاں صلی اللہ علیہ السلام کے اولاد اس کے پس جبکہ خبر دی حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی علیہ السلام کو اس قضیے کی فرمایا علیہ السلام نے جو شخص منے نام میرے کو اداں میں بھر نو سہ دیا اس نے دونوں ناخون انگوٹھوں اپنے کو اور لگایا اُن کو دونوں انگوٹھوں پر نہ اندھا ہو گا کبھی اسی طرح ذکر کیا تعبی محدث مفسر نے کتاب قصص الانبیاء میں و فی کتاب الغواہ فی صفحہ دسٹر ۱۴ میں کلیع نہ صر و عن بعض الصالحین عروی عن الخضر علیہ السلام آن من قتل ابوهایہ و مسیح بیہما علی عینیہ و عند قول المؤذن اشہد ان فحمد ا رسول اللہ و قال مرحبا بیہما و فتنہ عینیہ فحمد لله علیہ و سلم له بیہما و جمع العین ترجمہ درمیان کتاب الغواہ کے صفحہ پندرہ ہجوان اور سطر تیرھوں میں چھاپ مصروف سے ہے اور بعض صاحبین سے ہے کہ روایت کی گئی حضر علیہ السلام سے کہ مقرر جس نے چوہا دونوں انگوٹھوں اپنون کو اور پھریا دونوں انگوٹھوں اپنیہ وقت قول مؤذن کے اشہد ان محمد رسول اللہ اور کما مر جبار بیہی قرۃ عینی قدم صلی اللہ علیہ وسلم نہ پہنچے گی اوسکو ایذا اور وکھ آنکھ میں اور سو اس کے ابوالعباس احمد بن ابی بکر

کتاب موجبات الرحمۃ میں اور شمس الدین محمد بن صالح مدنی امام مدینہ نے اپنی تاریخ میں اور حافظ رویائی نے جو ایک ائمۃ شافعی سے ہیں یعنی مسند اپنی کے ساتھ مسند اپنی کے حضرت علیؑ سے اور امام باقیؑ نے زرقانی شرح مواہب میں خوب لکھا ہے اور علماء اس زمانے نے بھی بہت رسائے اس باب میں لکھے ہیں چنانچہ مع لوی حسن الزمان صاحب اور مولوی کریم اشتر صاحب محدث دہلوی نے اور مولوی فردی الدین صاحب مرحوم وغیرہ نے اپنے اپنے رسائلوں میں ساتھ بیط کے لکھا ہے الہامی عشر - فی

**الْأَسْتِهِنْدَادُ عَنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ فِي قَتَادِي زَادُ الْكَبِيْرِ خَزَانَةُ الْجَلَلِ**

قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُهُ شَهْدَةً فِي الْأَمْرِ فَأَسْتَعِنُ بِهَا مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ تَرْجِمَهُ بَابُ گیارہوں یعنی مدوفا ہونے کے اہل قبور سے یعنی قتادی زاد الکبیر کے اور خشنہ اہم جملی کے ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اشتر صلی اشتر علیہ وسلم نے جبارہ حیران ہوتم کامون میں پس بدروپا ہوتم اہل قبور سے قال مجتہدۃ الہ استدرا بر حمید الغوث الی ہم مکمل من یہستمدہ فی حیاتہ شمش کہ مدومانگی جاتی ہے اوس سے یعنی زندگی اوسکی کے مدومانگی جاتی ہے بعد فوت ہونے اوس کے کے د قال احمد رفیع مشائخ العظام اور رأیت اربعۃ بن المسکات شیخ یتھر فتوں فی قبورہم کٹھر فی فہرست فی حیوہم میں ہم الشیخ المعرف و انکرخی و الشیخ عبید القادر رحیلہ لذ و ذکر رجلین شیرہم اور ترجیمہ اور کما ایک مشائخ عظام تے وکیہا میں نے پا شخصوں کو مشائخ سے کہ تصرف کرتے ہیں اپنی قبروں میں مانند تصرف ادھمے کے زندگی اپنی میں اون میں سے ہیں شیخ معروف کرخی اور حضرت

اللہ  
لحادی عشر

شیخ عبد القادر جیلانی اور دو ادمی کا ذکر کیا سوا ان کے وہل امداد الحجی  
 اقویٰ امداد الحجی قبیل امداد الحجی و قبیل امداد الحجی اقویٰ  
 رکانۃ فی بساط الحق و التقالی فی ذلک کثیر و عن هذرة الظاهر فی  
 وکھ یعنی فی الرکتاب والسنۃ والقول ماینای ذلک وکان  
 الردح باقیہ وکھا عادہ و شعور بالزائر سیتماً لا رواح انکھل لفڑیہ  
 قن اللہ تعالیٰ کما کان فی الحیوۃ او آنکھ ترجمہ اور کما امام حجۃ الاسلام  
 نے اور آیا امداد حجی اقویٰ ہے یا امداد میت کی بعضون نے کہا امداد زندے  
 کی اور بعضون نے کہا امداد مردے کی قویٰ تر ہے اس واسطے کے مقرر وہ یہ  
 قرب بس ماحت کے ہے اونقلین اسباب میں بہت بین جماعت ولیا اللہ سے  
 اونٹین جانی گئی قرآن اور حدیث اور اقوال میں کوئی چیز جو کہ منافی اور مخالف  
 ہو اس کو اور واسطے اوس کے کے مقرر روح بقیٰ رہتی ہے اور واسطے کے لئے  
 علم و شعور ہے ساتھ زیارت کرنے والے کے خصوصیات واسطے اداون  
 کامیں کے بسب قرب کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جیسا کہ تھا شعور زندگی میں  
 یا اس سے بڑھ کر دینی محض اصطیحابی و آہتا الارسیمڈ ادیاھل القبور  
 نقل اذکرہ بعض الفقهاء نہ کان الائکار بیانہ کامیاب کھم  
 وکا علم کھم و لا شعور بالزائر و آخرالیہ فقد ثبت بطلانہ و  
 ران کان بیانہ لا قدرہ لفڑ و لا نصرت فی ذلک المراطن حتیٰ یکل و  
 بیل کھم تھیو سوں شن ذلک مشاعر لون بیما غیر مشد کا نفسہم من  
 المحنة فلیم ذلک کلیا خصوصیاتی شان المتقین الذین هم اولیاء  
 اللہ فیهم کنون ان میحصل لازم و حتم عین الریث من القرآن فی البرکات  
 و المزاکیۃ و القدرۃ علی الشفاعة و الدعا و طلب الحاجت

لِزَانِهِمُ الْمُتَوَسِّلِينَ إِلَيْهِمْ كُمَا يَحْصُلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تُرْجَمَةً اذْبَحَهُ اذْبَحَهُ مُخْتَطِبِي  
 کے ہے اور اسے پر استمداد ساتھ ہل قبور کے پس تحقیق انکار کیا اوس کا بعض  
 فقہاء نے پس اگر ہے انکار ساتھ اوس کے کم مقرر نہیں مساع اونکو اور دنیا اور  
 دشہور ساتھ زائر کے پس تحقیق ثابت ہو چکا بطلان اوس کا اور اگر ہے اسی  
 بسب سے کہ نہیں کچھ قدرت اونکو اور نہ تصرف اس مواطن میں تاکہ مد و  
 کوئی بلکہ وہ محبوس اور قید اور بند ہیں اس سے اور شغول ہیں ساتھ اوس کے  
 کہ ظاہر کی گئی واسطے جانوں اون کی کے محنت اور عذاب سے پس نہیں یہ  
 کلی خصوصیات یعنی شان اون متقيون کے کو و محب اور اولیاء اللہ ہیں پس ممکن  
 ہے حصل ہونا اونکی ارواحون کے واسطے نزدیک رب کے عالم زخم میں مژہ  
 اور قدرت اور پرشفاقت اور وعاء کے اور طلب حاجت واسطے زائر پے  
 کے وہ زائر کہ وسیدہ پکڑنے والے ہیں ساتھ اون کے جیسا کہ حاضر ہو گا یہ  
 مرتبہ اونکوون قیامت کے اور تحقیق تفسیر کی صاحب بیضادی نے اور  
 صاحب روح البیان نے اس قول خدا کی قائلہ بترات امراء ساتھ نفوون  
 پاکیزہ کے اور مقارنة ثبوت اور ابدان سے کہ عالم قدس میں جا کر اور مرتبہ  
 اور کمالات حصل کر ساتھ ثبت اوسکے کے اور قوت اوسکی کے ہوتے  
 ہیں مدبرات سے وَهَا أَدْرِي مَا الْمُرَادُ بِالإِسْتِمَدَادِ يَتَقْبِيَهُ الْمُشَكُّو  
 وَلَذِي نَفْرَمُ أَنَّ الدَّاعِيَ الْمُتَحَاجِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَرْعُو اللَّهَ وَيَظْلِمُ  
 حَاجَتَهُ مِنْ فَضْلِهِ تَعَالَى وَيَتَوَسَّلُ بِرُوْحِ حَنِيتَهُ هَذَا الْعَيْدُ الْمُقْرَبُ  
 عَذَرَ اللَّهِ تَعَالَى وَيَقُولُ أَنْدِيَ بِرُكَّةٍ هَذَا الْعَيْدُ الْأَزْمُ اَرْحَمَتَهُ  
 وَأَنْرَمَتَهُ بِعِصْ حَاجَتِي وَالْمُطْنِفِ مُؤَذِّنِي إِنَّكَ الْمُعْصِي الْكَرِيمُ  
 يُنَادِي هَذِهِ الْعَيْدَ الْمُقْرَبَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى يَا نَوْسِي لَكَتِيْ اُوْيَقُولُ

يَا عَبْدَ اللَّهِ وَيَا دَارِيَ اللَّهُ أَشْفَعْ لِي دَادِعُ رَبِّكَ وَسَلَةُ أَنْ يُعْطِينِي  
 سُؤَالِي وَيَقْضِي حَاجَتِي فَإِلَمْعُظُمُ وَالْمَسْؤُلُ عَنْهُ وَالْحَامِلُ  
 هُوَ الرَّبُّ تَعَالَى وَتَقْدِيسُ دَمَّا الْعَبْدِ فِي الْبَلْنِ لَا وَسِيلَةٌ وَلَكِنْ  
 الْقَادِرُ وَالْفَاعِلُ وَالْمُتَصَرِّفُ إِلَّا هُوَ وَلَكَانَ هَذَا شِرْكًا كَمَا  
 يَزَعُمُهُ الْمُشْكِرُ فِيمَنْعِ التَّوْسُلُ وَطَلْبُ الرُّزْعَاءِ مِنَ الصَّالِحِينَ مِنْ  
 عِبَادِ اللَّهِ وَأَدْلِيَاتِهِ فِي حَالَةِ الْحَيَاةِ الْأَيْضًا وَلَئِنْ ذَلِكَ مَمْنُوعًا بَلْ  
 أَنَّهُ مُسْتَحِبٌ وَمُسْتَهْمِنٌ شَامِعٌ فِي الدِّينِ كَفُولٌ لَهُ صَلَةُ اللَّهِ مَعَلِيهِ وَسَلَمَ  
 مَنْ أَرَأَى كَعْوَنًا فَلَيَقُلْ أَعْيُنُونِي يَا عَبَادَ اللَّهِ قَلْثَانَعَمْ إِنْكَانَ الرَّاهْرُونَ  
 يَعْتَقِدُونَ أَهْلَ الْقُبُورِ مُتَصَرِّفِينَ قَادِرِينَ مِنْ غَيْرِ رَوْجَهِ رَأْيِ حَضْرَةِ  
 الْحَقِّ وَالْهُدْلِيَّةِ كَمَا يَعْتَقِدُونَ الْعَوَامُ لِجَاهِلُونَ الْفَاسِلُونَ وَمَنْ يَفْعُلُونَ  
 غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ السُّجُودَةِ لِلْقُبُورِ وَالضَّلَوَةِ إِلَيْهِ مَمَادَ قَعْ شَلِيمَةِ الشَّهْيُونِ  
 وَالْخَزْرُرُفَذَلِكَ مِمَّا يُمْنَعُ وَيُحَذَّرُ مِنْهُ وَنَعْلَمُ الْعَوَامُ لَا تَعْتَبُرُ قُطْلُ  
 قَهْوَخَارِجٍ عَنِ الْمُبْحَثِ شَمَّأَغْلَمَهُ أَنَّ الْخِلَافَ إِنَّمَا هُوَ فِي غَيْرِ الْأَنْسِيَاءِ  
 مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَلَا فِي الْأَنْبِيَاءِ لَا كُنْهُمْ أَخْيَاءٌ وَحَقِيقَةٌ بِالْحَيَاةِ  
 الْكُلُّ مَيْوَةٌ يَا لَا تَفْلَقْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ تَرْجِمَهُ اُورَنِیں جانتا  
 ہیں کہ کیا مراد ہے ساتھ استداد کے وہ استداد ہے جس کی نفع کرتا ہے منکر  
 اور جو استداد اور کہ ہم سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ تحقیق و عاکر نے والا محتاج طرف  
 اللہ کے دعا کرتا ہے یعنی پکارتا ہے اللہ کو اور طلب کرتا ہے اپنی حاجت  
 کو اللہ کے فضل سے اور وسیدہ پکڑتا ہے روح اوس بندے مقرب اور مکرم کو  
 نزدیک اللہ کے او کرتا ہے یا اللہ ساتھ برکت اس بندے کے کہ جس پر  
 رحم کیا تو لے اور اکرام کیا تو نے روکر حاجت میری اور شے سوال میرے کو

مقرر تو ہی ہے دینے والا سخن اور نہ اکرتا ہے اس بندے مقرب خدا کو ساتھ  
و سیئے کے یا کتابت ہے اسے بندہ خدا یا اسے ولی اللہ کے شفاعت کریں گے لئے  
اور دعا کر اپنے رب سے اور مانگ اوس سے یہ کہ دیوے مجھ کو سوال میرا  
اور دکرے حاجت میری پس دینے والا اور جس سے سوال کیا گیا اور  
امید مانگی گئی وہ رب برتر اور پاک ذات ہے اور نہیں بندہ درمیان میں  
مگر دشیا اور نہیں قادر اور فاعل اور متصرف مگر اللہ سبحانہ اور اگر  
بودے یہ وسیلہ شرک جیسا کہ گمان کرتا ہے منکر پس تو منع ہوتا وسید اور  
طلب دعا صلیٰ سے اور اولیٰ رائے سے حالت حیات میں بھی اور حالانکہ  
یہ منع نہیں ہے بلکہ تحقیق مستحب اور مستحسن ہے زیج رین کے مثل قول  
علیہ السلام کے مَنْ أَرَادَ سُوْنَّا فَلَيَقُولْ أَعْيُنُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ  
أَعْيُنُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعْيُنُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ تَرْجِمَهُ بِیْت

دیکھ فرماتے ہیں کیا خیسہ العشر	ہوا رادہ استعانت کا اگر
تو یون کوئے تمہیں باسے بالیقین	تم بد میری کرو اسے صالحین
تو لو ہی جس کی دسے حسن حصین	پس رو اسے استعانت بالیقین

آن اگر زائر اعتماد کرنے والا ہو اہل قبور کو متصرف اور قادر بالذات بغیر  
تو جہہ اور رجوع کرنے سے طرف حضرت حق کے اور الہی کے جیسا کہ اعتقاد  
کرتے ہیں عوام بھاہل غافل اور بسیا کہ کرتے ہیں سو اس کے سجدہ بے سے  
واسطے قبروں کے اور نماز طرف اوس کے اون چیزوں سے کہ منع کیا جاتا ہے  
دلاء ہوئی اوس پر نہی اور تحریر پس وہ اون چیزوں سے کہ منع کیا جاتا ہے  
اور بھی یا جاتا ہے اوس سے اور فعل عوام کا معتبر نہیں ہرگز پس وہ  
خارج ہے بحث سے پھر جان کہ تحقیق خلافت یعنی غیر انبیا کے ہے بندوں

صحابین سے اور نبی مسیح انبیا کے اس واسطے کو مقرر انبیا زندگی ہیں حقیقتاً ساتھ زندگی اور حیات دنیا کے بالاتفاق چنانچہ ذکر کیا گیا باب دویم میں مرد نمازی  
 ہوا اللہ کا اون سب پر فقط قال الغوثُ الْأَعْظَمُ إِنَّ قُلُوبَ النَّاسِ  
 پیدائی ران شئت صَوَّرْتُهَا عَرِقَيْ دَرَانْ شئت أَقْبَلْتُهَا إِلَيْ وَأَبْضَاقَ إِلَى  
 الْأَبْرَاهِيمُ أَعْطَانِي رَبِّي التَّصْرِيفَ فِي كُلِّ مَنْ حَضَرَتِي فَلَمَ يَقُولْ  
 أَحَدٌ وَلَا يَقُولْ وَلَا يَخْرُكُ وَفِي حَضَرَتِي إِلَّا دَأَنَّ فِيهِ مُتَصَرِّفٌ  
 هُنَّ أُنْقِلُ عَنِ الْأَرْمَادِ الْيَافِعِيُّ ذُو الْخُلَاصَةِ الْمُفَارِخِ دَبْجَيْ وَالْأَسْرَارِ  
 وَهَذَكَذَ أُنْقِلُ عَنِ الْأَرْمَادِ تَقْرِيْ الدَّرِّيْنِ اَنْشَبِكِيْ وَابْرِيزْ الْجَمِيْرِ الْمَبْلَكِيْ فِي مَنَاقِبِ  
 أَبِي حَنِيفَةِ النَّعْمَانِ عَنِ الشَّافِعِيْ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهُدَوِيِّ فِي تَرْجِمَةِ  
 الْمُشْكُوْرَةِ وَتَكْمِيْلِ الْأَرْبَيْمَانِ وَشَرْحِ الْجَامِعِ الْضَّغِيْرِ وَلَكِنْ يَكِنْ  
 لِلْأَرْبَخْتِصَارِ الْلَّذِيْمَ آرِزَ الْحَقَّ حَقَّاً وَآرِزْ فَنَارَتِبَاعَةَ وَآرِزَ الْبَاطِلَ  
 بِالْأَطْلَادَ وَآرِزْ فَنَارَاجْتِبَةَ وَآهَدَنَا الْقِرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ تَرْجِمَهُ كِمَا حَفِظَ  
 غوث الاعظم رحمہ اللہ نے مقرر دل لوگوں کے میرے باقی میں ہیں  
 جا ہیں پھر دوں اپنی طرف سے اور اگر پا ہوں پھر لوں اپنی طرف کو  
 اور کہا ابراہیم نے عطا کیا مجھ کو رب نے میرے تصرف یعنی ہر شخص کے جو  
 حاضر ہیں میری حضور میں پس نہیں کھڑا ہوتا کوئی اور نہ بیٹھتا اور بیٹا ہے  
 میری حضور میں مگر میں یعنی او سکے متصرف ہوں یہ دونوں نعمتیں کی گئیں  
 امام یافعی رحمہ اللہ سے خلاصۃ المفاحرین اور بحجه الامصار میں اور اسی طرح نقل  
 نقل کی گئی امام نقی الدین حسکی اور ابن حجر العسکری سے مناقب ابوحنیفۃ النعمان  
 میں حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے اور عبد الرحمن دہلوی سے ترجمہ مشکوکات میں  
 اور کمیل الایمان میں اور شرح جامع صغیر میں لیکن ترک کیا میں نے واسطے ختماً

البیر  
شانع

کے یا اشد و کھا ہم کو راہ حق کو حق اور باطل کو باطل اور نصیب کر ہم کو اتباع حق کا اور نصیب کر ہم کو پھنا باطل سے اور دکھا ہم کو راہ سیدھی الیاب  
**الثانی عشر فی التَّغْفِرَةِ مِنَ الْبَعِيدِ لِزِيَارَةِ رُوضَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَیَ دَلَوْا إِنَّمَا إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَهُمْ حَاجَّاً وَلَمْ  
 فَأَسْتَغْفِرُ دَالِلَهُ وَأَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْجَدُ اللَّهُ تَوَّا بِإِرْحِيمَادَ  
 قَالَ ابْنُ جَحْرٍ الْمَكْتَنِ فِي جَوَاهِرِ الْمُنْظَمِ هَذِهِ الْآیَةُ مَدَالِلَةٌ عَلَى تَرْغِيبِ  
 الْمُسْلِمِینَ لِلسَّفَرِ وَالْمُشَتَّرِ وَالْحُضُورِ فِي خُلُمَةِ سَبِيلِ نَافِعٍ حَمِيرٍ صَلَّی  
 اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلَّا سُتْغُفارَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَیَ وَأَيُضَادَ الَّذِي عَلَى الْحُضُورِ  
 وَالْمُحْمَّدِ بَعْدَ الْأَنْتِقَالِ لِلَّا سُتْغُفارَ كَانَهُ صَلَعَةٌ حَتَّیٌ يَحْسَنَ وَرُدِحَ  
 بِهِنْشِرِهِ الْتِی كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ وَلَمْ يُبَدِّلْ مِنْهُ شَیْءٍ كَمَا هَرَجَ بَعْدَهُ  
 بَابٌ بَارِھوَان در میان ذکر سفر کرنے کے راہ درود راز سے واسطے زیارت  
 روپِ بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کما اللہ برتر نے دلو آئہم اذ ظلموا آخر  
 آیت تک یعنی اگر یہ لوگ جس وقت کر ظلم کرتے ہیں جانون اپنی کو آؤں  
 تیرے پاس پیش بخش نامگین اللہ سے اور بخش مانگے واسطے اوپنکے سون  
 البتہ پا دین گے اللہ کو پھر آئیو لا امر بان اور کہا ابن جحر کی نے جواہر المنظم میں  
 کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اور رغبت دلانے مسلمانوں کے واسطے سفر  
 کرنے کے اور حلنے اور حاضر ہونے کے خدمت میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے واسطے استغفار کے اللہ تعالیٰ سے اور ہی دلالت کرتی ہے اور پر  
 حضور اور آنسے کے خدمت میں حضرت کے بعد انتقال کے واسطے شفاعت  
 کے اس واسطے کے تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں ساتھ بدنه  
 اور روح اپنی کے ساتھ اوسی صورت کے جیسے کہ تھے اول وفات سے**

نندگی میں اور نہ بدلی اون سے کوئی چیز جیسا کہ گزار ذکر اوس کا باب دویم میں  
 ذکر آنحضرت عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُضَبَّاجِ الظِّلَامِ جَاءَ الْبَدْوِيُّ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ وَفَاتَتِ النَّبِيِّ وَقَبَضَ الْتُّرَابُ  
 مِنَ الْقَبْرِ وَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ظَلَمْتُ عَلَى نَفْسِي  
 وَحَشِطْتُ فِي حُضُورِكَ لِتَطْلُبَ إِلَّا سَتِغْفَارَ لِنَجَاءَ الْمِنْدَأَةِ عَنِ الْقَبْرِ  
 قَدْ عَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرَنِي  
 وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنَى فِي السُّنْنَ الْبَيْهَقِيِّ وَمَعْنَى وَ  
 جَبَتْ آنَهَا كَابِتَةٌ لَهُ وَلَا يُبْلِي مِنْهَا بِالْوَعْدِ الصِّدْقِ وَقَوْلَهُ لَهُ أَمَّى  
 تَخْتَصُّ هُوَ بِشَفَاعَةٍ لَيْسَتْ بِغَيْرِهِ أَوْ يُقْرَرُ بِشَفَاعَةٍ مِمَّا لَيَحْصُلُ لِغَيْرِهِ  
 شَرِيكَةً وَإِنْ دُخُولَهُ فِي الشَّفَاعَةِ لَا يُرَدُّ فَهُوَ بِسْرُتِهِ مُسْلِمٌ  
 وَقَوْلَهُ شَفَاعَةٌ أَمْ أَنَّهُ يَسْقُعُ فِيهِ بِنَفْسِهِ وَالشَّفَاعَةُ تَعْظِيمٌ  
 بِعَظِيمِ الشَّافِعِ تَرْجِمَهُ اور ذکر کیا ہانے بعد اس نے مصباح الظلام میں  
 آیا ایک بدوسی قبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد میں دن وفات نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے سے اور منہی فاک سے بھری قبر مبارک سے اور دو ای سرپر اپنے  
 اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور آیا حضور  
 میں آپ کے واسطے اس کے کطلب کریں آپ بخشش واسطے میرے پس  
 آئی ایک آواز قبر حضرت سے مقرر بخشنا اس نے واسطے تیرے اور فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی  
 اوس کے لئے شفاعت میری روایت کیا اوسکو دارقطنی نے مسن بنی میں  
 اور معنی واجب ت کے یہ میں کہ مقرر شفاعت ثابت ہے واسطے اوس کے اور  
 ضرور ہے میرے سچے سے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا لہ بعینے خاص ہے

وہ زائر ساتھ شفاعت کے نہیں واسطے غیر اوس کے یا یگانہ ہے ساتھ شفاعت اوس کی کے اوس سے کہ حاصل ہوئے واسطے غیر اوس کے کے بسب شرف اوس کے کے اور بیشک دخول اوس کا شفاعت میں لابد ہے پس تو وہ ایک بشارت ہے ساتھ ہوت زائر کے اسلام پر اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعتی یعنی شفاعت کریں گے حضرت اوس کے حق میں بہ اتم اور شفاعت تفہیم ہے ساتھ بزرگی شافع کے دَفِیْهِ آیضًا مَنْ حَجَّ فَنَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ ذَلِّیْ فَكَانَ هَمَّا زَارَ قَبْرِيْ فِی حَيَاةِ  
مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِ فَقَدْ جَفَّا نِیْ تَرْجِمَهُ اور یعنی اسی دلائل کے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے حج کیا پس زیارت کی قبر میرے کی بعد وفات میری کے پس گویا زیارت کی نیروں نیچ نہیں میری کے اور فرمایا جس نے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس منفر کیا اوس نے مجھے پڑھ دی فی الْحَدَّارِیْ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِیْ لَهُ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِ  
غَلَیْسَ لَهُ شُذُّرٌ تَرْجِمَهُ یعنی حدیث بن حاری کے ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں ہے کوئی میری امت سے کہ واسطے اوس کے وسعت اور قدرت ہے پھر اونے نہ زیارت کی میری پس نہیں اوس کو کوئی خدیر عقوب و قال خَاتِمُ الْمُجْتَہدِینَ  
أَبِي الْحَجَرِ الْمَكْتَبِ فِی جَوَاهِرِ الْمُنْظَرِ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءَ عَلَیْ مَشْهُورٍ عَنِ الْزِرَادَتِ  
وَالسَّفَرِ زَلَّهَا وَكَذَلِکَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَغَيْرِهِمْ عَلَى  
ذَلِکَ وَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَرَ الْوَاعِدَ عَهْدَ الظَّمَانَةِ إِلَى الْمَوْهِ بَيْتَوْ حَجَوْنَ  
مِنْ سَائِرِ الْبِلَادِ وَالْأَدْوَاتِ إِلَى زِيَارَتِ رَوْضَتِهِ قَبْلَ اِلْحَجَّ وَبَعْدَهُ  
وَيَقْطُعُونَ مَسَافَاتٍ يَعْيَدُونَ وَيُنْعِقُونَ فِیْهِ الْأَمْوَالَ وَ  
يَعْتَقِدُونَ وَنَ آنَ ذِلِّکَ مِنْ الْأَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ تَرْجِمَهُ اور کہ ابن حجر  
ملی نے جواہر المنظر میں کہ اجماع کیا علمائے اور مشروعيت زیارت اور سفر

کرنے طرف روضہ حضرت علی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی طرح اجماع ہو اسلمان علماء وغیرہ سے اوس پر اور مقرر لوگ ہمیشہ مانے جسی پرے آج کے دن متوجہ ہوتے ہیں تمام شہروں اور وقوتوں سے طرف زیارت روضہ علی اللہ علیہ وسلم کے اول حج کے اور بعدن حج کے اور قطعہ کرتے ہیں سافات بعیداً و خرچ کرتے ہیں اس راہ میں اموال اور اعتقاد کرتے ہیں کہ مقدمہ برطی نیکیوں اور تقربات سے ہے، ور صاحب در المختار اور شامی نے یہاں تک لکھا ہے کہ جائے روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضل ہے لعباً و عاش اور رسمی سے وَفِیْ بَارِقِ الْأَزْهَارِ شَرْحَ مَشَارِقِ الْأَكْوَافِ لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْكَاظِمِيِّ الْمُعْرُوفِ بْنِ الْمَدِّبِ وَ قَوْلَةَ سَلَّمَ رَأَتَنَّهُ وَالرِّحَانَ إِلَى الْمَسَاجِدِ تَقْدِيرُهُ كَمَا تَشَدَّدَ الْمَرْحَانَ إِلَى مَسَاجِدِ الْمَصَلَوةِ فَيُهُدَى إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدٍ وَمَعْنَاهُ لَا فَضِيلَةَ فِي شَرِّ الرِّحَانِ إِلَى مَسَاجِدِ الْمَصَلَوةِ فَيُهُدَى إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدٍ وَالْمَرْأَدِمَةُ لَنَفِيُّ الْفَضِيلَةِ الشَّامَةُ وَمَرِيزَةُ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ لِكُوَّنَهَا أَبْنِيَةُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَسَاجِدُهُمْ مُرْجِمَةُ وَرِيقَ بَارِقِ الْأَزْهَارِ شَرْحَ مَشَارِقِ الْأَنْوَارِ شَیْخُ عَبْدِ الْكَاظِمِ مَعْرُوفٌ بْنُ الْمَلِكِ کے ہے زَقْوَلَهُ لَا تَشَدَّدُ وَالرِّحَانَ آخِرِ صِرَاطٍ تَكَ تَقْدِيرُ اوس کی یہ ہے کہ نہ باندھو کجا وے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز پڑھنے کے اوس میں مگر طرف تین مسجدوں کے او معنی اوس کے یہ ہیں کہ نہیں فضیلت بیچ باندھنے کجا دیکھ طرف کسی مسجد کے واسطے نماز ادا کرنے کے اوس میں مگر طرف تین مسجدوں کے او معنی اس سے نفی ہے فضیلت تاثر کی اور بزرگی اور مریت اول مسجد ونکی واسطے ہونے اونکے کے پنا غبیوں علیہم السلام کی اور صحابین

ادنی کے درف شفاء القاضی عیاض و مسئلہ الرحال إلى قبر الیوں سعی  
 اللہ علیہ وسلم واجب و المراد بالوجوب هرستا وجوب نڈپ و  
 ترغیب و تاکید ترجمہ درمیان شفاء قاضی عیاش کے ہے اور باندھنا  
 کجا و یکا طرف قبرنی صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب ہے اور مراد واجب  
 اس مقام میں وجوب استحباب ہے اور ترغیب اور تاکید ہے درف فتح  
 القدر قال مشائخنا زیارت قبرہ من افضل المثلوثات ترجمہ  
 اور زیج فتح القدر کے ہے کہ مشائخ ہماسے نے زیارت قبرنی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی افضل الاستحباب سے ہے ورقہ معاشر الفارسی و شرح  
 المختار آنہا قریبہ من الوجوب بلن لہ سعہ ترجمہ اور مناسک فارسی  
 اور شرح در المختار میں ہے کہ مقرر زیارت قبر علیہ استدام کی قریب وجوب ہے  
 جس کو قدرت ہے ورقہ ذرا المختار زیارت قبرہ الشریف مسئلہ دبہ بیل  
 قبیل واجبہ لمن لہ سعہ دیہ میا مجہ زان کان فرضاء میخیران  
 کان نفلہ ترجمہ اور در المختار میں ہے زیارت قبر شریف علیہ استدام کی  
 مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا واجب ہے واسطے اوس کے جو کہ وسعت  
 رکھتا ہے اور شروع کرے ساتھ حجج کے اگر ہو فرض اور اختیار ہے اگر ہو نفل  
 و آخر حج اللہ ار قسطنطینی عنہ من جاءہ نی زائرہ لا یعملہ حاجۃ الا زیارتی  
 کان حقاً علیکم ان اگون لہ شفیعاً یوم القيمة ترجمہ اور روایت کیا  
 دا قسطنی نے علیہ استدام سے کہ فرمایا حضرت نے جو کہ آیا میری زیارت کو کہ  
 کام ہو اسکر کوئی اور حاجت کوئی سوا زیارت میری کے ہوا حق مجھ پر یہ کہ ہون میں  
 شفیع او سکا دن قیامت کے قال ابن الہمام میش فتح القدر فی بیان  
 ادب زیارت قبر النبی سعی اللہ علیکم و سلمہ آن یکسال اللہ

حَاجَتُهُ مُتَوَسِّلًا فِي حَضْرَةِ نَبِيِّهِ وَأَعْظَمُ الْمَسَائلِ أَكْثَرَهَا سُؤالٌ  
 حَسْنِ الْخَاتِمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ ثُمَّ يَسْتَلِمُ النَّبِيُّ الشَّفَاعَةَ فَيَقُولُ يَا  
 رَبِّ الْهُوَ أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ إِلَى اللَّهِ فِي آنِ  
 آهُونَ مُسْلِمًا عَلَى أَمْتَلِكَ وَسُلْطَنِكَ تَرْجِمَهُ كَمَا إِنْ هَامَنِي بِيَعْلَمُ فَتَحَّ  
 الْقَدِيرَ كَمَا درمیان بیان آداب زیارت قبرنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ  
 کہ مانگنے اشہر سے حاجت اپنی درانجیا کیا و سیلہ پکڑنے والا ہو یعنی حضور  
 بنی صتنی اللہ علیہ وسلم کے اور پر ترسوalon سے اور مقصود ترسوalon سے  
 سوال خاتمه بالخیر کا ہے اور مغفرت کا ہے پھر سوال کرے بنی صتنی اللہ علیہ  
 وسلم سے شفاعت کا اور کتوے یا رسول اللہ علیہ وسلم سوال کرتا ہوں  
 میں آپ سے شفاعت کا اور وسیلہ مانگتا ہوں ساتھ آپ کے طرف اشہر کے  
 یعنی اس بات کے کہ مرد و مسلمان اور امت تیری کے اور اور پرست تیری  
 کے وَفِي الْسَّارِي شَرْحُ الْبُخَارِيِّ لَا تَشْدُدُ وَالرِّحَالَ التَّغْيُثُ هُنَّا  
 بِمَعْنَى النَّهْيِ أَيْ لَا تَشْدُدُ وَالرِّحَالَ ذَلِي مَسْجِدٌ لِلصَّلَاةِ فِيهِ إِلَّا  
 إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدِ تَرْجِمَهُ اور درمیان ساری شرح بخاری کے ہے کہ  
 لغی لَا تَشْدُدُ وَإِنْ بَعْنِي نَبِيٌّ کے ہے اس مقام میں یعنی نہ باندھو بی وے  
 طرف کسی مسجد کے واسطے نماز کے مگر عرف تین مسجدیں کے وَفِي الْعَيْنِي  
 قَالَ شَيْخُنَّازَرُ الدِّينِ مِنْ أَخْرِيْنَ تَحَامِلَهُنَّ الْحَرِيْثُ بْنُ يَعْنُونَ  
 الْمُرَادُ مِنْهُ حُكْمُ الْمَسَاجِدِ فَقَطَّلَهُ آنَّهُ لَا تَشْدُدُ وَالرِّحَالَ إِلَى مَسْجِدٍ  
 مِنَ الْمَسَاجِدِ غَيْرِهِ الْثَّلَاثَةِ وَأَمَّا قَصْدُ شَيْخِ الْمَسَاجِدِ مِنَ  
 الرِّحْلَةِ فِي طَبِيبِ الْعَلِيِّ وَفِي الْجَارَةِ وَزِيَارَةِ الصَّالِحِينَ وَالْمُشَاهِدَةِ  
 وَزِيَارَةِ الْأَخْوَانِ وَتَحْوِذُ لِكَ فَلَمَّا فَلَمَّا فِي النَّهْيِ وَنَصْوَرُ الْعَدَائِعَ

نَّا الْأَحَادِيَّةِ فِي جَوَازِ الْمَسْعَرَةِ مِنَ الْبَعْدِ لِلزِّيَارَةِ وَرُضْتَهُ لِكِتْمَةِ الْحَقَّةِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرَةٌ فَلَنُكْتَفِي بِهَذَا الْعَذْنَ تَرْجِمَهُ اور یعنی عین  
 کے ہے کہ کما شوخ ہمایے زین الدین نے بہتر تعالیٰ اس حدیث سے ساتھ  
 اوس کے ہے کہ ہو وہ مراد اس سے حکم مسجد و مساجد کی کیا وہ طرف کسی مسجد کے  
 اف مسجد پر سے مراد یہ ہے کہ نہ باندھے جاویں کیا وہ طرف کسی مسجد کے  
 مسجد و مساجد کے سو ایک سو  
 سے علیٰ علم اور تجارت اور زیارت علیٰ یعنی اور دیکھنے اور زیارت  
 کرنے میں بھائی برادر کے اور مثل اس کے پیشین دخل یعنی نبی کے اور روایات  
 اور نصوص علماء اور احادیث یعنی جواز سفر کے دور دراز سے واسطے زیارت  
 روشنہ بی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہیں پس چاہئے را کفار کی  
 ہم ساتھ اسی قدر کے فقط الْبَابُ الْثَالِثُ عَشْرُ فِي الْعُرُوفِ الَّذِي  
 شَاعَ فِي دِيَارِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَا أَنَّ الْقَوْمَ يَجْتَمِعُونَ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ  
 وَيَدْكُرُونَ اللَّهَ يَا أَنُوَاعَ النِّزَارِ وَيَتَصَدَّقُ قَوْنَ يَا أَنُوَاعَ الْمَأْنُوَاتِ وَ  
 الْمَسْتُرُ وَبَاتِ دَيْنُ دُنَ يَا بَاهْمُمَ لِمَوْنَ هُنْ تَرْجِمَهُ بَابُ تِيزِھوانِ یعنی  
 بیان اس عرف کے جو کہ بھیل رہا ہے دیار عرب اور عجم میں ساتھ اسکے اور مقرر  
 قدم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی ہے قرآن اور ذکر کرتی ہے اللہ کا ساتھ طرح طرح  
 کے ذکر کے اور تصدیق کرتے ہیں قسم قسم کے کھانے اور پینیوں سے اور  
 اور ہدیہ اور سخنستے ہیں ثواب اون کامر دون اپنوں کو فی شیخ الصدود میر  
 رَأَى الْمُسْلِمِينَ مَا ذَا الْوَافِيُّ تُلِّي عَصْرٍ بِعَصْرٍ يَجْتَمِعُونَ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ  
 لِمَوْتِهِ مِنْ غَيْرِ نِكْرِي نِكَانَ إِجْمَاعًا تَرْجِمَهُ شرح صدور میں ہے کہ  
 نقر مسلمان ہمیشہ ہر زمانے میں جمع ہوتے ہیں اور پڑھتے ہیں قرآن شریف

وَاسْطَبْ بَخْشِنَ مَرْدُونَ اپنونا کے سوا انکار کرنے کسی منکر کے یعنی کسی نے اس کا انکار نہیں کیا ہے تو ہم ایہہ اجماع دَفِیْهُ اَيْضًا عَنْ سَعْدٍ ابْنِ عَبَادَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَانَّ اُمَّةَ سَعْدٍ مَا تَدَّوَّلُ فَأَقْرَبَ صَدَقَةً اَفْضَلَ قَالَ لِمَ اَمْعَمْتَ حَفَرَ بِيَمِّا دَوَّلَ قَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ سَعْدٍ تَرْجِمَهُ اور بھی شرح صدور میں ہے سعد بن عبادہ رضی انصارہ تعالیٰ عز سے کہ مقرر کیا اوس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر مان سعد کی مرگئی پس کو ناصدۃفضل ہے فرمایا حضرت نے پانی پھر کھو دا کنو ان اور کہا یہہ کنو ان اُتم سعد کا ہے چنانچہ بر امام سعد مشور ہے مرا دا اس سے ثواب ہے کنو ان کا واسطے اُتم سعد کے جیسے عرف میں مشور ہے دھوت مولود یا شیری گیا رہوں یا سرمنی بعلی قندندر یا تو شہ صاحب کہف یا کھڑڑہ امام حسن وغیرہ ان تمام سے مرا د طعام فتحہ اور ثواب اوس کا بروح بزرگان ہے نہ کہ یہہ جیسے بدعتی کہتے ہیں کہ مطبق جس پر نام غیر خدا کا نیا گیا جرام ہے ورنہ اس صورت میں تمام اشیاء ماؤں اور مشعر بات اور مرکوبات اور ملبوبات وغیرہ سے سب جرام ہو جائیں گی اس واسطے کہ کوئی نہیں تھا یہہ چیز اشرکی ہے یہ کہتے ہیں کہ مکان اور مسجد اور مدرسہ اور کتاب اور گھوڑا اور باختی وغیرہ فلا نے کا ہے اور حقیقت میں اللہ نے ملک اوسی کا کیا ورنہ سزا اور جزا اوس پکیوں مرتب ہو جس کا دل چاہتے ہے پرسکنی کی جو چیز چاہتے ہے یہو سے خدا کا مال سمجھ کر اور تمام احکامات شرعی قدر سزا قضا سب معطل ہو جاویں آخرَجَ الْبَخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ عَنْ أَيِّنْ هُرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ إِنْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ شَهِيدٍ يُنْفَعُ بِهِ أَوْ دَلِيلًا لِمَحْيَيْدُ عَوْلَةَ ترجمہ روایت کی بخاری اور مسلم نے ابو

ہر یہ رضی اللہ عنہ سے کہا اب ہر رہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مر گیا انسان موقوف ہوئے عمل اوس کے مگر تین چیزوں سے خیرات چاریہ یا علم کر نفع کر دتے ہیں ساتھ اوس کے یا اولاد نیک کے دعا کرتے ہیں واسطے اس کے آخر بحث الطبرانی فی الْوَسْطِ عَنْ أَنَّيْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَمُوتُ وَمِنْهُمْ مُّؤْمِنٌ فَيَتَصَدَّقُ ثُمَّ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا أَهْدَ أَهْلَهُ جَبَرُ بْنُ عَلَیٍّ كَبَّنَ مِنْ نُورٍ شُجَّعَتْ عَلَى شَفَاعَةِ الْقَبْرِ كَمَا قُوِّلَ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيقِ هُنَّ ذَكَرٌ هَذِهِ تَهْذِيَةٌ أَهْدَ أَهْلَ الْيَمْنِ أَهْلَكَ شَيْرَخْ عَلَيْهِ فَيَقْرَأُ سُجُّحَ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَخْزُنُ جَبَرُ أَفَهَ الَّذِي لَمْ يَهْدِ إِلَيْهِمْ شَيْئًا ترجمہ روایت کی طرفی نے وسط میں انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں ہے کون اہل بیت سے کہ مرتی ہے ان میں سے کوئی بیت پس خیرات کرتے ہیں اوسکی طرف سے بعد موت اوسکے کے مگر ہم یہ لیجا تا ہے واسطے اوس کے جابر بن علی طباون پر نوک کے پھر کھڑا ہوتا ہے اور کنارے قبر کے اور کتابت اے صاحب قبر کے یہ پدیدہ ہے کہ بھیجا ہے طرف تیرے اہل قبری نے پس قبول کر اس کو پس داخل ہوتا ہے اس پر پس خوش ہوتی ہے ساتھ ہدیہ کے میت اور نیکیں ہوتے ہیں ہسلے اوس کے جنون کی طرف نہیں ہدیہ بھیا گی درِ ذِلِّ الْجَحْنِ الْخَدْرِيِّ مِنْ أَدَابِ الْعَادِ تَقْدِيرُهُ عَمَلٌ صَالِحٌ وَإِيمَانٌ فِي بَابِ الْإِجَابَةِ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَيْنَ تَلَاقَتِ الْقُرْآنِ وَكَسِيمًا بَعْدَ الْحَمْدِ بِهِذِهِ حَجَّةِ فِي أَدَابِ الْإِسْتِسْقَاءِ تَقْدِيرُهُ صَدَقَةٌ وَصَوْدِيدٌ لَآتَهُ فِي الْحَقِيقَةِ دُشَّانٌ وَإِسْتِغْفارٌ فَاللَّهُ عَلَيْهِ الْمَمِيتُ وَقَتُ الصَّدَقَةِ ذَرْ أَطْعَامَ الظَّعَامِ وَقِرَائِهِ الْقُرْآنَ وَلَا ذَكَارٌ حُضُورًا عَنْهُ حُضُورٌ

الْجَمَاعَةِ مِنَ الصَّحَّاءِ مَرْجُوٌ بِالْإِجَابَةِ وَنُزُولِ الرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ كَمَا جَاءَتْ فِي تَفْسِيرِ رَوْحَ الْبَيَانِ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا فِي تَجْمِيعِ الْأَوْقَاتِ وَفِي عُمُورِ الْأُمَكِنَةِ وَفِي كُلِّ الْأَخْوَالِ إِلَى أَنْ فَالَّتُرْهَانَ ذِكْرًا اللَّهُ وَإِنْ كَانَ يَشْتَمِلُ الصَّلَاةُ وَالْقِدَادَةُ وَالدِّرَاسَةُ وَخُوْهَا لَا أَنَّ أَفْضَلَ الذِّكْرِ لِآدَلَهِ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ فَالْإِشْتِغَالُ بِهِ مُنْفِرٌ دَائِعَ الْجَمَاعَةِ حَفَاظًا عَلَى الْأَدَابِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ لَيْسَ كَالْإِشْتِغَالُ بِغَيْرِهِ مُزْجِمُهُ ادْحَرْجَنْ مِنْ مِنْ هے کَأَدَابِ عَامَّے هے تقدیم عمل نیک کی اور بھی از میں ہے بار بار احوال اجابت میں یعنی وقت قبول ہونے دعا کا درمیان تلاوت قرآن کے اور خصوصاً وقت ختم قرآن کے اور اسی بسبب یا ہے بسج آداب صلوٰۃ اور استغفار کے تقدیم صدقہ اور صوم کے اسواسے کے مقرر تماز استغفار حقیقت میں دعا ہے اور استغفار پس و عاد اسواسے بیت کے وقت صدقہ اور کھانا کھلانے کے اور پڑھنے قرآن تلفیز کے اور ذکر کے خصوصاً وقت حضور جماعت کے صلحاء سے جیسا رواج ہے عرب اور هند میں مرجوٰ بالاجابت ہے اور باعث نزول رحمت اور مغفرت کا ہے جیسا کہ آیاروح البیان میں کہ خلاصہ اوسکا یہ ہے یعنی ذکر کرنا اللہ کا ہر آن اور ہر وقت اور ہر مکان میں اور ہر حوال میں یہاں تک کہ کہا پھر مقرر ذکر خدا اگرچہ شامل ہے نماز اور تلاوت قرآن اور درس و تدریس اور مانند اوسکے جیسے کہ محل مولود یا میراثوں وغیرہ تقریبات سے کہ جس میں ذکر اشد کا ہو مگر مقرر افضل الذکر لانہ الا اشد محمد رسول اللہ ہے پس اشتغال ساتھ اوسکے فقط ساتھ جماعت مسلمانوں کے جیسا کہ معمول ہے کہ لوگ عرس فاتحہ میں جمع ہو کر کلمہ طیبیہ پڑھتے ہیں آداب ظاہری اور باطنی کے ساتھ نہیں ہے مانند اشتغال کے

ساتھ غیر کلمہ کے وفی النزہۃ من مطبع المصری فی صحیرہ، اعنی المیق مامین  
قوصہ لا جمیعہ وابید کر دن اللہ لا یویڈ ون بذلک الا وجہہ الا  
نادہم مثنا و من الشہادہ ان یقوصوا صفوہ الکوہ فقد بذلت سنتیا تکو  
حکمات و ایضاً فیہ عن آیت الداردا عَن الشیٰعی لیبعش اللہ اقوام  
یوہ القيمة فی وجوہہم المثوا علی سبیل اللؤوف و یغیظہم لیسو  
پانیکا و لا شهداء فحتی اعترافی علی مرکبته و قال جعلہم  
یائی اللہ آئی صفحہم لکا قال هم المتخابون فی اللہ میں قبائل ششی  
و بلادیشی و مدن ائن ششی بھی معون علی و کو اللہ تعالیٰ و بید کرو نہ  
و ایضاً فیہ قال علی ان اللہ تعالیٰ یجلى للذکرین عند الذکر و  
قراء القرآن و قال عطا در حمہ اللہ من جلس مجلساً یذکر و فدا اللہ  
فیہ کفر اللہ عنہ عشر تجالیں من تجالیں السوی و جاءہ فی الخبران  
العید یافتی الی مجلسیں الذکر بذوق کا الجمال فیقوم من المجلس  
ولیس علیہ شئ فلذ لک سماء الشیعی صلی اللہ علیہ وسلم و سلی روضہ  
من زیاضت الجنة ترجمہ اور درمیان زہت المجالس کے ہے مطبع مصرے  
مع صفحہ ۱۶ مولہ کے بھی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہیں ہے کسی قوم سے کجھ  
ہوئی ہے اور ذکر کی ہے خدا کا اور نہیں ارادہ کرتی ساتھ دکر کے مگر خاص توجہ  
الله مگر ذرا کرتا ہے قوم ذا کریں کو مذکر نبو الکھڑے ہو جاؤ درا نحالیک بخشنے گئے  
تمہارے لئے سب گناہ پس مفتر بدل گئیں بربان تھاری ساتھیں کے اور  
بھی اسی کتاب میں ہے روایت ابی دردار رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے البنۃ اٹھا دیجا اسے تعالیٰ ایک قوم کو قیامت کے دن کے میخور  
اویس کے نور ہو گا اور منبر دن مردار پر کے اور وہ نور دھانپے ہو گا انکو اور نہو نگے وہ

انجیا اور شہد اپس پیشکر کو دا ایک عربی گھٹنون کے مل اور کہا بیان کراؤ نکا  
ہمارے تسلیں کہ وہ کون لوگ ہونگے کہا حضرت نے یہ لوگ دو ہوئے جو کہ آپس میں  
محبت رکھتے ہیں واسطے ائمہ کے اور جمع ہوتے ہیں جدا جدا قبیلوں اور  
بلادوں اور شہروں سے اور پر ذکر ائمہ کے اور ذکر کرتے ہیں اوسکا اور اسی  
کتاب میں ہے کہ کہا حضرت علی کرم اللہ و بجهہ نے متقرر تجلی نور کی کرتا ہے ائمہ  
تعالیٰ واسطے ذاکرین کے وقت ذکر اور تلاوت اور قرأت قرآن کے اور کہا  
عطاؤ نے جو کہ بیٹھا مجلس ذکر میں محو کرتا ہے العساوس سے گناہ اور کفارہ دس  
مجلسوں بد کا اور آیا حدیث میں کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق بندہ آتا ہے  
طرف مجلس ذکر کے ساتھ گناہوں کے مانند پہاڑ کے اور جیکہ کھڑا ہوتا ہے  
اویں مجلس ذکر سے گویا نہیں اور پر کوئی چیز گناہ سے پس اسی واسطے نام رکھا اوس  
مجلس کا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ردضہ من ریاض الحجۃ یعنی جو مجلس کہ جس میں ہو  
ذکر خدا مثُل و خطاطی و نصیحت یا درس تدریس یا حلقة ذکر یا مجلس شذوذ مختصر  
محبوب حقانی اور مولود شریف حضرت یا فاتحہ کسی بزرگ کی کہ یہ مجلسین ذکر خدا  
میں داخل ہیں اس واسطے کہ ان میں سوا پڑھنے کلراطیبہ یا شہادت یا کلمہ تمجید یا  
قرآن شریف یا درود یا ذکر احوال رسول اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ نہیں ہوتا ہے  
وہ بھی بوجب ارشاد حضرت کے ایک باغیچہ ہے باعیچوں جنت سے ہاں  
اس میں اگر منہیات شرعی ہو تو وہ منع ہے البتہ اوس منہیات سے بچنا  
لائی ہے وَفِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ النَّسَفيِّ وَشَرْحِ فِقْهِ الْأَكْبَرِ إِنَّ فِي  
دُعَاءِ الْأَخْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَّقَتْهُمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ خَلَدَ فَاِلِمْعَتَرِّفُ  
ترجمہ اور شرح عقائد سنفی اور شرح فقہ اکبر میں ہے کہ تحقیق سیع دعا کرنے  
زندوں کے واسطے مردوان کے اور خیرات کرنی زندگی مردوں کی طرف سے

نفع ہے واسطے مُردوں کے خلاف ہے واسطے معترضوں کے وَ فِي قَصِيدَةِ الْأَمَانِي  
وَ لِلِّدَعْوَاتِ قَاتِبِيْوَ بَلِيْغٍ شَعْرٌ وَ قَدْ يَنْفِعُ أَصْحَابَ الْقَدَالِ

ترجمہ اور تصحیح قصیدہ امالی کے ہے اور واسطے دعاون کے تاثیر بہت ہے  
اور تحقیق انکار کرنے ہیں اسکا اصحاب صلاح اور مگر اسی کے وَامَّا تَعَيَّنَ الْأَيَامُ  
الْأَعْرَاضُ بِمَا جَاءَ فِي مَجْمُوعِ الْرِّوَايَاتِ وَ سَرَاجِ الْهُدَى يَلْهُو لَا نَأْنَا  
جَلَالُ الدِّينِ الْبُخَارِيُّ وَ فِي حَاشِيَةِ الْمَظْهَرِيِّ وَ تَحْتَاطُ فِي سَاعَةٍ  
الَّتِي تَقْلِيلُ رُوحَهُ فِيهَا فَإِنَّ أَرْوَاحَ الْأَمْوَاتِ يَأْتُونَ فِي آيَاتٍ  
الْأَعْرَاضِ فِي كُلِّ عَامٍ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِيعِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَ يَنْبَغِي أَنْ  
يَطْعَمَ الْطَّعَامَ وَ الْشَّرَابَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُفْرِجُ أَرْوَاحَهُمْ  
وَ إِنَّ فِيهِ قَاتِبِيْاً بَلِيْغًا ترجمہ اور اسے پر مقرر کرنا دون عرسون کا بسب  
او سکے ہے کہ آیا مجموع الروایات اور سراج الہدایہ مولانا مسید جلال الدین بخاری  
کے میں اور حاشیہ تفسیر نظری میں کہ اور اخنیا طکرے اوس ساعت کی کہ جسیں  
نقل کیا روح اوسلی نے پس مقرر ادا ہیں مُردوں کی آتی ہیں تصحیح دون عرسون  
کے ہر رس میں اوسی جگہ اور اسی ساعت میں اور لائق ہے کہ کھلاوے کھانا اور  
پلا دے پانی اسی ساعت میں پس مقرر یہ خوش کرتا ہے ارواح کو اونگی اور  
مقرر درمیان او سکے تاثیر بہت ہے اور بلکہ جامع الفقة طا صدقی زبری کے  
میں ہے منقول قتادی نوادر اور مجموع الروایات سے کہ انحرفت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فاتحہ اور کھانا بر وح حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روز سویم اور دہم اور  
چھلہم اور ششماہی اور برسی کو نکھلا اور کھلا یا ہے اور صحابہ بھی اسی طرح کرتے تھے  
جو کوئی او سکا منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا ہوا  
وَ فِي فَتَادِي الْأَوْزَجَدِي مُلْدَدٌ عَلَيْهِ الْقَارِيُّ الْحَنْفِي وَ دَكَانٌ يَوْمُ

ذکر  
نور  
اذ  
عوی

السائل من وفات ابراهیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاءه  
ابو ذر عند الشیٰع بمنزہ یا پسہ ولبن فیہ خبز من شعیر  
فوضعها عند الشیٰع فقرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفاتحة  
وسورة الاخلاص ثلث مراتٍ الى ان قال رفع يدیه للذعاء و  
مسح بوجهه فامر رسول اللہ آبادز ان تقسمها بين الناس و ايضا  
فیہ قال الشیٰع صلی اللہ علیہ وسلم رحبت توائب هذہ لابنی  
ابراهیم ترجمہ اور درمیان قادی اور جندی ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ  
کے ہے کہ تعداد تیر وفات ابراہیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آئے ابوذر  
رضی اللہ عنہ زدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھجو خشک اور دودھ کے کہ  
اسمین بھی روٹی جو سے پس رکھا اوسکو زدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھی  
حضرت نے فاتحہ اور سورہ اخلاص میں بار بہا تک کہ کہا کہ اُنھائے حضرت نے  
دونون ہاتھ اپنے اور پھرے منھ پر اپنے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو تک تقسیم کر دے اوسکو درمیان لوگوں کے اور بھی  
اسمین ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بختم میں نے ثواب اوسکا داسطہ  
اپنے بیٹے ابراہیم کے آخرج آنس و ابن مالک قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم الکبیلۃ الا ولی عسیرۃ علی المیت فتصدّق فوالمیت ویتنبی  
آن قواظب علی الصدقة للہیت سبعۃ آیا مرو قیل اربعین فان  
المیت یتیشوق الی بعیتہ ترجمہ روایت کی آنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رات سخت ہے میت پر پس  
خیرات کرو داسطہ اوسکے اور لائق ہے کہ ہمیشگی کریں اور پر صدقہ میت کے  
سات دن اور عصیون نے کہا چالیس دن تک پر مقرر میت شایق ہوتی ہے

طرف گھر اپنے کے اسی سب سے لوگ چالیں دن تک فاتحہ اور درود کرتے ہیں  
وَالْمُقْرَرُ وَخَمْسٌ لِاَيَّاتٍ لِمَا جَاءَ فِي الْأَنْبَازِي سُئِلَ اَيُّ الْأَعْمَالِ  
اَفْضَلُ فَقَالَ وَإِذَا اجْتَمَعُوا بِتِلْدَةِ الْقُرْآنِ وَقِرْأَةِ الْفَاتِحَةِ وَ  
خَمْسٌ اِيَّاتٍ تُرْجَمَهُ اور تقریب نجح آیات کا واسطہ اوسے کے ہے کہ آیا انبازی من  
کہ پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے کہا جبکہ لوگ جمع ہون ساتھ تلاوت قرآن کے  
اور پڑھنے فاتحہ اور پنج آیات وَفِي كَنزِ الْعُبَادِ فِي الْحَدِيثِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخْتَمَ الْقُرْآنَ تَقَرَّرَ وَخَمْسَ اِيَّاتٍ كَذَا نُقِلَّ  
عَنْ مَوْلَادِ عَبَادِيْسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيِّ ابْنِ الْكَعْبِ عَنْ الشَّبِيْعِ وَقَالَ  
حَافِظُ ابْنُ الْحُزَرَيْ أَسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ حَسَنٌ وَيَنْبَغِي أَنْ تُصَلِّيَ  
عَلَى مُحَمَّدٍ لَا تَنْهَهُ قَالَ عَلَى كُلِّ دُعَاءٍ مَحْبُوبٍ وَحَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ  
عُمَرُ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعُدُ مِنْهُ شَيْءٌ  
حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى تَدِيكَ وَيَقُولُ الدَّاعِيُّ وَالْمُسْتَمِعُ أَمِينٌ وَمِنْ شَرَائِطِ  
الدُّعَاءِ وَرَفْعُ الْيَدِ يُنْعَنُ سَائِبٌ يُنْزَلُ يَدُ عَنْ أَبِيهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَ عَرْفَقَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ بِمَيْدَيْهِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ  
فِي الدُّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَفِي فَتاوِي عَالَمِيْنَ كَيْوِيْتَيَّةٍ وَيَسْتَحِبُ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ  
أَهْلَهُ وَوَلَدَهُ عِنْدَ الْخَتْمِ وَيَدْعُ اللَّهُمَّ كَذَا فِي لَيْنَا بَيْعَ وَتَائِرِ  
الْخَانِيَّةِ قَوْمٌ يَجْمِعُونَ وَيَقْرُؤُنَ الْفَاتِحَةَ جَمِيعًا دُعَاءً وَفِي الْعَيْنِيَّةِ  
فِي بَابِ الْحِجَّةِ عَنِ الْغَيْرِ وَمَا يَدْلِلُ عَلَى هَذَا إِنَّ الْمُسْلِمِينَ يَجْمِعُونَ فِي  
كُلِّ عَصْرٍ وَمِنْ مَا يَدْلِلُ عَلَى هَذَا إِنَّ الْمُسْلِمِينَ يَجْمِعُونَ فِي  
هَذَا أَهْلُ الصَّلَاةِ وَالدِّيَانَةِ مِنْ كُلِّ مَذْهَبٍ مِنَ الْمَالِكِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ  
وَغَيْرِهِمْ وَلَا يُنْكِرُ ذَلِكَ مُنْكِرٌ فَكَانَ إِجْمَاعًا عِنْدَ أَهْلِ السُّنْنَةِ وَاجْمَاعَهُ

ذکر  
المذاہل  
اذکر  
نحوہ  
کے

وَالْكَحَادِيْثُ وَالرِّوَايَاتُ وَأَقْوَالُ الْعُلَمَاءِ الْعَالَمِيْنَ مِثْلُ مَوْلَانَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ وَمَوْلَانَا رَفِيقَ الدِّينِ وَمَوْلَانَا حَاجِیَ قَاسِمَ وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ كاظِمَ  
وَمَوْلَانَا بُرْهَانُ الدِّينِ وَمَوْلَانَا مُعِینُ الدِّينِ وَمَوْلَانَا عَبْدُ الْحَكِيمِ  
الشِّیَاطِنِیِّ وَمَوْلَانَا عَبْدُ اللَّهِ الْكَجَراَقِیِّ وَاسْتِفْتَاعُ الْحَمَیْنِ وَالسَّنْدِ  
وَالْمَهْنَدِ وَغَیرُهُمْ فِی جَوَازِ الْفَاتِحَةِ الْمَرْسُومَةِ كَثِیرَةٌ وَلَكِنْ تُرَكَتْ  
بِلَامَاتٍ خَصَارٍ لَوْ شِئْتُمْ مَمِنْ يَدِ الْاَظْلَالِ عَلَيْهِ فَانْظُرُوا إِلَى رِیَاضِ  
الْمَقَاصِدِ وَتِلْكَ عَشَرَةً كَامِلَةً لَا تَنْسِی كَتَبَتْ فِی هَمَا بِالتفصیلِ مُرْجَمَهُ  
او رنج کنز العباد کے ہے کہ ہے حدیث میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جبکہ ختم کرتے قرآن کو پڑھا کرتے پنج آیت کو اور اسی طرح نقل کیا گیا مولی عباد  
سے اور اسے نقل کیا عبد الشدید سے اور اسے نقل کیا ابی ابن کعب سے اور اسے  
رواہ بت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا حافظ ابن جزری نے یہ حدیث  
حسن ہے اور لایق ہے وقت دعا کے یہ کہ پڑھے درود اور پڑھ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اسواسے کہ مقرر کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کل دعائیں ممحوب رہتی ہیں  
جتنیک کہ درود پڑھا جاؤے اور پڑھ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کہ مقرر دعا موقوف یعنی ٹھہری اور کی رہتی ہے درمیان آسمان  
اور زمین کے اور نہیں چڑھتی طرف آسمان کے دعا سے کوئی چیز جتنیک کہ  
پڑھے تو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درود اور چاہئے کہ کہوے داعی اور  
سننے والا آمین اور شرعاً دعا سے ہے اور محساناً ما نخون کا چنانچہ روایت  
ہے سائب بن زیر یہ سے کہ وہ روایت کرتا ہے باپ اپنے سے کہ تھے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم جب دعا کرتے ہیں اور ٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور پھر نے منہ  
اپنے پر روایت کی اس حدیث کو بھیقی نے دعوات کہیں اور نسبت فتاویٰ

عالیگیری کے ہے کہ منتخب ہے قارئ کو جمع کرنا اہل ادعیاں اپنے کو وقت ختم کرنے  
قرآن کے اور دعا کرنے کے واسطے اونکے اس بی طرح یتابع اور تما تارخانیہ میں  
ہے کہ قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی فائخ کو بچا کر واسطے دعا کے اور نیچ یعنی  
شرح ہدایہ کے ہے نیچ باب حج کرنے کے غیر بی طرف سے اور اس چیز سے کہ  
دلالت کرتا ہے اسپر کو تحقیق مسلمان د جمع ہوتے ہیں ہر وقت ہر زمانے میں اور  
پڑھتے قرآن مجید اور سختے ہیں ثواب اسکا واسطے مُردوں کے اپنے اور اسپر  
میں اہل صلاح اور دیانت کے ہر مذہبے مالکی اور شافعی وغیرہ سے اور نہیں  
انکا رکتا اوسکا کوئی منکر پس ہوا یہ اجماع زدیک اہل سنت اور جماعت کے اور  
احادیث اور روایات اور اقوال علماء، عالمین کے مثل مولانا شاہ عبدالعزیز  
اور مولانا فیض الدین اور مولانا برلن الدین اور مولانا معین الدین اور مولانا  
عبد الحکیم سیالکوئی اور مولوی عبد اللہ گجراتی اور سستقا مک مظہم اور مدینہ منورہ اور  
سدھا اور ہند وغیرہ کے نیچ باب جواز فائخہ مرسومہ کے بہت ہیں اور لیکن زکر  
کے میں نے واسطے اختصار کے اور اگر چاہو تم واقف ہونا اور زیادتی طلاع  
کی اسپر تو دیکھو ریاض المقاصد اور تلک عشرۃ کاملہ کو اس واسطے کو لکھا میں نے  
ان دونوں میں ساتھ تفصیل کے اور آگے اس خوب عالم ہے ساتھ حق اور  
صواب کے فقط الباب الرابع عشر فی تقلید الائمة الاربعة الدین  
الذین علیہم السلام ارشاد المُسْلِمِینَ فی اقتدارِ الارضِ وَبعضِ فضائلِ  
ابو حیفۃ الرحمہ اللہ فی جامع الاصول المذاہب المشهورة فی الاسلام  
اقنی علیہم السلام ارشاد المُسْلِمِینَ فی اقتدارِ الارضِ مذاہب الشافعی وابو  
حیفۃ و مالک و احمد ترجمہ باب چودھوان تعلیید میں المداریہ دین کے  
جنحون پر ہے مارسلما نکا اطراف زمین میں اور بیان میں بعضے فضائل ابو حنفیہ

النَّعْمَانُ كَمَنْجِعِ جَامِعِ الْأَصْوَلِ كَمَا هُبَشَ شَهْرُهُ اِسْلَامٌ مِنْ جِنْ پُرْبَهُ مَدَارِ  
مُسْلِمَاتِنَ كَأَقْطَارِ زَمِنِ مِنْ سَبْتَ شَافِعِي أَوْ رَأْبُو خَنِيفَهُ أَوْ رَأْمَالِكَ أَوْ رَأْحَمَرْ جَمِيعِهِمْ أَللَّهُ كَمَ  
هُبَشَ وَفِي دُرْرِ الْمُخْتَارِ وَقَدْ قَالُوا أَلْفِيقُهُ ذَرَعَهُ عَبْدًا لِلَّهِ أَبْنَ مَسْعُودَ دِوْسَقَاهُ  
عَلْقَهُ وَحَصَدَهُ إِبْرَاهِيمُ الْخَنِيفُ وَدَائِسَهُ حَسَادَهُ وَلَحْنَهُ أَبُو خَنِيفَهُ وَ  
عَجَنَهُ أَبُو دُوسَفَ وَجَبَزَهُ مُحَمَّدُ وَسَائِرُ النَّاسِ يَا كُلُونَ مِنْ خَبِيرٍ فَظَلَمَ

الْفِيقَهُ درَعَ إِبْرَاهِيمُ دَوَاسُ	حَسَادَهُ ثَرَّا إِبْرَاهِيمُ دَوَاسُ	عَلْقَهُ وَحَصَدَهُ إِبْرَاهِيمُ دَوَاسُ
مُحَمَّدُ حَبَزٌ وَالْأَلْأَ بَلِ النَّاسِ	عَجَنَهُ طَاحِنَهُ يَعْقُوبُ عَاجِنَهُ	

وَقَدْ ظَهَرَ عَلَيْهِ بِتَصَانِيفِهِ كَأَجَمِعِينَ وَالْمَبْسوُطُ وَالْزِيَادَاتُ وَالنَّوَادِرُ  
حَتَّى قَبِيلَ إِنَّهُ صَنَفَ فِي الْعُلُومِ الدِّينِ تِسْعَ مِائَةً وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ  
كِتَابًا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِنْ أَرَادَ الْفِيقَهَ فَيَلْزُمُ أَصْحَابَ آئِيْ حَنِيفَهُ فَإِنَّ  
الْمَعَانِيَ قَدْ تَبَيَّنَتْ لَهُمْ وَاللهُ مَا صَرَّتْ فَيَقِيهَا إِلَّا كِتَبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنِيفِ  
تَرْجِمَهُ أَوْ رَدْرَمَتْ لَهُمْ وَاللهُ مَا صَرَّتْ فَيَقِيهَا إِلَّا كِتَبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنِيفِ  
نَے اور پانی دیا اوسکو علْقَهُ نے اور کامنا اوسکو ابراہیم خنی نے اور کامنا اوسکو حَسَادَهُ نے  
اور پیا اوسکو ابُو خَنِيفَهُ نے اور خمیر کیا اوسکو ابُوسَفَ نے اور روپی پکانی اوسکی  
محمدُ نے اور کام لوگ کھانیوالے ہیں روپی اوسکی سے اور تحقیق ظاہر ہو اعلم اوسکا  
ساتھ تصانیف اوسکی کے ماند جامعین اور مبسوط اور زیادات اور نوادر کے  
یہاں تک کہ کہا گیا کہ تحقیق امام نے تصانیف کی علوم دین میں نو سے نانو سے کتاب میں ۹۹۹  
اوہ کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جوارا دہ کرے فقه کا پس لازم پڑے اصحاب ابُو خَنِيفَهُ  
کو پر تحقیق مطالبہ سان ہوئے داسطے اوسکے ابُو خَنِيفَهُ کے اور والدہ نہیں ہوا  
میں فقیر گر ساتھ کتب محمد بن الحسن کے وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ أَبْنُ أَيِّ رَجَاءٍ رَأَيْتُ  
مُحَمَّدًا فِي الْمَنَارِ فَقُلْتُ لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ فَقَالَ غَرَبَ لِي شَرَةٌ قَالَ لَوْلَا مَرَّتُ

آن اُعْذِّبَكَ مَا جَعَلْتُ هَذَا الْعِلْمَ فِيْكَ فَقُلْتُ لَهُ قَاتِنَ أَبُو يُوسُفَ قَاتِنَ  
 فَوَقَتَا يَدَ رَجَتَيْنِ قُلْتُ فَأَبُو حَنِيفَةَ قَالَ هَيَّاهَا تَذَاكِرَ فِي أَعْلَى عَلَيْنِ  
 كَيْفَ وَقَدْ صَلَى النَّبِيُّ بِوْضُوعَ الْعِشَاءِ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَجَحْجَحَ خَمْسَةً وَخَمْسِينَ  
 حَجَّةً وَرَأَى رَبَّهُ فِي الْمَنَارِ مِائَةً مَرَّةً وَلَهَا قَصَّةٌ مَشْهُورَةٌ وَفِي حَجَّتِهِ  
 الْآخِيرَةِ أَسْتَأْذَنْتُ حُجَّةَ الْكَعْبَةِ بِالدُّخُولِ لِلْيَلَةِ فَهَامَ بَيْنَ الْعُودَيْنِ  
 عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَوَضَعَ الْيُسْرَى عَلَى ظَهْرِهِ حَتَّى خَتَمَ نِصْفَ الْقُرْآنِ أَنْ شَرَعَ  
 وَسَجَدَ ثَرَقاً عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِهِ حَتَّى خَتَمَ الْقُرْآنَ  
 قَدَّمَتْ سَلَوةً بَكِيًّا وَنَاجَيَ رَبَّهُ وَقَالَ لِنَحْنِ مَا عَدَلَكَ هَذَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ حَقَّ  
 عِبَادَتِكَ لَكِنْ عَرَفْتَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ فَهَبْ نُقْصَانَ خَدْمَتِهِ بِكَمَالِ مَعْرِفَتِهِ  
 فَعَسَفَ هَاتِفًا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ يَا أَبَا حَنِيفَةَ قَدْ عَرَفْتَنَا حَقَّ الْمَعْرِفَةِ  
 وَقَدْ خَدَمْتَنَا فَأَخْسَطْتَ الْخِدْمَةَ وَقَدْ عَفَرَ فَاللَّهُ وَلِمَنِ اتَّبَعَكَ مِمْنَ  
 كَانَ عَلَى مَذْهَبِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ تَرْجِمَهُ كَهَا كَعِيلَ بْنَ أَبِي رَجَانِ دِيكِيَا  
 میں نے امام محمد رحمہ اللہ کو خواب میں اور کہا میں نے اُسلوکیا محاں کیا اس لئے تعالیٰ  
 نے ساتھ تیرے کہا بخش امجد کو اللہ نے پھر کہا اللہ نے اگر چاہتا میں عذاب دینا تجوہ کو  
 نہ کر میں اس علم کو تیرے میں پھر کہا میں نے کہاں ہے ابو یوسف رحمہ اللہ کہا ہمارے  
 پر ساتھ دو درجون کے کہا میں نے کہاں ہے ابو حنیفہ کہا ہیہات وہ ہیں اعلیٰ علیین  
 میں اور حقيقة نماز پڑھی اور نبھر کی ساتھ وضو عشا کے چالیس برس اور حج کے  
 او سنے پہنچن اور دیکھا رب کو اپنے خواب میں سوبار اور اوسکا قصر مشہور ہے اور  
 اخیر حج میں اذن چاہا دربانون کعبہ سے واسطے داخلی کعبے کے ایک رات پس  
 کھڑے ہوئے درمیان عمودین کے پائے راست پر اور رکھا پائے چپ اور پر  
 پشت پائے راست کے بہان تک کہ ختم کیا آدھا قرآن پھر کو ع کیا اور سجدہ پھر

کھڑے ہوئے پائے چپ پر اور کھا پائے راست پائے چپ پر یہا تک کہ ختم کیا تام و قآن پس جبکہ سلام پھر اروتے اور مناجات کی رب اپنے کے اور کہا الہی تہی عبادت کی اس بندھ ضعیف نے حق عبادت تیری کا لیکن پہچا نا تجھکو حق پہچانے تیرے کا بخش نقصان خدمت اوس بندھ ضعیف کا ساتھ کمال معرفت اپنی کے پس آواز آئی جانب بیت اللہ سے یا ابا ضیفہ تحقیق پہچانا تو نے حق پہچانے کا اور تحقیق خدمت کی تو نے ہماری بہت نیک خدمت اور تحقیق بخش میں نے واسطے تیرے اور واسطے ان لوگوں جنہوں نے تابع داری کی تیری ان میں سے کہ ہونہ ہب پر تیرے قیامت تک و قال مُسَاءْ اِبْنُ كَلَّا مِنْ جَعَلَ أَبَا حَنِيفَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ وَرَحْمَوْتَ أَنْ لَا يَخَافُ وَقَالَ فِيهِ

حَسِّيْنِ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَعْدَّتْهُ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي رِضَى الرَّحْمَنِ
شِعْرٌ ثُرَّةً اعْتِقَادِيْ مُذْهَبُ النَّعْمَانِ	دِيْنُ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ خَيْرُ الْوَرَذِيِّ

تر جمیعہ اور کہا مسافر بن کدام نے جسے کیا درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے ابوحنیفہ کو امید رکھتا ہوں میں یہ کہ مذرے وہ اور کہا اسمیں ایک مشعر تر جمیعہ شعر کافی ہے مجھکو نیکیوں سے وہ چیز کہ گز نہیں اوسکو زدن قیامت کے نیچ رضا خدا کے دین بنی محمد خیر الوری کا پھر اعتقاد میرا مہب نعمان کا ہے وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدَمَ رَأَفْتَخَرَ بِنِي وَأَنَا أَفْتَخِرُ بِرِجْلِ مِنْ أُمَّتِي لِأَسْهِمُ نَعْمَانًا وَكَنْتَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ مَرَاجُ أُمَّتِي وَعَنْهُ إِنَّ سَائِرَ الْأَنْبِيَاءِ يَفْتَخِرُونَ بِنِي وَأَنَا أَفْتَخِرُ بِأَبِي حَنِيفَةَ مِنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي گذ افی مقدار مہ شرح ابیاللیث تر جمیعہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر آدم نے فخر کیا ساتھ میرے اور میں فخر کرنا ہوں ساتھ ایک مرد کے امت اپنی سے کہ نام اوسکا نعمان اور کنیت اوسکی ابوحنیفہ ہے اور وہ

چراغ ہے میری امت کا اور علیہ السلام سے ہے کہ نام انبیا فخر کرنے ہیں ساتھ  
میرے اور میں فخر کرنا ہون ساتھ ابو حنفیہ کے جسے اوسکو دوست رکھا پس تحقیق  
دست رکھا اوس نے مجکو اور جسے بعض رکھا اوس سے پس تحقیق اوس نے بعض رکھا  
مجسے اسی طرح ہے مقدمہ شرح ابواللیث میں وردی الجرجانی فی مذاقہ  
سَنَدٌ بِسَهْلِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّشْتَرِيِّ إِنَّهُ قَالَ لَوْكَانَ فِي أَمَّةٍ مُؤْمِنِي  
وَعَيْسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِثْلُ أَيِّ حَنِيفَةَ لَمَّا تَهُودَ وَأَدْخَلَتَهُنَّا وَأَمْتَقَيْهُ  
أَكْثَرُهُمْ أَنْ تُحْصَرَ وَصَنَفَ فِيهَا سَبِطٌ لِابْنِ الْجُوزِيِّ بُجَلَدَيْنِ كَبِيرَيْنِ وَ  
سَمَاهَمَا إِلَّا سَيَّسَارُ لِلَّامَاءِ أَئِمَّةُ الْأَمْصَارِ وَصَنَفَ غَيْرُهُمْ أَكْثَرُهُمْ ذَلِكَ  
الْحَالِ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ التَّعْمَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُعْزَاتِ الْمُصْطَفَى بَعْدَ الْقُرْآنِ  
عَسِبُكَ مِنْ مَذَاقِهِ إِنْ شَهَادَ مَذْهَبَهُ مَا قَالَ قَوْلٌ إِلَّا أَخْذَ بِهِ إِمَامٌ  
مِنْ أَئِمَّةِ الْأَعْلَمِ وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ الْحُكْمَ لِأَصْحَابِهِ وَأَتَبَاعِهِ مِنْ زَمِنِهِ  
إِلَى هَذِهِ الْأَيَّامِ إِلَى أَنْ يُخْكِرَ بِمَذْهَبِهِ عَيْسَى وَهُوَ الْصَّدِيقُ لَهُ أَجْرٌ  
وَأَجْرُ مِنْ دَوْنِ الْفِقْهِ وَالْفَهْنِ وَفَوْعَ أَحْكَامَهُ عَلَى أُصُولِ الْعِظَامِ إِلَى  
يَوْمِ الْحَشْرِ وَالْقِيَامِ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ أَخْتُصَّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْأَعْلَمِ  
الْعِظَامِ كَيْفَ لَا وَقَدِ اتَّبَعَهُ كَثِيرٌ وَمِنْ أُولِيَّ الْأَيْمَانِ  
أَنْصَفَ بِثُبَاتِ الْمُجَاهِدَةِ وَرَكَضَ مَبِيدًا إِنَّ الْمُشَاهِدَةَ كَابُوًا هِيمَ ابْنُ أَدْهَمَ  
وَشَفِيقُ الْبَكْحَنِيُّ وَمَفْرُوفُ الْكَنْخَنِيُّ وَأَبِي بَرْبَرِ الْبُسْطَامِيُّ وَفَضِيلُ ابْنِ  
عَبَيَا مِنْ وَدَادِ الطَّافِيِّ وَأَبِي حَامِدِ الْلَّفَافِ وَخَلِفُ ابْنِ أَيُوبِ وَعَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ مُبَارِكٍ وَدَرْكِيْعَ ابْنِ الْجَزَاجِ وَأَبِي بَكْرِ الْوَرَاقِ وَغَيْرُهُمْ مَنْ لَا يُحْصَى لَهُ  
عَدَّهُ أَنَّ يَسْتَفْصِي فَلَوْ وَجَدْ رَافِيْهُ شُبْهَهُ مَا اتَّبَعُهُ وَلَا اقْتَدُهُ وَلَا  
لَا أَفَعُهُ وَقَدْ قَالَ الْأَسْتَاذُ أَبُو الْقَاسِمِ الْقَسِيرِيُّ فِي مِهَاتِمٍ مَعَ صَلَاتِهِ

في مذمه وتقديمه في هذه والطريقة سمعت الاستاذ ابا علي المدقاق يقول أنا اخذت هذه الطريقة من ابا نواس الشخصي و قال ابو القاسم  
انا اخذتها من الشبل و هو اخذها من سير السقطي وهو اخذها من معروف  
الكتحي وهو من داود الطائي وهو اخذ الطريقة من ابي حنيفة وكل منهم  
اشتغل عليه واقر بفضلها فعجب بالك يا اخي الله تكن لك اسوة حسنة في  
هؤلاء السادات القيادات كانوا متمميين في هذه الاقرار والافتخار وهم  
امتهن هذه الطريقة وارباب الشرعية والحقيقة من بعد هم في هذه الامر  
لهم يسع وكل ما خالف ما اعتمدوه ومروي ومبتدئ و بالجملة فليس بآني  
حنيفة في هذه ووزعه وعيادته وعلمها وفهه يستدل بهما قال فيه ابن المبارك

اما المسلمين ابو حنيفة  
كثيات الزبوري على الصحيحه  
ولاي في المقربين ولا يكرهه

وصاحبها ربيه حنيفة  
اما وللحليله والخليله  
خلاف الحق مع صحيح الصيغه  
له في الأرض اشاره شرعيه  
صحيح النقل في حكم لطيفه  
على فقه الامام ابي حنيفة  
على من مرر قوله ابي حنيفة

## شعر

## بيت

لقد زان البلاد ومن عليها  
يا حكماً و اشاره و فقهه  
فما في المشرقين له نظير

شهر اشهر الليالي  
فمن كابي حنيفة في علة  
رأيت العائدين له سفاها  
وكيف يحل أن يوذى فقيه  
فقد قال ابن ادريس تعالا  
بيان الناس في فقه عيال  
فلعنة ربنا اعداء رمل

وقد ثبتت أن ثابت والد الإمام ادرك الإمام على ابن أبي طالب قد عا  
له فلذاته بالذكر وصح أن أبا حنيفة سمع الحديث من سبعه من

الصحابۃ کا بسط فی اخیر صنیۃ المصلی وادرہ کا السن تحویل عشیں صحابیاً  
کما بسط فی اوائل الصیام و قد ذکر الامام العلاء مه شمس الدین محمد  
ابونصر ابن عرب شاہ الانصاری الحنفی فی منظومتہ المسماۃ بمحوا هری  
العقائد تمانیۃ من الصحابة میں رہا الامام الاعظم ابو حیفہ حیث قائل

ابی حنیفہ الفتی الشعان  
یا نعیم والدین سراج الاممۃ  
آثر هم قدر اقتضی و سلک  
سالمہ من الضلال الداجی

معتقداً مذہب عظیم الشان  
التابعی سابق الائمه  
جمعیاً من أصحاب الشی آدرہ کا  
طریقہ واصحہ المنهاج

## شعر

مرہ جمہر روایت کی جرجانی نے مناقب امام میں ساتھ مسدود سکی کے واسطے سہیل  
ابن عبداللہ تتری کے کمقرر کہا اوس نے کہ اگر ہوتا امت میں ہوسی اور عیسیٰ علیہ السلام  
کے مثل ابوحنیفہ کے نہ ہوتے یہودی اور نظرانی یعنی نزہتے ہمیشہ اپنے دین پڑھے  
پڑھے اور مناقب اسکے زیادہ نہیں حد حصر سے اور تصنیف کی مناقب میں انکے نہیں  
ابن جوزی نے دو جلدیں بڑی بڑی اور نام رکھا دون کا انتصار امام الامم  
الامصار اور سوادسکے اور دون نے بھی تصنیف کی ہیں اکثر اس سے حاصل کلام  
مقرر ابوحنیفہ نعیان عظم المعجزات مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں بعد قرآن کے  
اور کافی ہے تجھکو مناقب اسکے سے شہرت مذہب اسکے کی اور نہیں کہا کوئی قول اُسے  
مرا خذ کیا سمجھا اوسکے امام نے امامون اعلام سے اور تحقیق کیا اللہ نے حکم کو واسطے  
یارون اور تبا بعد ارون اوسکے کے زمانہ اوسکے سے آج کے دن تک یہاں تک کہ  
حکم کریں گے اور پڑھیں اوسکے کے حضرت عیسیٰ اور وہ مانند صدیق کے ہیں واسطے  
اویس کے اجر اسکا اور اجراد شخص کا جس نے تدوین اور تایف کی فقہ اور کالی  
اور تفریغ کے حکم اوسکے اور اصول عظام کے دن حشر اور قیامت تک اور یہ دلت

گرتا ہے اور پرا غطیم کے کھاصل کیا گیا ساتھا و کے درمیان تمام علمائے عظام کے  
کیونکر نہ ہو ساتھا اس شان کے اور حالانکہ تحقیق متبع ہوئے اور کے مذہب پر بہت  
اویلیائے کرام سے اُنہیں سے کہ جو متصف ہیں ساتھ مجاہدہ اور مشاہدہ کے مانند  
اب رَّأَهُمْ بْنَ ادْهَمْ اور شَقِيقَ تِلْمِعْ اور مَعْرُوفَ كَرْخَیْ اور آبَیْ زَيْدِ بَطَامِیْ اور فضیلَ بْنَ عَبْدِ  
الْعَزِیْزِ اور دَادِ طَالِیْ اور آبَیْ حَمْدَلَفَ اور طَافَ ابْنَ ابْوِ بَوْبَ اور عَبْدَالْهَدَیْ بْنَ الْمَبَارِكَ اور  
وَكَبِيْعَ ابْنَ الْجَرَاحَ اور آبَیْ بَكْرَ الْوَرَاقَ اور مَا سوا انکے بیشمار ہیں کہ ہمیں گھیر سکتی انکو  
کتنی پس اگر پلتے وہ اسیں کچھ شک نہ متبع ہوتے اور کے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ  
او کے اور نہ موافق اور مقلد ہوتے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ  
او کے اور نہ موافق اور مقلد ہوتے او کے اور تحقیق کہا اسٹاڈ ابوالقاسم قشیری نے  
رسالہ میں اپنے با وجود سخت ہونیکے ذہب میں اپنے اور پیشو اہونا اسکا اسی طریقہ  
میں گزنا میں نے اسٹاڈ ابو علی دقاق سے کہتا تھا وہ اختیار کیا میں نے اس طریق  
کو ابوالقاسم نصر را بادی سے اور کہا او سنے میں نے لیا شبلی سے اور اُسے اخذ کیا سری  
ستھی سے اور اُسے لیا معروف کرخی سے اور او سنے دا اور طالی سے اور کُسے علم اور  
طریقہ حاصل کیا ابی ضیفہ سے اور ہر ایک نے انہوں میں سے تما اور تعریف اولی اور  
اُفرا کیا ساتھ فضیلت امام صاحب کے پس عجب ہے تیرے لئے اے بھائی آیا ہو واسطے  
تیرے معتقد ای نیک نیچ ان سادات کبار کے ایا نہ تھے وہ ہمہ تم اس قرار واقعیت میں  
حالانکہ وہ امام اور پیشو اتھے اس طریقہ کے اور ارباب شریعت اور تحقیقت کے اور  
من بعد او سنکے اس امر میں او سنکے تابع ہیں اور جو کہ مخالف ہوا اسکا جسکو کہ معمد اور  
معتبر رکھا اونہوں نے مردود اور بدعتی ہے اور حاصل کلام پس نہیں ہے ابو ضیفہ  
زہزاد تقوی اور عبارت اور علم اور فہم اپنے میں شریک کسی کا اور اسیں سے کہ کہا  
فضلہ امام میں ابن المبارک نے شفر کر کر جمہر اور سکایہ ہے تحقیق فرین اور اسے

کیا شہروں اور شہروں کو امام المسلمين ابو حنیفہؓ نے ساتھ احکام اور آثار اور فتوح کے مثل آیات زبر کے اور صحیفہ کے پس نہیں مشرقین اور مغاربین اور کوفے میں تانی اوسکا اور رات کو عبادت میں قائم اور دن کو صاحم اللہ کے خوف سے پس کون ہے مثل ابو حنیفہ کے نسب اس مرتبہ بلند کے کہ وہ امام ہے خلقت کا اول خلیفہ اور دیکھا میں نے عیوب جو اوسکے کو جاہل اور نادان خلاف حق کے ساتھ دلیلوں ضعیون کے اور کبیوں کر حلال ہے ایزار سانی فقیریہ کو اوسکے اور دران حالیکہ درمیان زمین کے ہیں آثار بزرگ اوسکے اور تحقیق کہا ابن اور سیفؓ نے کلام صحیح النقل کو صحیح حکم کے لطیفہ ہے ساتھ اوسکے کو تحقیق لوگ فقرہ میں عیال ہیں اور فقرہ امام ابو حنیفہ کے پر لعنت رب ہمارے کی شمار ریت زمین کے اور پسورد کرے قول ابی حنیفہؓ کو اور تحقیق ثابت ہوا بلانٹک شہر ثابت والد امام نے پایا امام علیؓ ابن ابی طالب کو پس دعا کی اوسے داسطہ اوسکے اور اولاد اوسکی کے ساتھ برکت کے اور صحیح ہوئی یہ بات کو تحقیق ابو حنیفہؓ نے سُنی حدیث سات صحابیوں سے جیسا کہ بیان کیا اخیر میں فیض المصلی کے اور پایا عمر میں اپنے میں صحابیوں کو جیسا کہ ہے اولیٰ فسیاد میں اور تحقیق ذکر کیا امام العلامہ شمس الدین محمد ابو نصر بن عرب شاہ النصاری حنفی نے منظومہ اپنے مسمیہ جواہر العقائد اور درر العلامہ میں کہ آنکھ صحابیوں سے روایت کی جوان نعمان امام عظیمؓ نے اسجاپر اعتقاد سے ذہب غظیم انثان ابو حنیفہؓ النعمان تابعی کا ہے جو کہ سبقت لیگیا امام نیپر ساتھ علم اور دین کے اور چرا غیرہ امت کا اور پایا ایک جماعت صحابیوں نے اثر انکا اور تحقیق پیردیؓ کی اور حلاظ طریقہ واضح راہ سلامت کو مگراہی کے انہیں سے عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ دَسْوُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ الْإِيمَانُ عِنْ دَلْثَرَيَا لِذَهَبٍ زَهْلٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ مَرْوَا مُشْلِمٌ فِي بَابِ فَضْلٍ فَارِسٌ فَرِجْمَهُ رَوَيْتَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوہریرہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مو ایمان زدیک شریا کے البتہ لے آؤ یا کو اوسکو ایک شخص اولاد فارس سے نقل کیا اسلام نے بابفضل نادر میں اور کہا شیخ جلال الدین ثافعی نے تبیین الصحیفہ فی مناقب ابی ضمیفہ میں بَشَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالإِمَامِ رَأْبِيِّ حَنْفِيَةَ فِي حَدِيثِ  
آخَرَ جَهَادِ أَبُو نَعِيمٍ فِي حُلْيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرُثُرَاتِ وَجَاءَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ تُرْجِمَهُ شَارِطَت  
وَبَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَانَهُ اِمَامَ ابِي ضَمِيْفَهُ کے حدیث میں کہ قتل کیا اوسکو ابو عیو  
نے صلی میں ابوہریرہ سے کہا ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو  
علم پاس شریا کے البتہ پہنچنے گے اوسکو کہتے ایک شخص اولاد فارس سے اسی طرح  
روایت کی شیرازی نے کتاب القاب میں اور بخاری نے اورسلم نے اپنی صحیح میں اور  
طبرانی نے ابن مسعود سے اور طحطاوی میں عن عمار بن الحسین بن قان تعالیٰ رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم خیر امّتی قریٰ فریٰ الّذین يَلُوْهُمُ الْحَدِيثَ شَفِقُ عَلَيْهِ  
ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بہترین امت میری قرن میری کی پھر جو نسل ہیں اور پھر جو قرب ہیں اُنکے پس یہ حد  
صریح دلات کرتی ہیں اس پر کہ خبریت تابعین کی زیادہ ہے تبع تابعین سے اور  
امام ابو ضمیفہ تابعین میں سے ہیں وہیما انہوں نے ایک جماعت صحابہ کو چنانچہ مذکور  
ہوا ذی فِ الْجُزُءِ الثَّانِی مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ الْمُسْمَى بِرُدُوجِ الْبَيَانِ لِلشَّيْخِ إِسْمَاعِيلَ حَقِيقِ  
أَفَندِي وَدَاؤِدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمُهُمْ فِي الْحَرْثِ أَيْ أَذْكُرُ خَبَرَهُمَا وَقَتْ حُكْمِهِمَا فِي  
وَقْتِ الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ تَفَرَّقَتْ وَأَنْتَشَرَتْ فِيهِ غَنْمُ الْقَوْمِ لَيْلَةً بِلَدَ رَاعِي وَرَعِيَّةً  
وَأَفْسَدَتْهُ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ أَيْ لِحَاكِمِينَ وَالْمُتَحَاكِمِينَ شَاهِدِينَ حَاضِرِينَ عِلْمًا وَفِي  
الْتَّائِبَيَّاتِ الْجَمِيعَ يُشَرِّعُ إِلَى كُنَّا حَاضِرِينَ فِي حُكْمِهِمَا مَعْهُمَا وَإِنَّا حَكَمَّا بِأَيْ شَاءَ نَاهِمَا

ولئن خط أحدهما في حكمه إلا إنما أمره فما تشيد بناء الا جهاد بحكمه ماعزى و  
كرامة للجهيدين ليقتدى ذاريهما مستظاهرين بمسايعهم المشكورة في الإجتهد  
ففهمها أي الحكومة سليمان وهو ابن أحدى عشر سنة قال في الشاويلاط  
النجية يشير إلى مرحلة درجة بعض المجهدين على بعض وكلما أتينا حكمًا وعلما  
كثيراً لسليمان وحدة الحكم كلها حكم وشرعي قال في الشاويلاط النجية أي  
حكم وعلماً بحكم كل واحد منه ما مواقعاً للعلم والحكمة بتائيدنا وإن كان  
مخالفاً في الحكم بحكمتنا ليتحقق صحة أمر الإجتهد وإن كل مجهد مصين كما  
قال في الارشاد وهذا يدل على أن خطاء المجهدين لا يقع في كونه مجهاً  
مردئاً أنه دخل على داود عليه السلام رجلان فقال أحدهما إن غنم هذا دخلت  
في حرب ليلاً فاُفسد تهْفَضَ لَهُ بِالغَمْرِ لَا ذُرْ تَكُنْ بَيْنَ قِيمَتِ الْحَرْبِ وَقِيمَةِ الْغَنِمِ  
تفاوت فخرج جابر على سليمان فأخبر بذلك فقال غيره هذا أرفق بين  
الفريقين فسمعه داود فدعاه فقال له يتحقق الديوة والأبوة إلا أخبوثي  
بالذى هو أرفق بالفريقين فقال أرى أن تدفع الغنوة إلى صاحب الأرض  
ليستفع بذلكها وسلها وصوتها والحرث إلى أرباب الغنمة ليقو موعليه حق  
تعود إلى مكان ثرتها فقال القضاء وما قضيت وأمضى الحكم بذلك فقال  
في الارشاد الذي عندى أن حكم ما كان بالاجتهد وهو جائز لذا نبياء  
عند أهل لستة يريد رکون اثواب المجهدين ولیقتدى بهم ولذا قال رسول  
الله صلى الله عليه وسلم أعلماء ومرأة الأنبياء فإنه يتلزم أن يكون  
درجة الإجتهد ثابتة لذا نبياء ليثبت العلماء عنهم ذلك إلا أن الأنبياء  
لايقرؤون على خطأ وفي بحر العلوم وأعلاه أن في هذه الآية دليلاً على  
أن المجهدين خطأ ويصيب وعلى أن لذا نبياء إجتهد أكمل العلماء لأنهم

ترجحہ درمیان جز ثانی اور صفحہ چھوٹہ سورتین سطر چوڑا و تفسیر و روح البیان سے تا سطر چوڑا  
صفحہ چھوٹہ پن تک ہے دادائے مسلمین آخراً سیت تک لے یاد کر خبر دونوں کی وقت  
حکم کرنے اُن دونوں کے نتیجہ وقت کھیتی کے جگہ متفرق اور پھر الگ الگ ہوئیں کیونکہ میں  
بگرایاں قوم کی رات میں بغیر چور دائی کے پس چرا اوسکو اور خراب کیا اوسکو اور بخ  
ہم واسطے حکم حاکمیں اور منحا کمیں کے حاضر اور رئے علم کے اور نتیجہ تاویلات نجیبہ کے  
ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف ایسا بت کے کہ متفرغ ہے ہم حاضر نتیجہ حکم اُن دونوں کے ساتھ  
اُن دونوں کے اور حکم کیا اُن دونوں نے ساتھ ارشاد ہمارے کے اُن دونوں کیلئے  
اور نہ خطاب کی ایک نے اُن دونوں میں سے نتیجہ حکم اپنے کے مگر ارادہ کیا ہے مفہومی  
بنا اجتہاد سے ساتھ حکم اُن دونوں کے واسطے عزت اور کرامت مجتہدین کے  
تو کہ اقتدار کرن لوگ ساتھ اُن دونوں کے ظاہر گر نیوالے نے اور مدعاویہ  
کو ششین انکی کے کہ مقبول ہیں درمیان اجتہاد کے فقہمنا ہا مسلمان بمحابیا  
ہمne حکومت کو مسلمان کے نہیں اور وہ اسوقت گزارہ برس کے تھے اور کہا کاشفی  
نے تیرہ برس کے تھے اور کہا تاویلات نجیبہ میں یہ اشارہ ہے طرف رفع درجات  
بعض مجتہدین کے بعض پر اور ہر ایک کو دیا ہم نے حکما و علماء بہت ز فقا ایک مسلمان  
کو پس حکم دونوں کا حکم شرعی ہے کہا تاویلات نجیبہ میں اے دیا حکمت اور علماء کا حکم  
کرت ہر ایک اُن دونوں میں سے موافق علم اور حکمت کے ساتھ مدد ہماری کے اور  
الرجھ ہو مخالف حکمہ میں ساتھ حکمت ہماری کے تو کہ ثابت ہوحت اجتہاد کی اور  
متفرغ ہر مجتہد مصیب ہے جیسا کہ کہا ارشاد میں کہ پیدلات کرتا ہے اپر کہ متفرغ  
خطا مجتہدین کی نہیں قارج ہونے میں اوسکے مجتہد روایت ہے کہ داخل ہوئے  
اوپر داؤر علمیہ السلام کے دو شخص اور پھر کہا اُن دونوں میں سے ایک نے کہ متفرغ  
بگرایاں اوسکی لھسی ہیرے کمیت میں رات کو اور خراب کیا کمیت میرے کو پس

حکم کیا داد نے واسطے صاحب کہیت کے ساتھ دینے بکریوں کے اسواسطے نہ تھا درمیان فہیمت کھیت اور قیمت بکریوں کے فرق پھر نکلے دونوں اور گذرے اور پہلیاں کے پس خبردی دونوں نے ساتھ اس قصر اور حکم کے کہا اسلام علیہ السلام نے سوا حکم کے لائق ترا اور بہتر ہے درمیان دونوں فرقیین کے اور پھرنا اوسکو داد دئے اور بلا اسلامی کو اور کہا بحق نبوت و رابوت بخدا مجکو جو کہ ارفق ہے ساتھ فرقیین کے پس کہا دیکھتا ہوں میں یون کہ دیوے تو غنم کو دصاحب زمین کے تین تاکہ وہ حامل کرے نفع ساتھ دو دھا اور نسل اور صوف اوسکے کے اور حصتی دیوے بکری دالے کو تاکہ وہ فائم ہو اسپر ساتھ بونے اور جو تھے کے اتنی مدت تک کہ پھر دیسی ہو جائے جسی تھی پھر دلوالی جائے دونوں اپنے اپنے مالک کو پس کہا داد نے حکم وہ ہے جو حکم کیا تو نے اور جاری کیا حکم ساتھ اوسی کے کہا ارشاد میں وہ چیز کہ زدیک میرے ہے کہ مقرر حکم تھا دوں نا ساتھ اجتہاد کے اور اجتہاد جائز ہے واسطے ابیا کے زدیک اہلت کے تاکہ پاؤں تواب مجتہد یون کا اور آفتزا کیا جاوین ساتھ اونکے اور اسی واسطے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے العلما و مرثیۃ الائمه علماء و ارتلانیا، میں پس مقرر میتلزم ہے ہر نے درجہ اجتہاد کو ثابت واسطے ابیا کے تاکہ موافق حدیث کے وارث ہوں علماء ابیا کے اس اجتہاد میں مگر ابیا نہیں فائم رہتے خطاب پر اور بحول العلوم میں ہے کہ جان تو مقرر نیچ اس لئے کے دلیل ہے اسپر کہ مقرر مجتہد خطاب کرتا ہی ما پھر نجیب ہے نظر کو اور اسپر کہ مقرر واسطے ابیا کے اجتہاد ہے جیسا واسطے علماء کے اور اسی طرح ہے تفسیر احمدی میں اور حواشیہ زودی میں اور کہا حصاصل نہ فہم کی گئی دونوں کی اسی سبب سے کہ بھیجا تھا قدر الکھیتی کی طرف اور بماری شروعت میں بھی اسی طرح ہے اور ذکر کیا بیضاوی اور کشاف میں ان الادئ محاکمہ داد نظریز قول ابی حنفیۃ فی القبید اذ اجتی علی التغیر یقدح المولی بذلک

وَالثَّانِي مَا حَكَمَ سُلَيْمَانُ مِثْلُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فِيمَنْ غَصَبَ عَنْدَهَا فَابْعَثَ مِنْ  
يَدِهِ أَنَّهُ يُضْمِنُ الْقِيمَةَ فَيَتَشَفَّعُ بِهَا الْمَغْضُوبُ مِنْهُ فَإِذَا ظَهَرَ تَرَادُهُ تُرْجَمَهُ  
مُفْزِرُ جُوكَ اول حکم کیا داود علیہ السلام نے مثل قول امام ابو حییفہ رحمہ اللہ کے نفع  
غلام کے جبکہ اوسے خیانت کی کسی پردیع کرے اوس غلام کو نوی بر لے اوسکے  
اور دوسرا جو حکم کیا سلیمان نے مثل ہے قول امام شافعی کے اوس شخص میں کہ  
جنے غلام کسی کا غصب سے لیا اور بھاگ لیا وہ اتفاقاً غائب سے مقرروہ فیاض  
ہو گا قیمت کا پس نفع بیویگا ساتھ وہ قیمت کے مغضوب منہ پس جبکہ ظاہر ہو  
غلام پس دیا جاوے غلام ماں کو اور قیمت غائب کو وَفِيهِ فَانْ قُلْتَ أَحَدَنَا  
بِوَحْيٍ أَوْ اِجْتِهَادٍ قُلْتُ قَنِيلٌ حَكْمًا جَمِيعًا بِالْوَحْيِ إِلَّا أَنَّ حُكْمَةَ دَاؤِدَ نُسِخَتْ  
بِحُكْمَةِ سُلَيْمَانَ وَقَنِيلَ اِجْتَهَادَ جَمِيعًا إِلَّا أَنَّ اِجْتِهَادَ سَلَيْمَانَ اَشَبَهَ  
بِالصَّوَابِ تُرْجَمَه اور کشاف میں ہے پس اگر کہوے تو آیا حکم کیا دونوں نے ساتھ  
وہی کے یا ساتھ اجتہاد کے کہتا ہوں میں بعضوں نے کہا حکم کیا دونوں نے ساتھ  
وہی کے مگر البرتہ حکومت داود علیہ السلام کی نشوخ ہوئی ساتھ حکومت سلیمان علیہ السلام  
کے اور بعضوں نے کہا اجتہاد کیا دونوں نے مگر البرتہ اجتہاد سلیمان علیہ السلام کا مشاہد  
نزہے ساتھ صواب کے اور اسی طرح حسینی اور مدارک میں ہے اور یہی مختار میں ہے  
امام زادہ اور فخر الاسلام کا اور تفسیر احمدی میں ہے وَإِذَا كَانَ أَيُّ اِجْتِهَادٍ  
فَلَيْسَتْ بِهِ مِنَ الْأَيَّةِ وَالْقِصَّةُ مَسَا ذَلِكُ بَابُ الْاجْتِهَادِ وَهُوَ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِ  
مِنْ ذِكْرِهِ فِي هَذَا الْمَقَامِ فَاَفُولُ ذَلِكَ اَخْتِلَفَ اَلْفَوَالُ فِي اَنَّ الْاجْتِهَادَ هُلْ  
يُخْطِلُ مَرَّةً وَيُصَدِّبُ اُخْرَى اَمْ يُصَدِّبُ اَبْدَأْ كُلُّ مجْتَهِدٍ ذَقَالَتِ الْمُغْنَزَةُ  
كُلُّ مجْتَهِدٍ مُصَدِّبٌ وَالْحَقُّ فِي مَوْضِعِ الْجِلْدِ فِي مُتَعَدِّدٍ وَرَعِنْدِنَا الْمُجْتَهِدُ  
يُصَدِّبُ مَرَّةً وَيُخْطِلُ اُخْرَى وَالْحَقُّ فِي مَوْضِعِ الْجِلْدِ فِي اَحِدٍ وَنَكِدَ

اَحْتَلَفُ الْاَقْوَالُ فِيمَا بَيْنَنَا فِي أَنَّ الْمُجْتَهِدَ لَذَأَخْطَاءِ كَانَ مُخْطِيَّا إِبْتَدَاءً وَ  
 اِنْتِهَاءً رَأَلَا صَحُّ مِنْ مَذْهِبِنَا أَنَّهُ يَكُونُ مُصِيبًا إِبْتَدَاءً فِي نَفْسِ الْعَمَلِ فَيَكُونُ  
 مُخْطِيَّا إِنْتِهَاءً تَرْجِمَهُ اُور جَبَکہ ہوئے دونوں حکم ساتھ اجتہاد کے پس تو چاہے کہ  
 نکالی جاویں آئیہ اور فقہ سے سے باپ اجتہاد کے اور وہ مقصود ہے ہارا ذکر اسکے  
 سے اس مقام میں پس کہتا ہوں میں تحقیق مختلف ہوئے اقوال اسیں کہ مقرر  
 مجتہد ایخطا کرتا ہے ایکبار اور پہنچتا ہے مطلب کو دوسرے یا ریا پہنچتا ہے ہمیشہ  
 ہر مجتہد کہا معتزلہ نے ہر مجتہد مصیب ہے اور حق موضوع خلاف میں متعدد ہے  
 اور نزدیک ہمارے مجتہد مصیب ہوتا ہے ایکبار اور غاطی دوسرے بار اور حق موضوع  
 خلاف میں واحد ہے اور اسی طرح مختلف ہوئے اقوال درمیان ہمارے اس باب  
 میں کہ مقرر مجتہد نے جبکہ خطائی ہوا مخطی ابتداء اور انتہا فقط پس بعضوں نے کہا  
 جبکہ خطائی کی مجتہد نے ہوا مخطی ابتداء اور انتہا اور صحیح تزبدہ ہب ہمارے سے یہ ہے  
 کہ مقرر مجتہد مصیب ہے ابتداء نفس العمل میں اور ہو ویکا مخطی انتہا میں وَفِيهِ  
 اَيْضًا فَإِنْ قُلْتَ فَأَذَأْكَانَ الْحَقَّ فِي مَوْضِيعِ الْجَلَادِ رَاجِدًا فَمَا مَعْنَى حَقِيقَةِ  
 الْذَّاهِبِ الْأَرْبَعَةِ قُلْتُ مَعْنَاهُ أَنَّ الْحَقَّ الْوَاحِدَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ فِيمَا قَالَ  
 الشَّافِعِيُّ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ فِيمَا قَالَ أَبُو حَيْفَةَ فَشَكُونُ كُلَّهُ مِنَ الْذَّاهِبِ  
 الْأَرْبَعَةِ حَقًا بِهذَا الْمَعْنَى فَالْمُقْلِدُ إِذَا قَلَدَ أَيْمَنَّ مجتہد پیروج من الوجوب  
 وَلَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يُقْلِدَ رَاجِدًا لِلتَّزْمَهِ وَلَا يَوْلُ إِلَى اخْرَقَانَ قَالَ فَأَئِلَّ  
 أَيْمَنَ صَرُورَةٌ فِي تَبَعِيَّةِ أَيْمَنَ حَدِيفَةَ مَثَلًا حَيْثُ لَهُ يَأْمُرُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ وَلَا  
 رَسُولَهُ بَلْ لَوْ يُصْرَخُ بِهِ أَيْمَنَ حَدِيفَةَ اِيْضًا وَلَوْ سُلِّمَ أَنَّ تَبَعِيَّةَ الْمُجْتَهِدَ لَا يَمْتَأْمِدُ  
 إِلَيْهِ فَأَيْمَنَ ضَرُورَةٌ فِي إِلَتِزَامِهِ مَذْهَبًا وَاحِدًا بِعِينِهِ بَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ  
 يَعْمَلَ مِذْهَبٌ ثُمَّ يَنْتَقِلَ إِلَى اخْرَى كَمَا نَعْلَمُ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ أُولَيَاءِ اللَّهِ وَجَوَزَ

لَهُ أَنْ يَعْلَمَ فِي مَسْأَلَةٍ عَلَى مَذْهَبٍ وَفِي مَسْأَلَةٍ عَلَى مَذْهَبٍ أُخْرَى تَحْتَاهُ  
 مَذْهَبَ الْصُّوفِيَّةِ وَتَوْسِيلَهُ فِينَ أَيْنَ يَعْلَمُ وَأَنْجَحَارُ الْمَذَاهِبِ فِي الْأَرْبَعَةِ مَعَ أَنَّ  
 الْمُجْتَهِدِينَ كَانُوا قَرِيبًا مِنَ الْمَائِةِ أَذَا كَثُرَ كَانِيْ يُوسُفُ وَمُحَمَّدُ وَالغَزَالِيُّ وَ  
 أَمَّا لِيْلِيْمُ وَلَرَزِيجَنْرُ لِاجْتِهَادِهِ بَعْدَ قَلْتُ أَمَّا الْأَوَّلُ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَخْلُو  
 إِمَّا أَنْ لَوْ يَعْلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَشْيَاءِ أَوْ يَعْلَمَ وَالْأَوَّلُ بَاطِلٌ بِقَوْلِهِ تَعَالَى أَيَّحْسَبُ  
 الْإِنْسَانُ أَنْ يُثْوَدَ سُدًّا وَكِلَّهُ يُحْتَاجُ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاعِ وَاللِّبَاسِ وَالطَّعَامِ  
 وَغَيْرِ ذَلِكَ وَإِنْ لَوْ يَفْعُلِ الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَقَعِينَ أَنْ يَعْلَمَ بِأَعْمَالٍ وَيَشْتَغِلَ  
 بِأَعْمَالٍ وَجِيدَنَعْدِ لَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يَمْسَكَ فِيهِ بِشَيْءٍ مِنَ الْكِتَابِ وَالشَّرِعَةِ أَوْ لَا  
 وَالثَّانِي بَاطِلٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ فَقَعِينَ أَنْ يَمْسَكَ فِيهِ بِالْكِتَابِ وَالشَّرِعَةِ  
 وَجِيدَنَعْدِ لَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ تَكُونَ لَهُ قُدْرَةٌ عَلَى مَعْرِفَةِ وُجُوهِهِ وَمَعَانِيهِ وَ  
 طُرُقِهِ وَأَحْكَامِهِ أَوْ لَا وَالثَّانِي لَا يَدْرِكُ أَنْ يَكُونَ تَابِعًا لِلْأَحَدِ مِنَ الْأَئِمَّةِ هُوَ  
 الْمُرَادُ وَالْأَوَّلُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ مَعَ ذَلِكَ مَلَكَةُ الْإِسْتِبَاتِيَّةِ وَالْقُدْرَةِ  
 التَّالِمَةُ عَلَى إِسْتِخْرَاجِ الْمَسَائلِ أَوْ لَا وَالْأَوَّلُ هُوَ الْمُجْتَهِدُ وَلَا كُلُّهُ مُرْفِيَّ بَلْ  
 نَحْنُ وَآيُضًا مُفْرِدُونَ بَعْدَ مِرَايَاتِنَا يُجْتَهِدُ أَخْرَى وَالثَّانِي إِمَّا أَنْ يَكُونَ تَابِعًا  
 لِلْأَحَدِ مِنَ الْأَئِمَّةِ فَهُوَ الْمُرَادُ وَأَوْلًا يَكُونُ تَابِعًا لِلْأَحَدِ بَلْ يَقُولُ أَنْ عَمَلَنِي  
 عَلَى أَصْوَلِ الْتِي هِيَ ثَلَاثَةٌ وَلَكُنْتُ بِتَابِعَ لِلْأَحَدِ فَنَقُولُ لَهُ أَنَّ كَوْنَ أَصْوَلِ  
 الشَّرِيعَةِ ثَلَاثَةً إِنَّمَا هُوَ أَوَّلُ مَسْأَلَةٍ بَنَاهُ أَبُو حَنِيفَةُ وَآيُضًا لَا أَنَّمَا مِنْ  
 أَنْ يَحْتَاجُ فِي الْمَسَائلِ الْقِيَاسِيَّةِ وَفِي مَعْرِفَةِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ دَفْنِ مَعْرِفَةِ  
 كَوْنِ الْإِجَامَعِ قَطْعَيَّاً مُقْدَدًا عَلَى حَبْرِ الْوَاجِدِ وَكَوْنِ الْمَحْسُورِ صِبْغَيْنِ ظَاهِرِيَّاً  
 وَأَمْثَالِهِ مِنْ جَمِيعِ تَقْسِيمَاتِ الْكِتَابِ وَالسُّنْنَةِ وَالْإِجَامَعِ وَأَحْكَامِهِ الْمَذَادِيَّةِ  
 كُلُّ ذَلِكَ إِلَّا إِصْطِلَاحَ أَبِي حَنِيفَةَ فَإِنِّي أَقِيَّ شَيْئًا يُهْرِبُ بِلَزِيمِ الشَّعْبَيَّةِ

صُرُورَةً دَامَتِ الْثَّاقِي وَهُوَ آتَهُ إِذَا تَزَمَّرَ الْقَعْدِيَّةُ يُحِبُّ عَلَيْهِ أَنْ يَدُوِّمَ عَلَى مَذْهَبِ إِلَتِزَمَهُ وَلَا يَنْتَقِلُ إِلَى مَذْهَبِ أَخْرِ فَلِإِنَّ الْإِنْتِقَالَ يُوجِبُ أَنْ يَظْهَرَ عِنْدَهُ بُطْلَانُ الْمَذْهَبِ السَّابِقِ رَأْلَهُ أَنَّ أَهْلَ كُلِّ مَذْهَبٍ يَقُولُونَ بِحَقِيقَةِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ قَدْ وَقَعَ فِيمَا أَبْيَى عَلَى أَنَّ الْعَالَمَيْ لَأَوْجَهَ لَهُ إِلَى الْإِنْتِقَالِ وَالْعَالَمِيَّةُ وَجْهُ الْإِنْتِقَالِ تَزْجِيجُ الْأَدَلَّةِ مِنْ جَانِبِ الْمَرْجُوحِ لَلَّيْهِ وَهُوَ مُوقَفٌ عَلَى إِرْدِيَادِ الْفَضْيَلَةِ وَنُقْصَانِهَا فَإِنَّ كُلَّ دَاحِدٍ تَنْصِيبٌ دَلَّلُ عَلَى طَبْقِ مَذْهَبِهِ وَالْعَالَمِ الْغَيْرُ الْمُجْتَهَدُ لَكِنَّ فِي قُدرَتِهِ تَزْجِيجُ الْمَذَاهِبِ بِحَبِّ الدَّلَالَاتِ فَإِنَّ ذَلِكَ مُوقَفٌ عَلَى مَعْرِفَةِ اسْطِلَاحِ كُلِّ دَاحِدٍ وَمَعْرِفَةِ الْكِتَابِ بِتَقْسِيمِهِ الْأَرْبَعَةِ وَكَذَا السُّنْنَةِ مَعَ تَقْسِيمِهَا بِهَا الْمُخْتَصَةُ بِهَا وَالْاجْمَاعُ بِاِقْسَامِهَا الْثَّلَاثَةِ وَالْأَقْسَيَّةِ بِشُرُودِهَا وَأَخْكَامِهَا وَأَرْكَانِهَا وَوَقْعِهَا وَكُلُّ ذَلِكَ مُتَعَذِّرٌ فِي حَقِ الْمُعْتَدِلِ وَمَعَ ذَلِكَ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ الْحَقُّ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فَالْإِنْتِقَالُ مِنْ مَذْهَبٍ تَزْجِيجٌ بِلَا مُرَجِّحٍ وَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا أَنَّ مَنْ بَلَغَ أَوْلَأَ وَأَخْتَارَ أَيَّ مَذْهَبٍ عَلَيْهِ حَسَنَا يَلْزِمُ فِي حَقِّهِ تَزْجِيجٌ بِلَا مُرَجِّحٍ لِأَنَّ مُرَجِّحَهُ هُوَ قَصْدُهُ أَوْ كَوْنَ أَهْلَ بَلَادِهِ أَوْ أَهْرَافِهِ أَوْ أَبَايعَهُ أَوْ سُلْطَانَهُ فِي ذَلِكَ الْمَذَاهِبِ إِذْ كَذَادَ قَعَ عَلَيْهِ التَّعَامِلُ وَهُوَ كَالْاجْمَاعِ وَأَصَاتِ الْكَلَامِ فِي الْأَوْلِيَاءِ فَخَارَجَ عَنِ الْبَحْثِ وَلَعَلَهُمُ لَا حَلَّ لَهُمْ مِنَ الْأَسْرَارِ مَا لَا يَلُوحُ لِغَيْرِهِمْ فَرَأَوْا فِي الْإِنْتِقَالِ مَصْلِحَةً وَحِكْمَةً فَلَمْ يُقَاسْ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ وَكَمَا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْإِنْتِقَالُ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ أَخْرَى كَذَلِكَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَسْئَلَةٍ عَلَى مَذْهَبٍ وَفِي أُخْرَى عَلَى أَخْرِ لَاَنَّ الْعَاصِي لَأَوْجَهَ لَهُ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَاتِ الْعَالَمِ فَالْفَطَاهِرُ أَنَّ لَأَوْجَهَ لَهُ إِلَيْهِ الْأَعْلَمُ بِأَنَّ الْإِمَامَ الْفَلاَئِيَّ نَذَرَ أَخْطَاءَ فِي الْمَسْئَلَةِ الْفُلَادِيَّةِ رَأَصَابَ فِي الْفُلَادِيَّةِ

فـالـإـمـامـ الـفـلـانـي عـلـى عـكـسـ هـذـاـ كـمـاـ أـنـ الـخـنـفـيـ تـقـرـهـ الـفـاتـحـةـ عـيـنـبـ الـإـمـامـ فـانـهـ لـأـيجـوزـ رـاـنـ اـعـتـدـاـنـهـ قـدـ أـصـابـ الشـافـعـيـ فـيـ ذـلـكـ بـخـلـافـ أـيـ خـنـيفـةـ فـانـهـ بـاطـلـ بـالـضـرـورـةـ وـرـقـوـاـنـ ظـنـ أـنـ دـلـيلـ الشـافـعـيـ وـهـوـ قـوـلـهـ عـلـيـهـ الـصـلوـةـ وـالـسـلـامـ لـأـصـلـوـةـ إـلـاـ بـفـاتـحـةـ الـكـتـابـ صـوـبـحـ فـيـ هـذـاـ الـمـعـنـيـ قـدـ فـدـلـاـكـ مـرـقـوـفـ عـلـىـ عـرـفـةـ هـذـاـ الـحـدـيـثـ وـمـعـرـفـةـ الـجـمـعـ لـأـيـ خـنـيفـةـ وـمـعـرـفـةـ أـنـهـ لـأـجـجـةـ أـسـبـقـ مـنـ هـذـاـ وـأـمـثـالـهـ وـذـالـكـ مـتـاـهـوـ لـنـيـسـ مـنـ شـانـ الـمـقـلـدـ لـأـنـ كـلـ أـحـدـ يـنـصـبـ عـلـىـ طـبـقـ مـذـاهـبـهـ دـلـلـاـتـ رـشـواـهـ دـوـلـ كـلـ وـجـهـ هـوـ مـوـتـيـهـاـ وـفـوقـ كـلـ ذـيـ عـلـمـ عـلـيـهـ لـأـيـقـاـنـ لـأـنـ أـبـاـ خـنـيفـةـ سـئـلـ أـنـ قـوـلـكـ إـذـاـ خـالـفـ كـتـابـ اللـهـ فـيـ أـيـ شـئـ أـعـمـلـ فـقـاـلـ بـكـتـابـ اللـهـ نـهـرـ سـئـلـ أـنـهـ إـذـاـ خـالـفـ السـنـةـ فـقـاـلـ بـسـنـةـ رـسـوـلـ اللـهـ نـهـرـ سـئـلـ أـنـهـ إـذـاـ خـالـفـ قـوـلـ الصـحـابـةـ فـقـاـلـ السـنـةـ فـقـاـلـ بـسـنـةـ رـسـوـلـ اللـهـ نـهـرـ سـئـلـ أـنـهـ إـذـاـ خـالـفـ قـوـلـ الصـحـابـةـ ثـرـ سـئـلـ أـنـهـ إـذـاـ خـالـفـ قـوـلـ اـشـاعـيـ فـقـاـلـ اـشـاعـيـ رـجـلـ وـ يـقـولـ الصـحـابـةـ ثـرـ سـئـلـ أـنـهـ إـذـاـ خـالـفـ قـوـلـ اـشـاعـيـ فـقـاـلـ اـشـاعـيـ رـجـلـ وـ أـنـارـجـلـ فـدـلـ هـذـهـ أـحـكـاـيـةـ عـلـىـ خـلـافـ مـاـذـكـرـتـ فـيـ الـإـسـتـقـارـ عـلـىـ قـوـلـ أـيـ خـنـيفـةـ مـنـ عـيـرـ عـمـلـ عـلـىـ الـكـتـابـ وـالـسـنـةـ مـنـ عـيـرـ لـمـتـفـاـتـ إـلـيـهـ لـأـنـاـ نـقـولـ إـنـ كـلـ مـنـاـ هـذـاـ فـيـهـ بـلـغـ السـنـةـ أـوـ قـوـلـ الصـحـابـةـ لـأـيـ خـنـيفـةـ ثـرـ أـوـلـ ذـلـكـ بـنـوـعـ مـنـ الـمـتـحـمـلـ دـالـتـاوـيـلـ لـأـنـهـ لـأـيجـوزـ لـمـتـبـعـيـهـ أـنـ يـعـمـلـ بـالـسـنـةـ أـوـ قـوـلـ الصـحـابـةـ إـذـاـ لـأـشـلـقـ أـنـ أـبـاـ خـنـيفـةـ كـانـ أـعـلـمـ مـنـهـ فـاـتـقـلـيـدـ لـمـعـنـيـ فـقـمـهـ أـوـلـيـ دـاـخـرـيـ وـأـمـاـ إـذـاـ لـمـ يـبـلـغـ السـنـةـ أـوـ قـوـلـ الصـحـابـةـ ثـرـ كـانـاـ نـقـرـ أـيـضـاـ أـنـ تـقـلـيـدـ حـيـثـيـدـ بـالـسـنـةـ أـوـ قـوـلـ الصـحـابـةـ بـرـيـدـ عـلـىـ صـحـبـهـاـ وـأـجـبـ وـ لـهـ يـعـزـ الـعـمـلـ حـيـثـيـدـ عـلـىـ قـوـلـ أـيـ خـنـيفـةـ لـلـخـاـلـفـ وـإـنـماـ يـعـمـلـ بـالـسـنـةـ أـوـ قـوـلـ الصـحـابـةـ حـيـثـيـدـ إـذـاـ أـدـىـ إـلـيـهـ زـائـرـيـ مـجـمـهـدـ لـكـنـ لـأـيجـبـ أـنـهـ قـوـلـ مـجـمـهـدـ بـلـ مـنـ حـيـثـ أـنـهـ سـنـةـ أـرـقـوـلـ الصـحـابـةـ رـأـمـاـ إـذـاـ لـمـ يـؤـدـ إـلـيـهـ

رأى مجتهد فلنجن العمل به لأن الله خلوف الاجماع وهو باطل لكن يبقى  
 الكلمة في حق من يكون صاحب الامر من عند الله تعالى فإنه يمكن أن  
 يقول في المحرر من عند الله تعالى بالعمل على مسئلة فلا نية بظريشه  
 فلا نية وعلى اخرى بظريشه اخرى فلا تشيع وانا ان يقول انه لا يخلو ابدا  
 ان يكون ذلك الامر موافقاً للأحد من المذاهب الأربع او لا فان لم  
 يكن موافقاً كان معاينا في عمله وكان ذلك الامر خطاء ومن عند  
 الشيطان ولأن وافق فعله بما لهم ولأن كان معقولاً بحسب الظاهر  
 لكن لقاء كان ذلك سبباً للفساد بيان يقول كل واحد في الله يكذب اى شبيغى  
 ان يكون التقليد شخصياً المذهب معتبر خاصة غایة ما في الباب ان يعمل  
 الصوفي بالاخوط مساغاً لدفع الحرج وذلك فيما امكن التطبيق مثل ان لا  
 يأكل الحنفيه الا نسب احتياطاً فإذا نجحه اذا بوجنفه - عينها ولا يوحى لها  
 والشافعى ينكرو اباحتها فإذا توفرت اكل يكون عملاً على كذا المذهبين وإن  
 اكل يتحمل ان يقع في الحرام ومخالف مذهب الشافعى بخلاف ما إذا توفر  
 يكتن التطبيق كما في قرآة الفاتحة فإن الشافعى يوجبهما اذا بوجنفه  
 يحرر منها فإذا لا يجوز للحنفي العمل على مذهب الشافعى من حيث انه  
 مذهب الشافعى وإن كان يجوز من حيث ان محمد استحسنه لما عرفت  
 دامت الشافعى فلان الاجتهاد وإن كان لو يختار ويتحمل يوجد مجتهداً  
 اخر مجتهداً على خلاف فهم بل قد وقع كذلك وقد وجد المجهدون قريب  
 ما أئمه أو أكثر لكن قد دفع الاجماع على أن الاتباع لما يجوز لازباع فلا  
 يجوز الاتباع لابي يوسف ومحمد ورقر وشمس الائمه إذا كان قوله لهم  
 خالقاً للارتفاع وكذا لا يجوز الاتباع لمن حدث مجتهداً مخالف لهم

خلاصہ ترجمہ اس عبارت تفسیر حمدی کا یہ ہے کہ اگر کہوے کوئی جو قوت ہوا حق موضع خلاف میں واحد پس کیا معنی ہو گئے خلائقت مذاہب اربعہ کے تو جواب اسکا یہ ہے کہ حق تعالیٰ واحد احتمال رکھتا ہے قول ختنی میں اور احتمال رکھتا ہے قول شناختی میں پس چاروں مذاہب حق ہوئے ساتھ اس معنی کے پس مقلد نے جیکہ کسی مجتہد کی تقلید کی نحل گیا وجوب سے مگر لائق ہے تقلید کرنی آیک امام کی لازم پکڑا اور نہ جانا دوسرا طرف پھر اگر کوئی کہے کہ کیا ضرورت ہے اتباع ابوحنیفہ کی مشلاً اسواسطے کہ نہ حکم کیا ساتھ اوسکے خدا نے اور نہ رسول نے بلکہ نہ امام ابوحنیفہ نے بھی واسطے اپنی تابعیتی کے تصریح کی اور لوغ فضنا اتباع مجتہد کا لازم ہے مقلد کو پس کو نسی خودرت ہے بعدینہ آیک مذہب کو لازم پکڑنا بلکہ جائز ہے کہ عمل کرے ساتھ آیک مذہب کے پھر نقل کرے دوسرے مذہب کی طرف چنانچہ منقول ہے اکثر اولیا راشد سے اور جائز ہے اوسکو عمل کرنا آیک مسئلہ میں آیک مذہب پر دوسرے میں دوسرے پر جیسا کہ مذہب ہے صوفیہ کا اور اگر تسلیم کیا پس پھر کہاں سے معلوم ہوا منحصر ہونا مذہب کا چار میں اور حالانکہ مجتہد میں قریب سو پانزیار دو کے جیسا کہ ابو یوسفؓ اور امام محمد اور امام غزالیؓ اور مثل اون کے اور اجتہاد نہیں ختم ہوا اب تک جواب اسکا یہ ہے کہ اول البتہ انسان خالی نہیں ہے اس سے کہ کوئی کام کرے نہیں کسی کاموں میں سے یا کرے اول تو باطل ہے داسطے قول خدا کے آیت ۷۸ انسانَ أَنْ يُتَرَكَ سُدُّی اور داسطے اوسکے کہ مقرر انسان محتاج ہے بیع اور شتر اور لباس اور طعام وغیرہ میں اور اگرچہ نہ کرے نماز روزہ پس مقرر ہوا عمل کرنا ساتھ کسی عمل کے اور مشغول ہونا ساتھ کاموں کے اور ابہ نہ خالی ہو گا اس سے کہ یا تمسک پکڑ دیکا اسین فرآن اور سنت سے یا نہیں اور ثانی باطل ہے ساتھ اجماع مسلمانوں کے پس مقرر ہوا

تسلیک کرنا اسمیں ساتھ اور سنت کے اور اُس وقت نہ خالی ہو گا اُس سے یا تو ہجہ کی او سکو قدرت معرفت پر دچھوں اور معنوں اور حکموں اُسکے کے یا نہ ہو گی اور شانی فرد ہے یہ کہ ہو گا ایک کام تابع امامون سے پس پر مراد ہے اور اول یعنی قادر ہو معرفت وجہ وغیرہ پر یا ہونا او سکو ساتھ اس تدریت کے قوتہ اور ملکہ استنباط میں پر یا نہ ہونا اور اول مجتہد ہے اور نہیں لفظیکو اسمیں بلکہ ہم بھی مفتر ہیں ساتھ عدم اتباع اوسکی کے واسطے مجتہد دوسرے کے اور دوسرا دو حال سے خالی نہیں یا تو ہو گا تابع کسی کا امر سے پس تو یہی ہے وہ دیا ہو گا تابع کسی کا بلکہ کہوئے کہ عمل میرا اصول ثلاثہ پر ہے اور میں تابع کسی کا نہیں ہوں پس توجہ اپنے میں ہم ہونا اصول شرع کے میں یہ اول مسئلہ وہ ہے کہ بنا کیا ابوحنیفہؓ نے اور بھی کچھ کہتے نہیں ہے اختیار ہونے میں مسائل قیاسیہ میں اور معرفت ناخ اور نسخ میں اور معرفت ہونے میں اجماع قطعی کے مقدم اور پر جبراحد کے اور ہونے میں عام مخصوص العرض کے طبقہ اور امثال اسکے سب تعلیمات کتاب اور سنت اور اجماع اور احکام اوسکی کے اس واسطے نہیں یہ سب مگر اصطلاحیں ابوحنیفہؓ کی پر کہ حرج ہی بھاگو لازم آ و بھی تابع داری کسی کی فردر اور شانی وہ کہ مقلد نے جبکہ لازم کر دی تابع داری واجب ہے اور پر بھیشہ۔ ہنا اوسی ذہب پر اور نہ نقل کرنی طرف مذہب دوسرے کے اس واسطے کا مقابل سے ثابت ہوتا ہے یہ کہ اسکے نزدیک ظاہر ہو دے ابطال ذہب اول کا اور حاذنکہ اہل ہر ذہب کے قائل ہیں ساتھ حق ہونے چار دن ذہب کے پھر آ کر گزا وہیں جیسیں انکار کرتا تھا بنا بر اوسکے کو مقرر انجان کو تو کوئی وجہ نہیں ضرف انتقال کے اور عالم کو نہایت وجہ انتقال کے ترجیح ادلہ لی ہے جانب مرجوح الیہ سے اور یہ موقوف ہے اور پر از دیا فضیلت اور نقصان اسکے کے پس نوالبتہ نہام ہر ایک قائم کر لیجا دلائل اور موافق ذہب

اپنے کے اور عالم غیر مختہد کو نہیں قدرت ترجیح دینے کی مذاہب میں باختیار دلائل کے اسوا سطے یہ ترجیح دلائل کی موقف ہے جانتے پر اصطلاح میں ہر ایک کی اور جانتے پر کتاب کے مع تقسیمات اربعہ کے اور اسی طرح سنت معہ ادن تقسیمات کے جو کہ مختص ہاتھ سنت کے ہیں اور دریافت کرنے پر اجماع کے ساتھ اقسام مختلف ہیں جن میں متعدد کے اور سوا اوسکے نہیں جانا کیا جاتا ہے زدیک ائمہ کے پس انتقال کرنا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے ترجیح بلا منجع کے اور نہیں لازم آتا ہے ہم پر یہ کہ جو کوئی بالغ ہوا اور اختیار کیا کسی مذہب کو اچھا بھی کر تو لازم آتی ہے اسکے حق میں ترجیح بلا منجع اسوا سطے وہ مس کا قصد اوسکا ہے یا شہر المیں یا اطراف یا بیان یا دادشاہ اسکا اس مذہب پر اسوا سطے اسی طرح واقع ہے اسپر عمل اور یہ مانند اجماع کے ہے اور اولیاء اللہ پس خارج ہیں مجتہد سے اور شاید انکو ظاہر ہوئی ہیسے اسراروں سے کہ وہ نہ ظاہر ہوئی اور وون پر سوا اونکے اور دیکھا اتحون نے انتقال مذہب میں کچھ مصلحت اور حکمت پس اور پرادرون کا قیاس کرنا نہ چاہئے اور جیسا کہ جائز نہیں انتقال ایک مذہب سے طرف دوسرے کے ایسا ہی نہیں جائز ہے عمل کرنا ایک مسئلہ میں ایک مذہب پر دوسرے میں دوسرے مذہب پر اسی سبب کہ مفتر انجام کو کوئی وجہ نہیں اس باب میں اور عالم کو بھی کوئی وجہ نہیں مگر علم اسکا کہ تحقیق فلانے امام نے خطائی فتویٰ مسئلہ میں اور پہنچی مطلب کو فلانے مسئلہ میں اور فلا امام برعکس اسکے ہے جیسا کہ پڑھا خفی کا الحمد کو تمحیہ امام کے جائز نہیں اگر اس احتماد سے پڑھے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ سچے مطلب ہوا اور امام ابو حیییف نے خط کی پس یہ اعتقاد بالفرودة باطل ہے اور اگر گمان کرے کہ دلیل امام شافعی

کی قول رسول اللہ علیہ وسلم ہے لا صلوٰۃ الائِفَاتِحَۃُ الکتاب پڑھنے کی اسی معنی میں پہنچا ہو تو فہرست اس حدیث اور معرفت دلائل ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور معرفت اس بات کی کہ تحقیق کوئی جدت اس سے بڑھ کر نہیں اور امثال اسکے اور یہ معرفت مذکورہ شان مقلد سے نہیں اسواسطے ہر ایک فاعل کرنا ہے دلائل اور صحیح اور ہر ایک کے لئے ایک طرف ہے کہ وہ منحو پھر تراہے اور مرا در فوق ہر صاحب علم کے علمیم ہے اور یہ نہ کہا جاوے گا کہ امام عظیم ابو حنیفہؓ سے پوچھا گیا کہ اگر قول آپ کا مخالف ہو کتا ہے اس سے پس ساتھ کس کے عمل کیا جاوے فرمایا ساتھ کتاب کے پھر پوچھا اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو پس فرمایا ساتھ سنت کے پھر پوچھا اگر مخالف ہو قول صحابہؓ کے کہا ساتھ قول صحابہؓ کے پھر پوچھا جبکہ مخالف ہو قول تابعی کو پس کہا تابعی ایک آدمی ہے اور میں بھی ایک آدمی ہوں پس تو ثابت ہوا اس سے خلف اسکا جو تم نے ذکر کیا قرار دینا قول امام ابو حنیفہؓ پسوا عمل کرنے کے کتابہ سنت پر اور غیر التفات سے طرف اسکے اسی بیبے کہ کہتے ہیں ہم کہ کلام ہمارے اوسیں ہے کہ جب پہنچی سنت یا قول صحابہؓ کا ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور پھر تاویل کی اسیں ساتھ کسی نوع کے تحمل اور تاویل سے واسطے اسکے کہ مقرر نہیں جائز واسطے قبیح ابو حنیفہؓ کے عمل کرنا سنت کا اور قول صحابہؓ کا اسواسطے کہ بیشک ابو حنیفہؓ رحمہ اللہ علیہ زیادہ تر عالم تھے پر تقلید واسطے معنے سمجھنے ابو حنیفہؓ کے اولیٰ اور لائق رتبہ اور اگر نہ پہنچے سنت یا قول صحابہؓ کا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اسکو پس البه قرار کرتے ہیں ہم بھی کہ تحقیق تعلیید اس وقت ساتھ سنت یا قول صحابہؓ کے بعد علم صحت اسکی کے واجب ہے اور نہیں جائز عمل اس وقت میں اور قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اسکے بسب مخالفت کے اور اس وقت میں ساتھ سنت کے یا قول صحابہؓ کے عمل کرنا یا جبکہ پہنچی طرف اسکے رائے مختہد کی لیکن زامن حشیثت کے ساتھ کہ وہ قول مجہد کا ہے بلکہ اس حشیثت کے کہ وہ

سنت ہے یا قول صحابہ کا اور جبکہ نہ پہنچے طرف اسکے رائے مجتہد کی ہیں جائز عمل ساتھ اسکے اسواس طے کر دہ عمل خلاف اجماع کے ہے اور خلاف اجماع کا باطل ہے لکن اس قی رہی احکام اوسکے حق میں جو کہ ہیں صاحب الہام پر البتہ ممکن ہے کہنا انکو کہ ہم الہام کے کے لئے بیطرف سے ساتھ عمل کرنیکے فلانے مسئلہ پر سانحہ طریقے فلان کے اور دوسری پر بطرق دوسری کے پس نہیں تا بعد ادائی کرتے ہم ایک کی اور جائز ہے ہم کو کہنا کہ تحقیق وہ عمل بالا الہام دوال سے خالی نہیں یا تو ہو گا موافق ایک نہ ہے کہ مذاہب اربعہ سے یا نہ ہو گا پس اگر نہ موافق ہوا تو ہو گا معاقب اسکے عمل کرنیں اور ہو گا یہ الہام خطا اور شیطان کی طرف سے اور اگر موافق ہو اپس عمل اوسکا ساتھ الہام کے اگرچہ معقول ہے باعتبار ظاہر کے لکن ہوا یہ سب فاد کا اسواس طے کہیکا ہر ایک میں الہام کیا گیا ہوں ساتھ اسکے پس لائق اور فضل ہے ہو تو تعلیم و حصر مذہبیں میں خاص غایتہ مافی الباب عمل کرنا صوفی کا ساتھ احاطہ کے داسطہ درج ہوتے اور یہ اسیں ہے جسمیں ممکن ہو تطبیق مثلاً نہ کھانا خفی کا خرگوش کو داسطہ افنياط کے جائز ہے اسواس طے ابو خدیفہ رحمہ اللہ نے مباح رکھا ہے اسکو اور نہ واجب رکھا اور شافعی نے انکار کیا اوسکی اباحت کا پس اگر نہ کھایا ہو اعمال دوزن مذہب کا اور اگر کھایا تو متحمل ہے یہ کہ پڑے حرام میں اور مخالف ہو زہب شافعی رحمہ اللہ و ابوبکر تے میں اور امام ابو خدیفہ رحمہ اللہ حرام رکھتے ہیں پس جائز نہیں خفی کو عمل کرنا مذہب شافعی پر اس جہت سے کہ یہ مذہب شافعی ہے اور اگرچہ جائز ہے اس جہت سے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے مسخن رکھا ہے اوسکو داسطہ اسکے کہ پہچانتا تو نے اور ذیبر اپس اسواس طے کر تحقیق اجتہاد اگرچہ نہیں ختم ہوا اور احتمال کھتا ہے یہ کہ پایا جاوے مجتہد دوسرے کہ اجتہاد کرے برخلاف اسکے بلکہ تحقیق و قوع جن آیا یا اور تحقیق مانے گئے شہید قریب تو باز یادہ کے لیکن تحقیق واقع ہوا اجماع اپر کر تحقیق اتباع جائز ہے

واسطے چار کے پس نہیں جائز اتباع ابی یوسف اور محمد اوز فر اور شمس اللہ رحمہ اللہ علیہم  
کا جبکہ ہو قول انکا مخالف چارون کے اور اسی طرح جائز نہیں اتباع اوس کا جو نیا مجتہد  
پسیدا ہوا مخالف المہارجہ کے انتہی اور بیچ میران شعرانی کے صفحہ اڑتیس سطر حودہ میں ہے،  
وكانَ سَيِّدِنِي عَلَى الْخُواصِ إِذَا سَعَاهُ إِنْسَانٌ عَنِ التَّقْلِيدِ إِنَّهُ هُبُّ مُعِينٌ أَلَآنَ  
هَلْ هُوَ وَاجِبٌ أَمْ لَا يَقُولُ لَهُ يَحْبُّ عَلَيْكَ التَّقْلِيدُ إِنَّهُ هُبُّ إِلَى أَنْ قَالَ حَوْنَا  
مِنَ الْوُقُوعِ فِي الظُّلْمَادَ لَهُ وَعَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ إِلَيْوْمَ تَرَجَّمَهُ تَحْتَ يَدِ مِيرَے عَلَى الْخُواصِ  
رحمہ اللہ جبکہ پوچھتا اونے انسان تقلید نہ ہب معین سے اس زمانہ میں آیا واجب  
ہے یا نہیں کہتے اوسکو واجب جان تعلید نہ ہب معین کی واسطے خوف گرنے کے ضلالہ  
اور مگر اہی میں اور اوپر ہے عمل لوگوں کا آج کے دن تک اور صفحہ اکتا لیں سطر  
پاچھوئیں میں میزان کی ہے تو لا آن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل دشیر عتیہ  
مَا أَجْلَى فِي الْقُرْآنِ لَبَقِيَ الْفُرْقَانُ عَلَى إِجْمَاعِهِ كَمَا أَنَّ الْمُجْتَهِدِينَ لَوْلَزِيْفَصِلُوا مَا أَجْلَى  
فِي السُّنْنَةِ لَبَقِيَتِ السُّنْنَةُ عَلَى إِجْمَاعِهَا تَرَجَّمَهُ اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ فصیل  
کرتے ساتھ شریعت اپنی کے اوس چیز کو جو کہ محل تھا قرآن میں البتہ باقی رہتا قرآن اور  
اجمال اپنے کے حیا کہ المہرجہ دین اگر نہ بیان کرتے جو کہ اجمال تحائف میں البتہ  
باقی رہتی سنت محل و قال الشیع ز کو تیالاً بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْمُجْتَهِدِینَ لَنَامَا أَجْلَى فِي الْكِتَابِ وَالسُّنْنَةِ لَمَآ قَدَّرَ رَاحَدُ مِثَاعَلِيَّ دِلْكَ  
كما ان الشارع نولا بین لنا سنته احکام الطهارة ما اهتمَدُتُنَا لِكَيْفِيَّتِهَا مِنَ  
الْقُرْآنِ وَلَا قَدَّرَنَا عَلَى إِسْتِخْرَاجِهَا مِنْهُ وَكَذَا القَوْلُ فِي سَائِرِ الْأَحْكَامِ  
ترجہ ترجمہ اور کہا شیع ز کریار حمہ اللہ نے کہ اگر نہ ہوتا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا اور مجتہدون کا ہمارے لئے اوس چیز کا جو کہ محل تھا کتاب اور سنت میں  
البتہ نہ قادر ہوتا کوئی ہمارے میں سے اوپر چیزے مقرر شارع اگر نہ بیان کرنا ہمارے

واسطے ساتھ مسنت کے احکام ہمارت کے نہ راہ پاتے ہم واسطے دریافت کیفیت  
اوں کے قرآن سے اور نہ قادر ہوتے اور پذکار نے احکام کے اوں سے اور سیطراج  
قول سب احکام میں جسمیں وارد ہوا جمال فصل فی بیان جملہ میں الائمهۃ المحسوسة  
الَّتِی يَعْلَمُ مِنْهَا إِتِصَالُ أَقْوَالِ جَمِيعِ الْمُجَتَهِدِينَ وَمُقْلِدِينَ لَهُمْ يَعْلَمُونَ الشَّرِيعَةَ الْكَبِيرَ مَعَ  
فَتَأَمَّلُهَا تَرْشِيدُ إِنْشَاءَ اللَّهِ تَعَالَى تَرْجِمَهُ بیعنی فصل بیان میں ان مثالوں کے  
ہے جنہوں سے معلوم ہوتا ہے اتصال اقوال مجتہدین اور عالمین انہی مجتہدین ساتھ  
عین شریعت کبریٰ کے پس سرچ ان مثالوں کو راہ پاؤ یگا تو انشا اللہ تعالیٰ وہی صورۃ  
الائمهۃ المحسوسة الموعودہ بذکرہا فیشال حضرۃ الوحی تفرع جمیع الاحکام  
عنهَا هکذا ترجیمہ اور صورت ہے ان مثالوں محسوسہ کی جو وعدہ کیا گیا تھا ساہمہ  
ذکر نے انکے کے پس مثال حضرت وحی کی دلخواہ اور تفرع بینا بخوبی کا اوں سے اس طرح ہے

حضرت الوحی التی لا تکلیف

حضرت العرش

حضرت الكرسي

حضرت القلم الاعلى

حضرت اللوح المحفوظ

حضرت الواح المحور والاثبات

حضرت جبرئیل علیہ السلام

حضرت مخیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

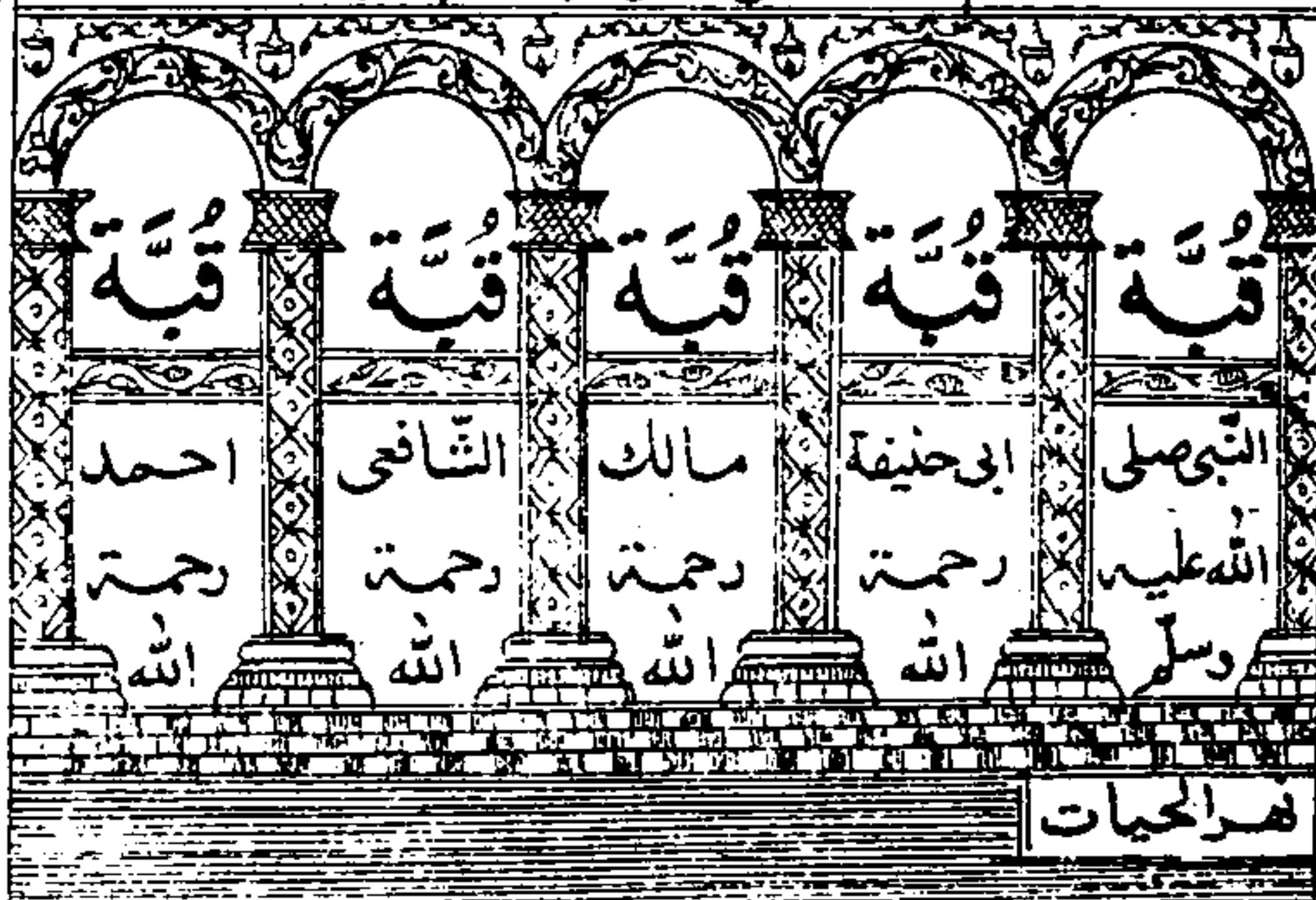
حضرت الصحابۃ رضی اللہ عنہم

حضرت الائمهۃ المجتہدین

حضرت مقلد یہود

وَهَذِهِ مِثَالٌ صُورَةٌ لِّإِقْصَالٍ مَّذَا أَهْبَطَ الْجَنَاحِيدُ لِيَنْهَا بِخَلْقِهِمْ  
الْكِتَابِ وَالسُّنْنَةِ مِنْ طَرِيقِ السَّنَدِ الظَّاهِرِ فَتَأْتِلُهَا رَحْمَةُهُ اَوْ رِيمَشَال صورَتِ  
الْقَالِ مَذَاهِبُ مُجْتَهِدِينَ اَوْ رِاقْوَالِ مُعْلِمِوْنَ اَوْ كُلِّ كِتَابٍ اَوْ سِنَتٍ كَيْفَ كَيْفَ  
طَرِيقَةً تَذَهَّلُ بِهِ اَوْ غُورَ كَمَا وَسَوْجَ اَوْ كَوْ اَلَامِ اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَطَاءَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبَرِيلَ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
تَرَجمَهُ اَمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ نَعْلَمُ اَنَّهُ اَخْذَ كَيْفَيَةَ عَطَاءَ اَوْ رِاقْوَالِ عَبَّاسَ نَعْلَمُ  
رَسُولَ اَشَدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ رِاقْوَالِ اَشَدَّ نَعْلَمُ جَبَرِيلَ نَعْلَمُ اَشَدَّ عَزَّ وَجَلَّ  
سَبَبَهُ بِهِ مُعْلِمٌ هُوَ كَسِيُّ اَمَامٍ كَمَا چارونِ مِنْ سَبَبَهُ وَهُوَ مُعْلِمُ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا  
اَلَامِ اَمَامِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبْنِ عَمْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
جَبَرِيلَ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَرَجمَهُ اَمَامِ مَالِكٍ نَعْلَمُ اَنَّهُ اَخْذَ كَيْفَيَةَ نَافِعٍ نَعْلَمُ اَنَّهُ  
عَمْرٌ سَبَبَهُ رَسُولُ اَشَدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبَهُ رَسُولُ اَشَدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَمُ جَبَرِيلَ  
سَبَبَهُ جَبَرِيلَ نَعْلَمُ اَشَدَّ عَزَّ وَجَلَّ سَبَبَهُ اَلَامِ اَشَادِيِّ شَافِعِي عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبْنِ عَمْرٍ عَنْ رَسُولِ  
الَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبَرِيلَ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَرَجمَهُ اَمَامُ شَافِعِي نَعْلَمُ اَنَّهُ اَخْذَ كَيْفَيَةَ مَالِكٍ  
مَالِكٍ نَعْلَمُ اَنَّهُ نَافِعٌ سَبَبَهُ اَبْنِ عَمْرٍ سَبَبَهُ رَسُولُ اَشَدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبَهُ رَسُولُ اَشَدَّ  
نَعْلَمُ جَبَرِيلَ سَبَبَهُ جَبَرِيلَ نَعْلَمُ اَشَدَّ عَزَّ وَجَلَّ سَبَبَهُ اَلَامِ اَشَادِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عَمْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبَرِيلَ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَرَجمَهُ  
اَمَامُ اَحْمَدُ نَعْلَمُ اَنَّهُ اَخْذَ كَيْفَيَةَ شَافِعِي سَبَبَهُ مَالِكٍ اَوْ مَالِكٍ اَبْنِ عَمْرٍ سَبَبَهُ اَوْ اَبْنِ  
عَمْرٍ سَبَبَهُ رَسُولُ اَشَدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبَهُ جَبَرِيلَ سَبَبَهُ اَوْ جَبَرِيلَ  
نَعْلَمُ اَشَدَّ عَزَّ وَجَلَّ سَبَبَهُ وَهَذِهِ مِثَالٌ قَبَآءِ الْأَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِينَ عَلَى فَعْلَمِ الْحَيَاَتِ فِي الْجَنَاحِيَّةِ  
لَذِي هُوَ مَظَاهِرُ وَخَرُّ الشَّرِيعَةِ الْمُطَاهِرَةِ فِي الدُّنْيَا وَرَأْنَا دُكَّانَ نَافِعٍ مَّا يَرْهُوْلُ  
لَذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَبَآءِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ لَا يَرْهُمُ مَمَانًا لَوْا هَذَا الْمَقَامَ

الآباء اتباع شریعتہ فکان من کمال تعظیمہ فی الجنة شہود ذاتہ فتاملہ تقدیمی  
انشاء اللہ تعالیٰ ترجمہ اور میثاق قبور الامم مجتهدین کی ہے نہ بزمات پر جنت  
میں جو کہ منظہر ہے بحث شریعت کا دنیا میں اور ذکر کیا ہے اسیں قبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو ساتھ قبور الامم اربعہ کے اسواسطے کے مقرر انہوں نے نہیں پایا اس مقام کو مگر  
سانحہ اتباع شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہوا کمال نعمتوں کا ادنیٰ جنت میں حضور ذات  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سونج اوں کو ہدایت پاؤ گیا تو انشا اللہ تعالیٰ



أَقُولُ إِنَّمَا افْتَصَرْتُ وَأَعْلَى قِبَابِ الْأَرْبَعَةِ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ لَا إِنْهُمْ هُرَّالَذِينَ  
دَامَتْ دُوَيْنُ مَذَاهِبِهِمْ إِلَى عَصْرِنَا هَذَا وَكَانُوا بَأَنْزَلَ مُؤْلِفُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي هَذَا يَهُ اُمَّتِهِ إِلَى شَرِيعَتِهِ فَكَانَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزِمَّتْ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَلِذِلِكَ جَعَلْنَا فَبَأْهُمْ بِجَانِبِ قُبَّتِهِ لَدُّ يُفَارِقُونَهُ فِي الدُّنْيَا  
وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَمَا رَسَمْتُ هَذِهِ الْقِبَابِ بِعَقْلِي وَلَا إِنَّمَا رَسَمْتُهُ أَعْلَى صُورَةِ  
مَارَأَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ فِي عَضِ الْوِقَاءِ ترجمہ کہتا ہوں میں فقصار کیا ہیں اور پر

قبوں چار امام کے مختہ دوں کے اسلئے کہ مقرر ہی وہ ہیں کہ جنکی ہمیشہ تدوین مذہب کی رہے زمانے ہمارے تک اور تھے یہ ناٹب اور نواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نجع ہدایت کرنے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف ثریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گویا صلی اللہ علیہ وسلم زماد ہیں قیامت تک پس اسی بدبے گردانا ہے نہ قبوں الہم اربعہ کو پہلو میں قرب صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہیں عدادہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا میں اور نہ آخرت میں اور نہیں لکھا میں نے ان قبوں کو اپنی عقل سے مگر لکھا میں نے اسکو اس صورت پر جو کہ دیکھا میں نے اوسکو جنت میں بعض وقاریع میں یہ صورت ثالثہ آسان جانکر میرزان کبری سے نقل کی میں نہ تھا کہ لوگ یہ سانی سمجھے بوجھکرتا ریکی ضلالت سے روشنی ہدایت میں اگر مقلد مذہب معین کے ہوں اور جو مغلد ہیں وہ قائم رہیں اسواطے مقرر دن قیامت کو ہر ایک امام اپنے اپنے مقلد دن کی نزدیک میرزان اور پیصراط کے شفاعت کریں گے اور ہر ایک امام اپنے اپنے مذہب والوں کو ساتھ لے کر جنت میں داخل ہونے گے واپسیا فیہ اَنَّ أَمَّةَ الْفُقَهَاءِ وَالنُّصُوفِ يَكُوْنُونَ فِي مُقْلِدِيْنَ هُمْ وَيُلَّا حَظُونَهُمْ عِنْدَ طَلُوعِ رُؤْحَةٍ وَعِنْدَ سُوَالٍ مُنْكِرٍ وَنَكِيرٍ لَهُ وَعِنْدَ الْتَّشْرِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ الْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ وَلَا يَغْفُلُونَ عَنْهُمْ فِي مَوْقِفٍ مِنَ الْمَوْاقِفِ وَلَكَاتَامَاتِ شَيْخٍ شَيْخُوا وَلَا مَدِرِ الشَّيْخِ نَاصِرُ الدِّينِ الْلَّقَائِيَ رَأَهُ بَعْضُ الصَّالِحِينَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بْنَ فَقَالَ إِذَا أَجْلَسْتِ الْمَلَكَانِ فِي الْقَبْرِ لَهُمَا لَأْنِي أَتَاهُمَا الْإِمَامَ مَا لَيْ فَقَالَ أَمْثِلْ هَذَا احْتَاجُ إِلَى سُوَالٍ فِي يَمِنِهِ يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ تَعَالَى أَعْتَدْتُهُ فَتَحَبَّبَ أَعْتَقَ وَإِذَا كَانَ مَشَائِخُ الصَّنْفِ فِي هَذِهِ عِبَدَةَ حَطَّلُونَ أَثْبَاعَهُمْ وَمُرْبِدِيْهُمْ وَفِي جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالشَّدَادِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكَيْفَ بِإِمَّةِ الْمَذَاهِبِ الَّذِينَ هُمْ أَوْتَادُ الْأَرْضِ وَأَرْكَانُ الدِّينِ

وَأَمْنَاءُ الشَّارِعِ أَمْتَهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ میزان میں ہے کہ مقرر فقہہ اور صوفیہ سب شفاعت کرتے ہیں اپنے مقلد دن کی اور ملاحظہ فرماتے ہیں اونکو وقت نزع روح کے اور وقت سوال منزل نگیر کے اور وقت حشر اور نشر اور حساب اور میزان اور پلھرا طا کے اور ہیں غافل ہوتے اُنے کسی موقف میں موافق سے اور جبکہ نوت ہوئے شیخ الاسلام شیخ ناصر الدین اللقانی رحمہ اللہ ربکمہا اذکو عبض صلحی سے خراب میں اور کہا کیا محالمہ کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا اُسے جیکہ تملا یا مخلکو دو فرشتوں نے قبرین تو کہ سوال کریں مجھے آئے زدیک اُنکے امام مالک رحمہ اللہ اور فرمایا کہا ایسے شخص سے حاجت رکھتے ہو سوال کرنیکی نیچہ ایمان اوسکے کے ساتھ اللہ اور رسول اللہ کے جاؤ دونوں اوسکی طرف سے پس پر گئے وہ دونوں مجھ سے اور جیکہ ہوں مشائخ صوفیہ ملاحظہ کرتے اتباع اور مریدوں کو اپنے تسبیح بہولوں اور شد تون کے دنیا میں اور آخرتہ میں پس کیا حال اُن اماموں مذاہب کا جو کہ ہیں میخیں زمین کی اور ارکان دین کے اور امنا شارع کے اور امت اوسکی کے راضی ہو اللہ ان سب سے پس راضی ہوا درخوبی اے بھائی ساتھ تقليد ایک ذمہ بے عین کے مذاہب اربے وَفِي الْجُزُءِ الثَّانِيِ مِنْ كِتَابِ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ الْمُسْمَىٰ بِرُوحِ الْبَيَانِ لِلْفَاضِلِ الشَّيْخِ إِسْمَاعِيلَ حَقِّيِّ اَفْنَدِيْ فَوْلَهْ نَغَالِيْ يَوْمَ نَدْعُوَا كُلَّ اُنَّا مِنْ يَا مَاهِمْ اَيْ زَمَنِ اَتَمُؤْبِهِ مِنْ شَيْئِ فَيُقَالُ يَا اُمَّةَ مُوسَىٰ يَا اُمَّةَ عِيسَىٰ دَخْوِذِ لَكَ اَوْ مُقَدَّرِ فِي الدِّينِ فَيُقَالُ يَا حَنَفِي وَيَا شَافِعِي دَخْوِذِهِمَا اَوْ كِعَابِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ وَيَا اَهْلَ الْاِنجِيلِ اَوْ غَيْرِهِمَا اَوْ دِينِ فَيُقَالُ يَا مُسْلِمِوْ يَا نَصَارَانِي وَيَا مُجْوِسِي وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ ترجمہ جلد دویم تفسیر روح البیان میں صفحہ چار سو پہنچتا ہیں اور سطر تینیسیں میں ہے قول اللہ تعالیٰ یوْمَ نَدْعُوَا اَخْرَآتِهِ تَكْبِرُنَ بَا وَبَنِيْ هُمْ كَرْدَهْ بَنِيْ اَوْ مَكْوَسَاتُهُ اَمَامُوْنَ اُنَّکے کے

يَا مَاهِمْ اَيْ زَمَنِ اَتَمُؤْبِهِ مِنْ شَيْئِ فَيُقَالُ يَا اُمَّةَ مُوسَىٰ يَا اُمَّةَ عِيسَىٰ دَخْوِذِ لَكَ اَوْ مُقَدَّرِ فِي الدِّينِ فَيُقَالُ يَا حَنَفِي وَيَا شَافِعِي دَخْوِذِهِمَا اَوْ كِعَابِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ وَيَا اَهْلَ الْاِنجِيلِ اَوْ غَيْرِهِمَا اَوْ دِينِ فَيُقَالُ يَا مُسْلِمِوْ يَا نَصَارَانِي وَيَا مُجْوِسِي وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ ترجمہ جلد دویم تفسیر روح البیان میں صفحہ چار سو پہنچتا ہیں اور سطر تینیسیں میں ہے قول اللہ تعالیٰ یوْمَ نَدْعُوَا اَخْرَآتِهِ تَكْبِرُنَ بَا وَبَنِيْ هُمْ كَرْدَهْ بَنِيْ اَوْ مَكْوَسَاتُهُ اَمَامُوْنَ اُنَّکے کے

یعنی ساتھ اد سکے کہ آئندہ اور پیردی کرنے تھے ساتھ اوس کے نبی علیہم السلام سے پس پکارا جاویگا یا امته موسیٰ اور یا امۃ عیسیٰ اور مثل اد سکے یا ساتھ اد سکے جو کہ مقدم اور پیشوای ہودین میں پس بلانا یا جاویگا یا خفی و یا شافعی اور مثل ان دو کے یا مالکی یا ضبلی یا امام ہو طریقت میں پس پکارا جاویگا یا قادری یا چشتی یا نقشبندی وغیرہ یا کتاب میں پس کہا جاویگا یا مسلم اور یا نصرانی اور یا مجوہی اور سوا اسکے، وَ فِي الشَّارِيَةِ التَّجْوِيَّةِ تُشَيَّرُ إِلَى مَا يَتَبَعُهُ كُلُّ قَوْمٍ وَ هُوَ مَا مُهِمُّ ترجمہ اور تاویلات بحییہ میں ہے کہ اشارہ کرتی ہے یہ آیت طرف اد سکے کہ جبکہ تابعdarی کرتے ہیں ہر قوم وہ امام اد سکا ہے وَ فِي تَفْسِيرَاتِ الْأَخْمَدِيَّةِ وَ الْأَنْصَافِ أَنَّ الْأَنْجِصَارَ الَّذِي أَهِبَ فِي الْأَرْبَعَةِ وَ اتَّبَاعُهُمْ فَضْلٌ لِلْجِنِّيَّ وَ قَبُولِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَعَالَى لِلْأَجْمَعَى فِيهِ لِلتَّوْجِيَّاتِ وَ الْأَدَلَّةِ ترجمہ اور تفسیر احمدیہ میں ہے کہ حق اور انصاف یہ ہے کہ مقرر انحصار مذاہب کا سچ چار مذاہب کے ہے اور امتیاع اور تعلیبداد بکی فضل اہمی ہے اور مقبول عزیز اللہ ہے کہ نہیں مجال اور قدرت اسیں اولہ اور توجیہات کو اسواس طے تعلید اٹکی عین طاعت خدا اور رسول خدا کی ہے اسواس طے کہ ذکر ہو چکا جو حکم پہنچا جبریلؑ کو جانب خدا سے کہ یہ پہنچا نبی ہمارے کو اوس نے موافق حکم رب کے پہنچا یا خضرت کو اور حضرت سے پہنچا صحابہؓ کو اصحابؓ سے پہنچا امامون کو اور امامون سے پہنچا مقلدوں کو پس جو کہ مذاہب مخالف مذاہب اربعہ کے ہیں فرقون اہل صدالت و ہو اسے مثل معترض اور رد افاض اور خوارج کے کہ انہی میں سے عبد الوہاب نجدی اور قبیع اسکے ہیں جیسا کہ ذکر کیا رد المحتار کے باب البعثات میں ساتھ تشریح کے اور مولانا فضل رسول بدایوی نے بوارق محمدیہ میں کہ وہ سب مذاہب باطل ہیں اور اس باب میں بہت رسائل اور فتویٰے بمواہدین اور مہند اور

سندھ اور کلکتہ اور مدراس دیگر موجود ہیں اور بلکہ بعض انہیں سے بچپ بھی گئے  
انہیں سے تعلیم دہب اور التزام دہب ہیں کا ثابت ہوتا ہے وَ فِي الْخُدَّا صَرَّةٌ  
الظَّرُفِي كُوپ أَضْحَا بِنَامَةٍ غَيْرِ سَمَاعٍ أَفْضَلُ مِنْ قَيَامِ الرَّيْلِ ترجمہ خلاصہ  
ہے کہ دیکھنا اور نظر کرنی شیخ کتابون اصحاب ہمارے کے سوانح سے  
فضل ہے قیام شب سے لَقَدْ تَصَحَّتِ الْكِتَابُ وَ بَذَلتُ مَا هُوَ الْمَفْدُ وَ رُوَدَ  
نَقْلَتُ مِنْهَا وَ لَيْسَ عَلَى النَّاقِلِ إِلَّا يُصَانُ الْمَنْقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ  
نَاقِلَ الْوِرَاءِيَاتِ عَنِ الْوِيَاءِ مُنْزَهًا وَ قَبِيلُهَا بِفَضْلِكَ وَ إِنْ كَانَ الْقَائِلُ  
عَلَيْهِ وَ سَمِيتُهَا هَذِهِ الْحَرَمَيْنِ وَ أَوْصَلْنَا بِثَابَهَا إِلَى أَرْوَاحِ الْمُعَلَّمَيْنِ  
وَاجْعَلْهَا وَ سَيْلَةً لِنَجَاتِ الْمُذَنِّيَّتِ أَمِينَ يَا حَمِيمَ الشَّاهِلَيْنَ وَ قَدْ وَقَعَ  
الْفَرَاغُ عَنْ دُسْهِمَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَ فِي الظَّلَّاءِ مِنْ بَيْنِ الْحَوَادِثِ  
بِالْأَزْرِ حَارِفٌ تَارِيخُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ ذِي قَعْدَةَ فِي الْبَلْدِ الْمَكَّةِ  
الْمَبَارِكَةِ الْمُعَظَّلَةِ وَ قَتَ الْفَحْنِي بِيَوْمِ السَّبْتِ سَنَةِ الْأَلْفِيْ مَائَتَيْنِ وَ تِسْعَةَ  
وَ سَبْعِيَّيْنِ مِنْ هِجْرَةِ النَّبِيِّ أَخِرِ الْزَّمَانِ عَلَى صَلَاحِهَا أَلْفَ أَلْفَ تَحِيَّةٍ  
مِنَ الرِّضَا وَ إِنَّ اللَّهَمَّ أَغْفِرْ لِمَوْلَيْهِ وَ كَاتِبِهِ وَ لِمَنْ نَظَرَ فِيهَا بِنَظَرِ الْفَهَادِ  
وَ الْإِصْلَاحِ وَ عَذَنِ عِنَّا يَتِيهِ وَ لِجَمِيعِ أَمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَ إِلَهُ وَ آنِرُ دَاجِهِ وَ أَضْحَا بِهِ وَ سَلَّمَ وَ أَخِرُ دَعْوَانَا أَنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ ربِّ  
الْعَالَمَيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَنْرَ حَمَّ الْأَرَاجِيَّنَ ترجمہ تحقیق دھونڈھا میں نے  
کتابوں کو اور خرچ کی میں نے کوشش موافق مقدور اپنی کے اور نقل کی میں نے  
کتابہ نے اور نہیں ناقل پر مگر بچا نامنقول عنہ کا یا اشکر ناقل کو روایات کی  
دیا سے پاک اور قبول کراؤ سکو ساتھ فضل اپنی کے اور اگرچہ ہے قائل گھنہ کا ر  
اور نامہ رکھا میں نے اوسکا ہدیہ الحرمین اور بچا ثواب اوس کا طرف اردا ج

معلمین کے اور حاصل ہوئی فراغت اُس سے ساتھ فضل اللہ کے اور اگرچہ ہمیں بسب  
کثرت حادثات کے ظلام اور کشکش میں نیچ تاریخ چودھویں ولیقعدہ کے شہر مکہ  
معظمه میں وقت چاشت کے دن شنبہ کے نہ را بکھر زار دوسرا نامی اجرت نبی  
آخر الزمان سے اور پصاحب اوسکے کے ہزار ہزار تکھے رضاۓ یا اللہ بخشش مولف  
رسالہ کو اور کاتب کو اوسکے اور جس نے نظر کی اسیں ساتھ نظر رضا اور اصلاح کے  
ساتھ آنکھے عنایت کے اور سب امت محمدی اللہ علیہ وسلم کو اور اخیر بکار زنا  
ہمارا یہ ہے الحمد للہ رب العالمین برحمۃک پا الرحمہم الر احیم

یہ عبارت ہے مفتی کے مغظہ کی صورت میں مہر دسیر اللہ تعالیٰ الرَّحْمٰن الرَّحِيْم وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِيهِ وَصَحَّبِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اذْطُقْنَا بِمَا فِي وِرْضَائِكَ بِجَاهِ عَرِيقِنَا الْجَيْهَانِ حَيْثُ أَنْدَيْكَ أَنْجَدَوْنِي اللَّهُمَّ شَرَفْنَا سَيِّدَ الْعَرَبِ وَالْجَمِيعِ وَأَكْرَمْنَا يَانِ جَعَلْنَا مِنْ خَيْرِ الْأَصْرَمِ شُرُّنِي لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ مِنْ الْعَنَائِزِ وَكُنَّا عِيرَ مِنْهُدَ مِرْكَاتَ دَعْنَى اللَّهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهِ يَا كَرَمَ الرَّسُولِ كَنَّا أَكْرَمُ الْأَئِمَّمِ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنَا النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ الْمَنْعُوتِ

مُنْزَهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَايِّنِهِ  
لَوْنَاسِبَتْ قَدْرَةٌ أَيَّاتُهُ عَظِيمًا  
وَعَلَى إِلَهٍ وَاضْحَى بِهِ الْفَحَادِ وَالْتَّابِعِينَ وَعَلَى الْعُلَمَاءِ  
أَمْمَةٌ الَّذِينَ آمَّا بَعْدُ فَقَدْ نَظَرُوتُ فِي هَذَا التَّصْنِيفِ وَاطَّلَقْتُ رَأْيَهُ  
الطَّرِيقِ فِي رِيَاضِ هَذَا التَّصْنِيفِ فَوَجَدْتُهُ مُشَبِّهً لِعَلَى الْعَوَادِدِ الْمُهِمَّةِ  
وَخَارِبًا بِالْمَقَاصِدِ جَهَةً فَاصَابَ اللَّهُ مُؤْلِفَهُ عَلَى سَعْيِهِ بِالثَّوَابِ الْجَزِيلِ وَأَنَا  
لَهُ اللَّهُ مِنْ مَا ذَرَ بِهِ الْخَيْرُ يَهُ كُلُّ أَمْلٍ جَمِيلٍ ذَرَ كُلُّ نَفْرَةٍ فِي الْعَالَمَيْنَ مِنْ أَمْثَالِهِ

وَرِزْقَهُ اللَّهُ الصَّلَاحَ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفَالِهِ إِنَّهُ جَلَّ شَانَهُ حَمِيمٌ وَالشَّائِلُونَ  
وَمُحْقِقٌ رَّجَاءُ الْأَمَلِينَ قَالَهُ زَيْنُهُ وَكَتَبَهُ يَقْلِبُهُ رَاجِيُ الْفَيْضِ الْوَهْيِيُّ السَّيِّدُ  
مُحَمَّدُ حَسَنُ الْكُتُبِيُّ الْخَنْفِيُّ مَذْهَبُهُ الْخَلُوَّتِيُّ مَشْرِبُهُ خَادِمُ الْعِلْمِ وَالْفَتوْتِيُّ  
بِكَةٌ أَمْرُ الْقُرْبَى شَرَفَتْ لِي يَوْمًا لِقَيَا مِنْ فِي شَهْرِ الْحَرَامِ شَاهِ تَرْجِمَتْهُ بِيَا اَشَهَ  
گویا کر ہم کو ساتھ اوسکے جسمیں ہو رضا تیری بطفیل مرتبہ دسج بہترین انبیا کے سب  
ننا اللہ کو جس نے شرافت دی ہم کو ساتھ سردار عرب اور حجم کے اور بزرگی دی ہم کو  
ساتھ گردانے ہماری کے بہترین امتوں سے بشارت ہے ہم کو اسے گروہ مسلمانوں  
کی مقرر ہمارے لئے عنایت سے ہے ایک ایسا کن کہ نہیں دہنے والا واسطے  
او سکے بلا یا اللہ نے بلانے والے ہمارے کو واسطے طاعت اپنی کے ساتھ بزرگتر  
رسولوں کے تو ہوئے ہم بزرگتر امتوں کے اور تخفہ درود اور سلام کا اور سردار اور  
مولانا ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ گویا ہے ساتھ صواب کے اور تعریف کیا گیا ساتھ  
نیک تعریفوں کے نیچ کتاب بزرگ کے پاک ہے شرکت سے خوبیوں اپنی میں پس جو ہر  
حسن ایک غیر منقسم ہے اگر مناسب ہو اسکے قدر کو آیات عظیم اوسکے زمده کرنا مام اسکا  
جیکہ پکارتا استخوان بوییدہ کو اور آں اور اصحاب اوسکے بزرگ پر اور تابعین اور تبعین  
اور علماء المُرَدِّین پر بعد حمد و صلوٰۃ کے تحقیق نظر کی میں نے اس تصنیف میں اور حلایہ  
میں نے جھنڈا تو جہ کو نیچ باغ اس نہر مصنفی کے اور مضبوط کی پس پایا میں  
نے اوسکو مشتمل اور فوائد مقصودہ اور ہمہ کے اور حادی ساتھ مقاصد کثیرہ  
کے پس ثواب دے اللہ مولف اوسکے کو اور کوشش اور محنت اوسکی کے  
ساتھ ثواب بڑے کے اور دے اوسکو اللہ مقصد دن نیک سے ہرامید بزرگ  
اور بت کرے جہاں میں مثل اوسکے اور نصیب کرے اوسکو نیکی اقوال اور افعال  
میں مقرر را اللہ جل شانہ قبول کرنیوالا سوال سائلوں کا اور ثابت کنندہ امید میدارو

حصنے کتب  
محسن  
حصن  
مذہب و دین  
الخلوی مشریق المکہ

کا کہا اوسکو منہ اپنے سے اور لکھا اوسکو ساتھ قلم اپنے کے  
امیدوار قیوض وہی سید محمد حسن کتبی حنفی مدہب بلوتی مشرب  
خادم علم اور فتویٰ نے پنج شہر مکام القریٰ کے چینے حرام سنی شمس

یہ عبارت ہے شیخ العلام شیخ جمال درس حرم حنفی کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِنْ شَعَّ إِنْ حَمَدَ الْمَنْ أَوْضَعَ الْحَقَّ بِطَالِبِهِ وَأَظْهَرَ تَحْقِيقَهُ وَنُورَ الظَّرِيفَ  
إِسَالِكُمْ فَتَبَيَّنَ لَهُ الْمَسَالِكُ الدَّقِيقَةُ وَجَحْبَ أَهْلَ الزَّيْغِ رَا الْأَهْوَاءَ عَنِ الْوَصُولِ  
إِلَى الْمَعَارِفِ وَالْحَقِيقَةِ أَحَدُهُ عَلَى أَفْضَالِهِ وَأَرْجُوا مِنْهُ جَزِيلَ نَوَالِهِ وَأَسْأَلُهُ  
تَوْقِيقَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَهَادَةَ عَبْدٍ جَعَلَ شَغْلَهُ  
إِتْبَاعَ شَرِيعَةِ نَبِيِّهِ وَاتَّخِذَهَا وَثِيقَةً وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا أَمْجَدًا عَبْدَهُ  
وَرَسُولَهُ الَّذِي أَسْعَدَ رَبَّهُ حُزْبَهُ وَرَفِيقَهُ أَصْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلهِ وَصَحْبِهِ  
أَوْلَى الْمَنَاقِبِ الْأَنْبِيَّةِ وَاتَّبَاعِهِ الْأَخْدِينَ بِسُنْتِهِ وَطَرِيقَتِهِ إِلَى يَوْمِ فَضْلِ  
الْقَضَاءِ بَيْنَ الْخَلِيقَةِ صَلَوةً وَسَلَامًا أَرْجُو بِهِمَا كَشْفَ الْكُوْبِ وَرَضِيَّقَهُ  
أَمَّا بَعْدُ فَهَذِهِ رِسَالَةٌ مُفْيِدةٌ رَفِيقَةٌ يَنْجُو بِهَا مَنْ قَبْلَهَا مِنَ الْمَهَادِئِ  
السَّاجِدَاتِ وَيَحْوِلُ لَهُ دُرُّ الْتَّحْقِيقِ مِنْ بَحَارِ التَّدْقِيقِ الْعَمِيقَةِ تَدْشِيدَتْ  
بِحَامِعَهَا بِالتَّقْدِيرِ فِي مَيْدَانِ الْفَضَائِلِ وَدَلَّتْ عَلَى تَمْكِينِهِ وَطُولَ بَاعِهِ  
فِي الْمَرَازِيَا وَالْفَوَاضِيلِ وَقَامَتْ عَلَى الْمَعَانِي بِصَوَارِيرِ الْجَحَجَجِ نَابِطَلَتْ شُبْهَتَهُ  
وَأَيَّدَتِ النَّاتِلَ وَقَوَّتْ غَرَبَتَهُ وَحَوَّتْ بِالْتَّقْوِيلِ مَا بَعْدَ إِذْ رَأَكُمْ عَلَى  
كَثِيرَتِنِ وَخَلَّتْ زَيْحَانِ التَّصْوِصِ الَّتِي لَا يَظْفَرُ بِهَا إِلَّا مَنْ كَانَ مِنَ  
الْمُتَبَرِّئِينَ تَقْبَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَنَفَعَ بِهَا عَلَى الدَّوَامِ وَمَتَّعَ بِطُولِ بَقَاءِ مُؤْلِفِهَا  
مَا تَعَا قَبَتِ الْلَّبَابِيِّ وَلَا يَنْكِرُهُ جَزَاهُ اللَّهُ كُلَّ خَيْرٍ وَأَذَلَّ عَنْهُ كُلَّ فَمْرٍ وَضَيْرٍ

امین قاله بھیہ وَأَمْرَ بِرُّتْبَتِهِ رَئِیْسَ الْمُدَرِّسَینَ الْکَوَافِرِ بِعَلَمِ الْحَدَادِ امیر  
 الرَّاجِی لطف رتبہ الحنفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی المفسر الحدیث  
 با مسجد الحرام لطف اللہ بہ هجیع اہل الاسلام امین امین دیعہ کاول ۱۲۹۷  
 تحریجہ تعریف اوسکو بھئے روشن کیا حق کو داسطے طالب حق کے اور ظاہر کیا تحقیق  
 اسکے کو اور منور کیا طرفی اور راد کو پڑھنے والے کے لئے اسکے پس ظاہر کیا اسکے داسطے  
 رامین باریک اور روکا اہل کج اور ہوا کو پھوپھنے سے طرف عارف اور تحقیقت  
 کے حمد کرتا ہونیں اسکی اور افضل اوسکی کے اور امید رکھنا ہونیں اس سے  
 نوازش بیغايات اوسکی کے اور مانگتا ہون میں توفیق اس سے اور گلاہی دیتا  
 ہون میں کہ نہیں کوئی معبد سو اشد کے کہ ایک ہے بے ہمتا گواہی بندے کی کہ  
 کیا شغل اوسکا اتباع شریعت نبی اپنے کے اور یکجا اوسکو تمسک اور تحقیقہ اور  
 گواہی دیتا ہون کہ مقرر بردار اور صاحب ہمارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکا  
 اور رسول اوسکا وہ رسول کہ نیک کیا بسب اسکے گردا اور نیز اوسکے کو  
 تخفہ درود کا اشد کی طرف سے اسپر اور آں اور اصحاب پر اسکے برکہ صاحب  
 مناقب بزرگ اور نادر کے ہیں اور اپر اتباع اوسکی کے جو کہ شامل کرنا ہے ہیں  
 اور یک پر نبوائے سنت اور طریقہ اسکے کوتار در ذ فصل قضاۓ کے درمیان خذلتوں کے علاوہ  
 اور سلام ایسا کہ امیدوار ہون میں ساتھ ان دونوں کے کھلنا مصیبتوں اور  
 غنیمیوں کا اما بعد سی پرسالہ ہے فائدہ مند باریک سنجات پاتا ہے ساتھ اس سالہ  
 کے وہ شخص جو کہ قبول کرنے اوسکو حادثہ غلطیہ سے اور حاصل ہوتے ہیں اسکو موقی  
 تحقیق کے درماؤن تدقیق اور باریک سے تحقیق گواہی دی رسالہ نے داسطے  
 جامع رسالے کے ساتھ تقدیم اور بڑھنے کے میدان فضائل میں اور دلالت کی  
 اور قدرت اوسکی کے اور اپر درازی ہاتھ اسکی کے بیچ فضیلتوں متعددی کے

اور قائم کی رسالہ نے دشمنوں پر دلائل قاطعہ پس باطل کیا رسالہ نے شبہ اوسکا اور مرد کی ناقل کی اور قوت دی عربیت اور قصدا و سکے اور حاوی ہو انقلان سے مابعد دریافت اوسکی کے اور بہت کے اور فرین ہوا ساتھ اچھے اور زیک روایات کے وہ رد ابتدی کہ فتح یا پنہ ہو گا اسپر مگر وہ شخص جو کہ ہو عالمانہ تحریسے قبول کرے اوس رسالہ کو اللہ تعالیٰ اور نفع دے ساتھ اوسکے ہمینہ اور تمنع اور نفع دے ساتھ درازی بقا، مؤلف رسالے کے جب تک کہ دن اور رات پے در پے آتی ہیں اور جزو اے اوسکو اللہ ہر نیکی کی اور دور کرے اُس سے سب عمر اور رنج کو آہین کہا اوسکو ساتھ منہ اپنے کے اور حکم کیا ساتھ لئے اسکے سرد ارد ربوں بزرگ کے بیچ شہر اللہ کے امیدوار ہر بانی رب اپنے کا جمال بن عبداللہ شیخ عمر حنفی مفسر محدث مسجد حرام میں ہبہ کرے اللہ بنا تھے اسکے اور ساتھ سب اہل اسلام کے آہین آہین ۱۲ ربیع الاول عمر بن جبل شیخ

یہ عبارت ہے شیخ العلما، شیخ دہلان شافعی کی

حمد المَنْ دَفَعَ مَنَارَهُذَا الدِّينِ يَا الْجَحَّاجَ وَالْبَرَاهِيْنِ وَأَيْدَى، يَا الْأَنْبَىْهُ الْجَتَهِدِيْنَ  
وَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَالصَّلَوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا الْمُسْتَحِبِ مِنْ خُلُّصِرِمَعَدَّةِ  
وَاللَّبَابِ عَذَنَانِ وَعَلَى إِلَهِ رَاصِحَّابِهِ الدِّينِ نَصْرُوهُ بِلِسَانِ السِّنَانِ وَسَنَانِ  
اللِّسَانِ وَعَلَى الْقَاعِيْنِ لَهُمْ يَاحْسَانِ مَا تَعَاقَبَ الْمَلُوَانُ وَقَفَتُ عَلَى هُذِهِ  
الرِّسَالَةِ الْحَمِيدَةِ وَقَبِيْمَتُ مَا فِيهَا مِنَ الْمَعَانِي الْفَرِيْدَةِ فَوَجَدَتُهَا قَائِمَةً هَذِهِ  
لِأَهْلِ الْبَغْيِ وَالضَّلَالِ جَامِعَةً لِكَثِيرٍ مِنَ النُّصُوصِ الْمَزَرِيَّةِ بِعِفْوِ الدُّرَّةِ الْمُنِيَّةِ  
فَخَرَّ اللَّهُ مُؤْلِفَهَا عَنِ الْإِسْلَامِ مِنْ خَيْرِ أَشْكَرِ سَعْيَهُ وَجَعَلَهُ مِنْ أَهْلِ الشَّقْوَى  
الَّذِينَ تَمَثَّلُونَ أَمْرَهُ وَيَجْتَبِيُونَ نَهْيَهُ أَنَّهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيرٌ وَبِالْإِجَابَةِ  
جَاءَ بِرُوْسَى أَنَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلَهِ رَاصِحَّابِهِ وَسَلَّمَ فَاللهُ يَعْلَمُهُ وَ

وَرَقَّةٌ يُقْلِمُهُ خَاجِهُ طَلْبَةُ الْعِلْمِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَثِيرُ الذُّنُوبِ وَالْأَثَارِ  
الْمُرْتَجِيٌّ مِنْ رَبِّهِ الْغُفْرَانِ أَحْمَدُ بْنُ دَهْلَانَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَوْا لَهُ نِيرٌ سَائِرٌ  
الْمُسْلِمِينَ تَرَجَّمَهُ حَمْدَادُ سُكُونَ جَيْدَ كِيَانِ شَانِيونَ اسْمَاعِيلُ بْنُ كُوسَاتَهُ دِلِيلُونَ اور  
برمانوں کے اور مرد دی اوسکو ساتھ امامون مجتہدین کے اور علمائے عاملین کے  
اور حفظ درود اور سلام کا نازل ہو گیو اور مردار ہمارے برگزیدہ مُعْدَسے اور  
لباب عدنان سے اور اور پرآل اور اصحاب اوسکے کے جنہوں نے مدد کی ساتھ  
زبان کی نیزہ کے اور نیزہ زبان کے اور تابعین اونکی کے ساتھ احسان کے  
جنتک کہ پے درپے رات اور دن اور زمانہ ہے اما بعد پس تحقیق واقف ہوا میں  
اس رسالتِ حمیدہ پر اور کم جھا میں جو اسمیں ہیں معانی بیگانے سے پس پایا میں نے  
او سکو فاطع واسطے اہل بُغی اور ضمادات کے جامع واسطے بہت نصوص اور دردا بیا  
کے ساتھ لڑیوں موتیوں کے پس جزادے اللہ مولف رسالت کو اسلام سے نیک  
اور قبول کرے کوشش اوسکی کو اہل تقویٰ سے جنہوں نے فرمابنداری کی امر  
او سکے کی اور بچے نہی اوسکی سے مقرر اشد اسپر قادر ہے اور ساتھ قبول کرنے کے  
لائق اور درود اللہ کا اور مردار ہمارے محمد کے اور اور پرآل اور اصحاب اسکے  
کے اور سلام کہا او سکو ساتھ منھ اپنے کے اور لکھا او سکو ساتھ فلم اپنے خادم الطلبۃ  
العلم مسجد حرام کثیر الذُّنُوب اور آثام امیدوار رب اپنے سے بخشش کا ابن ن  
احمد و ہلان بخشش اشد اوسکو اور دالدین اسکے کو اور سب سماں نو کو امین احمد دھلا

جزا اللہ المصنف بعده الرسالة امین خادم الفقراء والعلماء المتعلقین الذي  
مكتوب في هذه الرسالة فهو شمس الدين ولد عبد الرحمن مزوالي عفو الله

عَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
وَلَدْ شَمْسُ الدِّينِ

عنه رب العالمين

صحیح عبد القادر ابن محمد سعید فتنی عفو الله عنه

عبد القادر

جو مکتب س رسالہ میں ہے صحیح ہے ۔ جزوی ائمہ مصنف اس رسالہ کو

سید مکاہریق  
ابو طہ

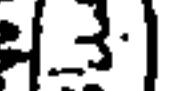
ف

ما قال مؤلف هذه الرسالة فهو أنا الغير قادر بقدم العطاء المسلمين الجاذب لحمد الماجد الراهن	خادم الشريعة والمنهج المكي مدرس المدرسة اليمانية رب نزف في علماء أغفلنا ولو الدین وتحتاج المؤمنين من الأولين	الذى يكتسب في هذه الرسالة فهو صحيح في شرح متين جو كنوب سالمين
	جوكها مؤلف امس رساله رساله سوده صحيح ہے	

باقته  
عبد الرحمن  
بن ماج  
بن قيس

خراسانی ولايتي

لَا يَنْهَا بِمَا أَنْهَا وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرْبٍ  
فِيهَا نُورٌ وَّنَوْحًا حَتَّى الْأَرِيبَ فِيهَا وَلَا شَكَ





كثيراً ما يزوره عبد الله بن حميد مفتى الخواص بمكة المشرفة

## بُلْهار تھے مفتیِ لائیک

الحمد لله رب العالمين وصلواته وسلامه على نبيه محمد الأمين وعليه  
رضي الله عنه وآله وآل بيته وصحبه وأصحابه طالعت هذه الرسالة من أو لها إلى آخرها  
طلقتا طلقا ورجدت الحكير الذي اشتملت عليه حقائقها وموافقاتها القراء  
الإزهر والحديث الابهر والاجماع الاظهر والقياس الاشهر كتبه حسین  
بن ابراهيم مفتی المالکیہ ببلد المھمیہ مصلی اللہ علیہ وسلم حامدًا ترجمہ بعد حمد وصلو  
ج بکہ دیکھائیں نے اس سالہ کو اول سے آخر تک ذرہ ذرہ اور پایا  
ہے حکم اس کے حق اور موافق قرآن اور حدیث اور جماعت اور قیاس کے۔



یہ عبارت مدرس مکر معظہ کی ہے مع مہر بسم اللہ الرحمن الرحيم اطاعت علی هذه  
الشیدۃ اللطیفة فوجدتھا الصواب فجزا اللہ خیر الجمیع کتبہ فقر الودی الما تکہ عبد الرحمن  
بن حامد افندی المکی المدرس غفران اللہ بنیته نرتہ والد بید و مشایخہ والملیئین سب  
تعریف خدا کو جو پلتے والا ہے جہاں کامطلع ہوا میں اس سال مختصر طیفہ یہ پس بیان میں  
اسکو حق اور صواب سوال شروع کو سب کی طرف سے جزاً خیر دے۔ **عبد الرحمن**  
**بن حامد**

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین وصلی اللہ علی سید المرسلین ما فی هذه  
الرسالة هو الحق الذي يجب المیز والیہ الصواب الذي لا يغول في المشکلا  
الا علیہ رحمة نعمتہ اسی الزلات والمساوی احمد بن الجوم السید عبد الرحمن البخاری

بعد محمد و صلواتہ کے جو اس سالہ میں ہے وہ حق ہے ایسا کہ واجب ہے متوجہ ہونا  
طرف اوسکے اور ایسا صواب ہے کہ مشکلات میں بجز اسکے کہیں بھروسائیں۔

ما قال المؤلف فخر حنفی والاتباع الحق یعنی جو کہ امور لئے سروہ حق ہے اور اتباعہ کا نزد ادارتہ  
ما فی هذه الرسالة حق یعنی جو کچھ کہ اس سالہ میں یہ حق ہے **الهزج** ما قال المؤلف فی حق المیین

والصراط المستقیم یعنی جو کہ امور لئے نے وہ حق ہے ظاہر اور صراط المستقیم **عبد الرحمن**  
**مرجو** مدخل السعادہ

یہ عبارت مدرس حرم تشریف کی ہے الحمد للہ الکم هدایت للصواب ان هذه الرسالة

قد شتملت على الا دلة الواضحه اضاء شموس التحقیق کتبہ الراجی عفو ذ نبہ عبد الرحمن  
بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام غفران اللہ ولوالد بید واحسن اليہما والیہ

یعنی مقرریہ رسالت شتمل ہے او پر دلیلوں روشن کے **عبد الرحمن**  
**بن عثمان جمال**

السعید  
الابوسعید  
الحنفی المفتی

بزت ہے ابوسعید حنفی مفتی مدینہ منورہ کی مع مہر  
له الفقیر الیہ عز شانہ السید ابوسعید الحنفی المفتی  
لہیۃ المسورة علی اللہ عنہ

سید  
یوسف  
المغربی

محمد  
باقی

الشريف النبوی و امام خطبیب مختار النبوی محمد باالی عفی اللہ عنہ  
السعادات

یہ مہر ہے مولوی یعقوب صاحب مرحوم کی **یعقوب** میہر ہے مدرس حرم مکہ کی باب  
ابراهیم پر جو درس کرتے ہیں **سید غلام مجید الدین** یہ مہر ہے مولانا حسین علی صاحب خطبیہ  
شاہ سلیمان اور شاگرد شیخ الحنفی شیخ احمد دلان صاحب کی **حسین** میہر  
ہے مولوی جمال الدین صاحب کی جو کہ مدرس ہیں باب بر ابراهیم پر **جمال الدین** میہر  
نوازش علی صاحب مرحوم کی جنخون نے وہا بستے تو بہ کی کہ میں درستقال فرمایا نوازش علیے

تمام شد

## نحو نظر الطبع

الحمد لله والمنة کہ این رسائلہ کی بہ دیری اکھر میں مزین بعبارت دو اہم علماء حرمین الشرفین  
از تصنیف عالم باعمل فاضل اجل و اکمل رکن رکن بنی اکرم مولا نما ابوالرشید  
محمد عبد الحکیم صاحب ہلوی حرسرہ اللہ تعالیٰ عن آفات المتعصیین ہے۔

اہمی این چراغ پر و فاق پر دور بادا ز ظهر اہل نقاق

دراسعد او ان وحسن زمان حسب فرمائش خاتم قاضی ابراہیم ابن قاضی نور محمد  
تاجیک در کتب بھندی بازار بستے و بحسن اہتمام خاتم قاضی علی میان ابن قاضی علی اللطیف  
ماکن سلطنت کریں سبیں یا بیکلہ دلائل و طرق قاضی بلڈنگ میٹنٹ اپڑی طبع پوشیدہ فی ۱۴۵۲ھ شاہزادہ

Marfat.com



---

Marfat.com